خمینی و شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کا متفقہ فیصلہ

خمینی اور شیعیت کیا ہے؟

علم و تحقیق کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی

ناشر

اقراء ڈائجسٹ — پوسٹ بکس نمبر ۲۴۷ ناظم آباد کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خمینی و شیعیت کیا ہے

علماء ہند و پاکستان کی آراء

مرتبہ:
مولانا محمد منظور نعمانی

علم و تحقیق کی روشنی میں

ناشر:
اقراء ڈائجسٹ ۔ پوسٹ بکس ۲۴۷۰ کراچی

قیمت ۔ ۔ ۔ روپیہ

www.KitaboSunnat.com

FREE GIFT-NOT FOR SALE
BY SIDDIQI TRUST KARACHI

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا نام اسلام ہے۔ جو شخص اسلام کے تمام متواترات و مسلّمات کو مانتا ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ جو شخص ضروریات اسلام میں سے کسی ایک کا منکر ہو وہ پورے دین کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے۔ اس لیے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

عام غلط فہمی یہ ہے کہ شیعہ مذہب بھی اسلام کے اندر مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ شیعہ مذہب پر تقیہ کی سیاہ چادر تنی رہی، ورنہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بے شمار ضروریات دین اور متواترات اسلامی کا منکر ہے۔ بلکہ اس کا کلمہ بھی، جو دین کی اوّلین اساس ہے، مسلمانوں سے الگ ہے، اور قرآن کریم، جو دین کا سرچشمہ ہے، یہ اس کی تحریف کا بھی قائل ہے، جس گروہ کا کلمہ اور قرآن تک مسلمانوں سے الگ ہو، ان کو مسلمان کہنا خود اسلام کی نفی ہے۔

شیعہ مذہب، اسلام کے بالمقابل، کفر و ارتداد، الحاد و زندقہ اور نفاق و شقاق کی وہ پہلی تحریک ہے جو اسلام کو مٹانے کے لیے کھڑی کی گئی — اور چاہا گیا کہ اس کے ذریعہ بعد کی امت کا رابطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، قرآن کریم سے اور السابقون الاولون من المہاجرین والانصار سے کاٹ دیا جائے، تاکہ بعد کی امت کو اسلام کی کسی بات پر اور قرآن کریم کے کسی حرف پر اعتماد نہ رہے۔ اور نظریہ امامت پیش کیا گیا تاکہ مسلمانوں کا قبلۂ ایمان تبدیل ہو جائے۔

شیعیت، اپنی اسلام دشمنی اور نفاق پروری کے باوجود ہمیشہ تقیہ کے سیاہ اور دبیز پردوں میں مستور رہی، جب اس نے نمود و ظہور کی ذرا سی کوشش کی، اس کے کفریہ عزائم ہر کس و ناکس کے سامنے کھل گئے اور وہ فوراً دوبارہ تقیہ کی نقاب سیاہ اوڑھنے پر مجبور ہو گئی۔ یہی حادثہ شیعیت کو ہمارے دور میں شیعہ امام خمینی کے ذریعہ پیش آیا، امام خمینی نے مرکز شیعیت — ایران — میں اقتدار حاصل کیا تو نظریہ "ولایت فقیہ" کے تحت شیعیت نے پر پرزے نکالنے شروع کیے، ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت لکھ کر خمینی و شیعی تحریک کے اصل خط و خال اجاگر کر دیے۔ اور اب اس موضوع پر ان کی دوسری کتاب ہے جو "الفرقان" لکھنؤ کے خاص نمبر کی شکل میں آئی ہے۔ اس ناکارہ کا احساس یہ ہے کہ یہ پندرہویں صدی کے اوائل میں وہ خاص تجدیدی کارنامہ ہے جس کی توفیق، حق تعالیٰ شانہ نے حضرت موصوف کو ارزانی فرمائی ہے، ہم اسے بینات کے خاص نمبر کی حیثیت سے من و عن شائع کر رہے ہیں یہ گویا اس کا پاکستانی ایڈیشن ہے، جو حضرات اس کو تقسیم کرنا چاہیں ہم انہیں تقریباً اصل لاگت

محمد یوسف لدھیانوی

المکتبۃ [illegible]انیہ
99 - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
21281
نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ آغاز

ی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن

اسلام ایک ابدی اور عالمگیر دین ہے جو قیامت تک عالمِ انسانی کی رہنمائی کرنے کی اپنے اندر
ت رکھتا ہے اسلام کے اصول وقوانین اور اس کے دستور میں وہ قوت وطاقت پنہاں ہے کہ ہر دور
ہر باطل ازم اور فاسد نظریات کو چیلنج کر سکتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی فتنہ اور نظریہ نئے
باطل فرقے اور ازم نے اسلام کے مدِ مقابل آنے کی کوشش کی اسے ہزیمت اور ناکامی کا سامنا
نا پڑا۔

اسلام کی یہ آفاقیت اور عالمگیری' اسلام کی یہ شان وشوکت اور عظمت وحشمت دشمنانِ اسلام
روں میں کھٹکتی رہی ہے۔ اسلام دشمن قوتیں روزِ اول ہی سے اسلام کے خلاف سازشوں'
ائیوں میں مصروف عمل ہیں تاکہ اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعیت ختم کر دی جائے۔ اسلام کے
ے میں شکوک وشبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو افتراق وانتشار کی وادی میں دھکیل دیا جائے
کریم' صحابہ کرامؓ کی جو عظمت ومحبت مسلمانوں کے دلوں میں پیوست ہے اسے ختم کر دیا جائے
ی قدر کمزور کر دیا جائے کہ اس کی کوئی اہمیت باقی نہ رہے۔

مسلمانوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان دشمنانِ دین کی طرف سے اسلام کے قلب وجگر پر ہمیشہ
ہوتے رہے اور بعض اوقات یہ حملے اس شدت سے ہوئے کہ یہ اندیشہ ہونے لگا کہ شاید اسلام
ں کی تاب نہ لا سکے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اسلام کی حفاظت کی اور ایسے ایسے رجال کار پیدا
ئے جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اسلام کی طرف سے دفاع کیا بلکہ ان فتنوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے
پر ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ ان کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ وہ اپنے زخم چاٹتے رہے مگر ان کو دوبارہ سر
ٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔

خوارج ونواصب کی شکل میں اہلبیت کے دشمن ہوں یا روافض وشیعوں کی صورت میں دشمنانِ
صحابہ' خلقِ قرآن کا فتنہ ہو یا اعتزال کا' مرجئہ' قدریہ' جہمیہ وغیرہ کی شکل میں فتنے نئے نئے لبادے
وڑھ کر آئیں یا بدعت وضلال کو ترویج دینے والے علماءِ سُوء کا فتنہ ہو۔ انکارِ حدیث کا فتنہ ہو یا انکارِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا۔ ہر دور میں، ہر جگہ ان فتنوں کا مقابلہ کرنے والے مردانِ خدا پیدا ہوتے رہے ہیں
اللہ والے اور اصحابِ قلوب جس طرح ان فتنوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات
کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور خصوصی انعام واکرام ہے ان نیک بندوں پر، اور اس کی مدد
ان کے شاملِ حال ہے اور یہ ان کے بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کی علامت ہے۔

برصغیر پاک وہند کے علمائے حق اور حاملینِ شریعت کی تاریخ بھی اس سلسلہ میں بہت روشن
اور تابناک ہے بلکہ ایک ہزار سال کے بعد برصغیر کے علماء نے جس طرح دین کی اشاعت، اسلام کی تبلیغ
فتنوں کا مقابلہ اور شریعت کی حفاظت کی اور جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور جو تجدیدی کارنامے
ان سے سرزد ہوئے وہ انہی کا حصہ ہے۔

دینِ اکبری نے جب اپنے بال و پر نکالے اور ابوالفضل وفیضی کی کوششوں نے اکبر کو منصب
امامت واجتہاد پر فائز کر کے ایک نیا دین گھڑا اور نئے نئے مسائل پیدا کیے۔ اس وقت حضرت
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میدانِ عمل میں اترے اور انہوں نے جرأت وبلند ہمتی کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے
ہوئے اس کا مقابلہ کیا اور اس کے لیے سرتوڑ کوشش کی یہاں تک کہ اپنی جدوجہد سے اس دینِ
اکبری کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ
اور ان کے صاحبزادگان نے قرآن وحدیث کے علوم سے خلقِ خدا کو آشنا کرنے کے ساتھ شرک و
بدعات، اوہام پرستی اور رسومات، جاہل صوفیاء اور علماءِ سُوء کا مقابلہ بھی کیا اور ان کو ختم کرنے میں
کردار ادا کیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ولی اللّٰہی خاندان کی یہ علمی اور عملی میراث علماءِ دیوبند کو حاصل ہوئی
اور علمائے دیوبند نے اپنے آپ کو اس میراث کا صحیح حقدار ثابت کیا۔ علمائے دیوبند نے فرنگی سامراج
سے بھی ٹکر لی۔ اور بدعات ورسومات کو بھی مٹایا۔ مسندِ تدریس پر بیٹھ کر قرآن وحدیث کی اشاعت بھی کی
اور خانقاہوں کے بوریہ نشین ہو کر عوام الناس کے قلوب کا تزکیہ کرنے میں اہم کردار بھی ادا کیا اور جب
بھی فتنہ اٹھا اور جس نے بھی اسلام پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو علمائے حق کا یہ قافلہ سربکف ہو کر
جہاد میں کود پڑا۔ اس قافلۂ حق نے ہندوؤں، آریوں، عیسائیوں اور دیگر باطل تحریکوں کو بھی دندان
شکن جواب دیا اور اسلام میں پیدا ہونیوالے مارِ آستین، قادیانی، منکرینِ حدیث، خوارج ونواصب اور
فضل الرحمٰن جیسے چھپے ہوئے دشمنوں کا بھی سرکچل کر رکھ دیا۔ باطل کے یہ تمام پروردہ آج بھی اپنی
چوٹیں سہلا رہے ہیں۔

اسلام کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں اور فتنوں میں بعض فتنے انتہائی شدید اور خطرناک تھے مگر
ان میں بھی روافض کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔ اس فتنہ کی جڑیں مضبوط، گہری اور بہت پھیلی ہوئی
ہیں۔ اس فتنہ کا بانی ابن سبا تھا جس نے اہلبیتؓ کے فضائل بیان کر کے ان کا سہارا لینے کی کوشش کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ اور اہلبیت اطہار کو الگ الگ طبقہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد یہ فتنہ پھیلا، زیر زمین اس کی سرگرمیاں جاری رہیں اور آج تک جاری ہیں۔ اس فرقہ کو جب بھی موقع ملا مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس فرقہ کو بعض اوقات اقتدار بھی ملا تو اس موقع سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ بیت اللہ پر حملہ کیا، حجر اسود کو اٹھا کر لے گئے، مسلمانوں کا قتل عام کیا، علماء کو شہید کیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ شیعوں کا رویہ کیا رہا ہے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کے الفاظ میں اس کا خلاصہ یہ ہے:

> "روافض ہمیشہ یہود، نصاریٰ، تاتاری مشرکین وغیرہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں اور اللہ کے ان مخلص بندوں سے بغض وعداوت رکھتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کے دیندار اور متقیوں کے سردار تھے اور دین کی تبلیغ ونصرت اور اسے قائم کرنے والے تھے، تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ دخل ان روافض ہی کا تھا۔ ابن علقمی اور طوسی وغیرہ کی دشمن نوازی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشیں اب ہر خاص وعام کو معلوم ہو چکی ہیں۔ شام میں جو روافض تھے انہوں نے بھی کھلم کھلا کافروں کا ساتھ دیا تھا اور اس وقت عیسائیوں کی انہوں نے پوری مدد کی تھی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں اور ان کی مملوکات کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا بلکہ ان کے کچھ لوگوں نے تو صلیبی جھنڈا بھی بلند کیا تھا اور گزشتہ دور میں عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں ان کا بڑا حصہ تھا۔" (منہاج السنہ صفحہ ۱۱ ج ۴)

اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اس طرز عمل کے علاوہ شیعوں اور روافض کے عقائد کا ان ہی کی کتب سے مطالعہ کیا جائے تو روز روشن کی طرح یہ بات عیاں اور واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا دین ومذہب ایک الگ اور خود ساختہ دین ہے جو اسلام کے بالکل متوازی اور اسلام سے متصادم ہے۔ جیسا کہ استفتاء اور اس کے جوابات میں علماء کرام نے واضح کیا ہے۔ مگر آج تک عام مسلمان اس فرقہ کو اسلام ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کی طرح اسے بھی ایک مسلک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس فرقہ کے عقائد ومسلمات کو پڑھ کر اس خیال کی تردید ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اس فرقہ نے ہر دور میں تقیہ کا سہارا لیا اور ہمیشہ اس کے فتنے، اس کا الحاد اور اس کے کفریات تقیہ کی سیاہ چادر میں چھپے رہے اور ان پر جھوٹ کے ظلمت کی تاریکی چھائی رہی۔ اس روئے زمین پر یہ واحد فرقہ اور گروہ ہے جو جھوٹ اور زنا جیسے جرم کو بھی باعث اجر وثواب سمجھتا ہے۔ کسی مذہب والے، کسی ازم والے خواہ وہ دہریے ہی کیوں نہ ہوں جھوٹ اور زنا کو غلط اور اخلاق سے گری ہوئی حرکت سمجھتے ہیں مگر یہ واحد فرقہ ہے جو جھوٹ کو تقیہ اور زنا کو متعہ کے نام سے نہ صرف ترویج دیتا ہے بلکہ اسے باعث اجر وثواب بھی بتاتا ہے۔

ایران میں انقلاب کے بعد اس فتنہ کو اقتدار ہاتھ آیا تو اس نے اپنی ریشہ دوانیوں میں تیزی کر دی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی سازشیں زور و شور سے مزید حرکت میں آ گئیں۔ اس نے حرمین پر قبضہ کی مذموم اور ناکام کی یہ حرمین پر قبضہ کیوں کرنا چاہتے ہیں اس کی وجہ مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ نے اپنے مقدمہ میں بیان کی
جس طرح دوسرے فتنوں کا مقابلہ علماء دیوبند نے کیا اسی طرح اس فتنہ کی سرکوبی بھی اللہ تعالیٰ نے اسی علماء حق کے قافلہ کے نام لکھ دی ہے۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی نے جس طرح ان کے عقائد و عزائم کا اظہار کیا۔ ان کے کفریات کو ظاہر کیا۔ اس پر وہ امام اہلسنت اور قائد اہلسنت کہلائے جاتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کے مقابلہ کا خاص ذوق اور ایک درد عطا کیا تھا۔ مولانا لکھنوی قدس سرہٗ نے ساٹھ سال پہلے ان کے کفر کا فتویٰ دیا اور دیوبند کے بڑے بڑے علماء اس پر دستخط فرما کر اس کی تصدیق کی۔
آج کے اس دور میں بھی جب فتنۂ روافض نے خمینی کی شہ پر سر ابھارا تو اللہ تعالیٰ نے دیوبند کے فرزند کو اس کام کے لیے کھڑا کیا۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ نے پہلے ایک کتاب لکھی جس میں ایران انقلاب، خمینیت اور شیعیت کو بے نقاب کیا۔ اس کے بعد ایک استفتاء مرتب کیا اور بڑے بڑے اور مفتیانِ عظام کی خدمت میں بھیجا۔ ان علماء کی طرف سے جو فتاویٰ انہیں موصول ہوئے ان سب کو کر کے ماہنامہ الفرقان کی خصوصی اشاعت میں کیا۔ الفرقان کے شکریہ کے ساتھ ہم اسے شائع کر رہے آخر میں ضمیمہ کے طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش کے ان علماء کی تصدیقات شامل کر دی ہیں جو اس پر ہمیں موصول ہوئیں۔ اس فتویٰ کے شروع میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ کا ایک مضمون شامل کر دیا ہے جو انہوں نے بینات میں "بصائر و عبر" کے طور پر تحریر فرمایا تھا۔
ہم اپنے تمام قارئین اور سنی مسلمانوں سے یہ گزارش کریں گے کہ وہ اس استفتاء اور فتویٰ کا مطالعہ فرمائیں اور روافض کے عقائد سے آگاہی حاصل کریں۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کی بنیاد اسلام دشمنی اور مکر و فریب پر رکھی گئی ہے۔ اس کی سازشوں سے خود بھی محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی اس کا شکار نہ ہونے دیں۔
اس موقع پر ہم اربابِ اقتدار سے بھی گزارش کریں گے کہ اس نے مسلسل شیعہ نوازی کا جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے اسے چھوڑ دے اور سنی مسلمانوں کی اکثریت کی دل آزاری کا سبب نہ بنے اور شیعوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو کسی اقلیت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ان شیعوں کو نوازنے کی پالیسی چھوڑ کر ان کو دے کہ یہ اپنی تخریب کاری سے باز آ جائیں جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پاکستان میں تخریب کاری دھماکوں میں یہ مسلسل شامل ہیں۔ اور یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ پاکستان میں نفاذِ اسلام میں سب سے بڑی رکاوٹ شیعہ اور روافض ہیں۔ اس کے بعد ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کسی طرح بھی روا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہ اولیں

———— خلیل الرحمٰن سجاد ندوی

شروع ہی سے اسلام کے قلب وجگر اور اس کے اعصاب پر ایسے حملے ہوئے ہیں کہ دوسرا مذہب ان میں سے ایک کی بھی تاب نہیں لا سکتا، لیکن اسلام نے شکست نہیں کھائی بلکہ اپنے سب حریفوں کو شکست دی اور اپنی اصلی شکل میں قائم رہا۔ اس لئے کہ ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنھوں نے نہایت جرأت وہمت کے ساتھ ان حملوں کا مقابلہ کیا۔ یہ محض اتفاقی بات نہیں۔ اور خدا کی اس کائنات میں کوئی بات اتفاقی طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس انتظام خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جس دور میں جس صلاحیت وقوت کے آدمی کی ضرورت تھی، اور زہر کو جس تریاق کی حاجت تھی وہ امت کو عطا ہوا۔

اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جن داخلی فتنوں اور منافقانہ تحریکوں سے اسلام اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہونچا ہے ان کا سرچشمہ اور ان میں سب سے زیادہ طویل العمر اور سخت جان فتنہ شیعیت ہے، جسے ہماری شامت اعمال کے طور پر اس زمانہ میں نئی زندگی ملی ہے لیکن شاید یہ نئی زندگی مستقبل میں اس کے لئے "افاقۃ الموت" ثابت ہو البتہ اس بات کا انحصار، سنت اللہ کے مطابق، اس بات پر ہے کہ کتنی جلد ہماری قوم اس فتنہ کی سنگینی کو صحیح طور پر سمجھتی ہے، اور اس کے شر سے اپنی حفاظت کے لئے کتنے عزم وارادہ، کتنی غیرت وحمیت اور کتنی چستی وبیداری کا ثبوت دیتی ہے۔؟

امت مسلمہ کو اس پرانے اور مکار دشمن کی حقیقت سے صحیح طور پر باخبر کرنے اور غیرت اور جرأت مندی کے ساتھ اس فتنہ کے فیصلہ کن مقابلہ پر اسے آمادہ کرنے کے لئے کی جانے والی کوششوں کے سلسلہ کی ایک کڑی الفرقان کا یہ خاص نمبر ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

———— اس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھئے، اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آپ پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے ؟؟؟

اے اللہ اپنے بندوں کی اس کوشش کو قبول فرما اور اس میں عصائے موسیٰ کی تاثیر ڈال دے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

شیعہ اثنا عشریہ اور اس دور کے ان کے امام روح اللہ خمینی سے متعلق ہند و پاکستان کے حضرات علماء شریعت کا فتویٰ اور فیصلہ عامۃ المسلمین کی واقفیت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے یہ عاجز مناسب سمجھتا ہے کہ اس بارے میں سب سے پہلے اپنی سرگذشت عرض کر دی جائے۔

دار العلوم دیوبند کی رسمی طالب علمی سے فارغ ہونے کے بعد یہ عاجز تدریس میں مشغول ہو گیا تھا اگرچہ اس زمانہ میں آریہ سماجیوں، قادیانیوں اور دوسرے فرق ضالہ سے مناظرے و مباحثے بھی کرتا تھا جس کا اس وقت کے خاص حالات میں بازار گرم تھا اور ان فرقوں کی کتابیں بھی دیکھتا رہا لیکن شیعوں سے کبھی مناظرہ کی نوبت نہیں آئی۔ اس وجہ سے اس دور میں شیعہ مذہب کی کوئی کتاب دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا، حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس عاجز کا عقیدتمندانہ تعلق تھا اور جانتا تھا کہ وہ راسخ العلم اور متقی عالم ربانی ہیں، اور شیعہ مذہب کا ان کا مطالعہ نہایت وسیع اور عمیق ہے، اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالعے کی بنیاد پر وہ شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کے قائل ہیں، یہ عاجز بھی ان کے علم و تقویٰ کے اعتماد پر یہی رائے رکھتا تھا۔ اور حسب ضرورت اس سے اتفاق کا اظہار کرتا تھا۔

اس کے بعد ایک وقت آیا کہ میرا خیال یہ ہو گیا کہ میں نے خود شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے، اس لئے مجھے اس بارے میں احتیاط اور کم سے کم کف لسان کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے چنانچہ طویل مدت تک میرا یہی حال رہا۔ اس عرصہ میں مجھے شیعہ مذہب کے مطالعہ کی کوئی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔

ایرانی انقلاب کے کچھ ہی مدت کے بعد سب سے پہلے امریکہ کے ایک دردمند مسلمان کا خط اس عاجز کے پاس آیا جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ یہاں امریکہ میں ایک بہت بڑا دینی حادثہ یہ پیش آیا ہے، کہ یہاں کی سیاہ فام نسل اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہت تیز رفتاری کے ساتھ اسلام قبول کر رہی تھی، اور اب سفید فام نسل میں بھی کام شروع ہو گیا تھا اور اس نسل کے نوجوان بھی اچھی رفتار سے اسلام کی طرف آنے لگے تھے ــــ یہاں تک کہ ہم جیسوں کو خیال ہونے لگا تھا کہ شاید مشیت خداوندی امریکی قوم کو ہی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے منتخب کرے۔ حالات برسوں سے اسی رفتار سے چل رہے تھے کہ اچانک ایران میں انقلاب برپا ہوا اور کچھ مدت کے بعد وہاں سے دعوتی اور تبلیغی لٹریچر آنا شروع ہوا جو یہاں کی بہترین زبان میں تھا اور وہ بہت ہوشیاری کے ساتھ خصوصیت سے سیاہ فام نومسلموں کو پہنچایا گیا وہ بیچارے سیدھے سادے نومسلم تھے اسلام کے بارے میں ان کا علم بالکل اجمالی تھا۔ وہ اس لٹریچر سے متاثر ہوئے ــــ پھر ایران سے دو داعی اور مبلغ آئے جو یہاں کی زبان میں بہترین تقریر کرتے تھے انھوں نے بھی اپنی کوششوں کا خاص نشانہ ان نومسلموں ہی کو بنایا، ان کی تقریروں سے متاثر ہو کر ان سیاہ فام نومسلموں کی بڑی تعداد نے شیعہ مذہب کو اصل اسلام سمجھ کر قبول کر لیا اور رفتہ رفتہ ان پر ایسا رنگ چڑھا کہ انھوں نے نہ صرف ہم لوگوں سے بے تعلقی اختیار کر لی بلکہ ان میں سے بہت سے شیعہ مذہب کے پرجوش داعی اور ہم جیسے سنیوں کے جانی دشمن بن گئے۔

کچھ عرصے کے بعد اسی طرح کی اطلاعات نیوزی لینڈ اور افریقہ کے بعض ملکوں سے بھی آئیں ــــ خود برصغیر ہند و پاکستان اور بنگلہ دیش میں ایک ایسی نیم دینی و نیم سیاسی جماعت کے زعما اور اکابر کی طرف سے جس کو اس جماعت سے تعلق رکھنے والے دین کامل کی واحد علمبردار جماعت سمجھتے ہیں اپنے نشر و اشاعت کے وسیع ذرائع سے ایرانی انقلاب کے خالص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی انقلاب اور اس کے قائد روح اللہ خمینی کے ملت اسلامیہ کے مثالی رہنما اور امام المسلمین ہونے کے بارے میں ایسا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پورے برصغیر کی فضا اس پروپیگنڈے سے گونجنے لگی اور خاص کر کالجوں، اسکولوں میں تعلیم پانے والے جذباتی نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے پوری طرح اس کو قبول کر لیا بلکہ حق یہ ہے کہ وہ اس میدان میں اس جماعت کے ان اکابر و زعماء سے بھی بہت آگے نکل گئے اور خمینی صاحب کے گویا نقیب اور ان کے لشکر کے گویا سپاہی بن گئے۔

اس صورتحال کے سامنے آجانے کے بعد اس عاجز نے ضروری سمجھا کہ شیعہ مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں اور خود خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے، چنانچہ تقریباً ایک سال تک صرف یہ مطالعہ کیا گیا، اس مطالعہ سے یہ چند حقیقتیں پورے یقین کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آگئیں۔

ایک یہ کہ شیعہ مذہب مسلمانوں کے بہت سے دوسرے فرقوں کے مذاہب کی طرح اسلام کی شاخ نہیں ہے بلکہ وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حق اسلام کے بالکل متوازی اور متصادم ایک دین ہے۔

دوسرے یہ کہ جس طرح مسلمانوں کے بہت سے گمراہ فرقے خوارج، مرجئہ، مجسمہ، وغیرہ غلط فہمی سے پیدا ہوئے شیعہ مذہب اس طرح پیدا نہیں ہوا بلکہ عبداللہ ابن سبا یہودی اور اس کے خاص رفقاء نے اپنے سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق اسلام کی تخریب وتحریف اور مسلمانوں میں افتراق وتفریق اور خانہ جنگی برپا کرنے کے لئے اس کو وضع کیا تھا۔

خمینی صاحب کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آگئی کہ وہ سخت متعصب، غالی شیعہ ہیں، انھوں نے خلفائے ثلثہ (سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، وذوالنورین) اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین کو (باستثناء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کافر و منافق لکھا ہے، نیز یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور اس کے بعد بھی کافر و منافق ہی رہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بارہ اماموں کا وہ مقام و مرتبہ ہے جہاں تک کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی و رسول کی رسائی نہیں۔

خاص کر ان کی کتاب "الحکومۃ الاسلامیہ" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو بارہویں امام معصوم (امام غائب) کا قائم مقام قرار دینے کی بنیاد پر امت کے انتظامی معاملات میں ان تمام اختیارات کا مالک کہتے ہیں جو امت کے بارے میں رسول اللہ ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل تھے، اور اپنی اس حیثیت اور اس منصب کی بنیاد پر وہ عالم اسلامی اور خاص کر حرمین شریفین پر حکومت کا صرف اپنے کو حقدار سمجھتے ہیں اس لئے جب بھی وہ موقع مناسب سمجھیں گے حرمین شریفین پر قبضہ کی کوشش کریں گے۔

راقم السطور نے اپنے اس مطالعے کا حاصل مرتب کرکے اب سے تین سال پہلے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" کی شکل میں شائع کردیا تھا۔

اس کتاب میں میں نے شیعہ مذہب کو باطل ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی، مذہب شیعہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے اور اسی طرح خمینی صاحب کی کتابوں سے جو کچھ سامنے آیا تھا صرف اس کو پورے حوالوں کے ساتھ جوں کا توں پیش کردیا تھا، فرقہ اثنا عشریہ اور خمینی صاحب کے بارے میں اپنی طرف سے کوئی شرعی حکم بھی نہیں لگایا تھا۔ اس کتاب کا مقصد صرف یہی تھا کہ جو پڑھے لکھے مسلمان شیعہ مذہب سے واقف نہیں ہیں، اور خاص کر جن حضرات علماء کرام نے شیعہ مذہب کی کتابوں اور خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کیا ہے وہ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد بہت سے مخلصین کی طرف سے سنجیدگی کے ساتھ یہ سوال کیا گیا کہ جب شیعہ فرقے کا حال وہ ہے جو اس کتاب سے معلوم ہوا تو حضرات علماء کرام کی طرف سے ان کی تکفیر کا اس طرح فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا جس طرح قادیانیوں کے بارے میں کیا گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ سوال ناواقفیت پر مبنی تھا، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے علماء متقدمین و متاخرین میں سے جن حضرات کو بھی شیعی عقائد سے واقفیت تھی، انھوں نے تکفیر ہی کی۔ بلکہ خاص کر فقہ حنفی کی مبسوطات اور کتب فتاویٰ کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زیادہ مصنفین و مؤلفین نے ان کو صرف اس بنیاد پر خارج از اسلام قرار دیا کہ وہ صحابہ کرام خاص کر شیخین (حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) سے بغض و عداوت رکھتے اور ان کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کرتے ہیں — یہ وہ بات ہے جو شیعوں کے عام رویہ سے اور اس کی عمومی شہرت کی وجہ سے ان مسلمانوں کو بھی معلوم ہے جنھوں نے شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا اسی لئے راقم سطور کا قریب بہ یقین گمان ہے کہ ہمارے ان فقہاء کرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر سے اثنا عشریہ کی کتابیں نہیں گذر سکیں ۔ اس کی وجہ بھی ظاہر ہے ۔ شیعہ مذہب میں اس کی سخت تاکید کی گئی ہے کہ اپنے مذہب اور اپنے عقائد کو دوسروں سے چھپایا جائے (یہ عاجز اپنی کتاب "ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعیت" میں اس کو تفصیل سے لکھ چکا ہے[1]) تو جب تک پریس کے ذریعہ ان کتابوں کی طباعت اور عام اشاعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور قلم ہی سے کتابیں لکھی جاتی تھیں تو شیعہ صاحبان دوسروں کو ان کتابوں کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے تھے ـــــ اگر شیعہ مذہب کی کتابیں ان فقہائے کرام کی نظر سے گذری ہوتیں تو وہ تکفیر کی بنیاد کے طور پر صرف سب صحابہ، سب شیخین اور انکار خلافت شیخین کا ذکر نہ کرتے بلکہ وہ ان کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ذکر کرتے، امامت کے نبوت و رسالت سے بالاتر اور اپنے بارہ اماموں کے تمام انبیاء و رسا بقین سے افضل ہونے کے ان کے عقیدے کا ذکر فرماتے، اور حضرات شیخین اور اسی طرح ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مومن ہونے سے بھی انکار اور ان کے قطعی جہنمی ہونے کے عقیدہ کا ذکر کرتے ـــــ اثنا عشریہ کے یہ وہ عقائد ہیں جو ان کی مستند اور بنیادی کتابوں میں ایسی صراحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ اس کے بعد کسی تاویل کی گنجائش نہیں ـــــ اور ظاہر ہے کہ ان عقیدوں میں سے کسی ایک عقیدہ کے رکھنے والوں کی تکفیر کے بارے میں کسی ایسے شخص کو تردد نہیں ہو سکتا جو اسلام اور کفر کی حقیقت اور ان کے حدود کو جانتا سمجھتا ہو۔

ہمارے حنفی فقہاء و علماء میں علامہ ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) اس لحاظ سے بہت ممتاز ہیں کہ ان کی کتاب "ردالمحتار" فقہ حنفی کی گویا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس میں فقہ حنفی کی ان قدیم کتابوں کی نقول بھی مل جاتی ہیں جو اب تک بھی طبع نہیں ہو سکی ہیں۔ بلاشبہ یہ کتاب تصنیف فرما کر انھوں نے حنفی دنیا پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ لیکن اسی ردالمحتار میں اور اس کے علاوہ اپنے ایک رسالہ میں جو "رسائل ابن عابدین" میں شامل ہے شیعوں کے بارے میں انھوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اس کے مطالعہ کے بعد اس میں شک نہیں کیا جا سکتا کہ مذہب شیعہ کی کتابیں ان کی نظر سے بھی نہیں گذر سکیں اگرچہ ان کا زمانہ اب سے قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے ہی کا ہے[2]۔

---

[1] ملاحظہ ہو ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعیت ص ۲۲۴ تا ص ۲۲۶ ـ [2] اگلے صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس کے بعد کے دور کے بھی (چند حضرات کو مستثنیٰ کر کے) ایسے جبال علم جو اپنے وقت کے آسمان علم کے آفتاب و ماہتاب تھے ان کی کتابوں سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ مذہب شیعہ کی کتابوں کا براہ راست اور تفصیلی مطالعہ کرنے کا انھیں بھی موقع نہیں ملا۔

راقم سطور یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ شیعہ مذہب کی کتابوں کا مطالعہ نہ کر سکنے کی وجہ سے ہمارے ان فقہاء و علماء کے علمی مقام و مرتبہ میں کوئی کمی نہیں آتی (یہ عاجز ابھی عرض کر چکا ہے کہ اب سے قریباً چھ، سات سال پہلے تک جبکہ عمر پچھتر سال سے متجاوز ہو چکی تھی، میں نے بھی شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا تھا، حالانکہ اس زمانے میں وہ بآسانی دستیاب ہو سکتی تھیں) بلکہ یہ عرض کرنا صحیح ہوگا کہ ہمارے ان فقہاء پر یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل اور خاص توفیق تھی کہ شیعہ مذہب کے مطالعہ کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ فیصلہ کرایا جو بجائے خود صحیح تھا اور حق ہے ——— خود راقم سطور کو کئی معاملات میں یہ تجربہ ہوا کہ ہمارے بعض اکابر و مشائخ نے کسی مسئلہ میں کوئی رائے ظاہر فرمائی مگر اس کی جو بنیاد تحریر فرمائی وہ اس عاجز کے نزدیک ضعیف تھی، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جو رائے ظاہر فرمائی تھی وہ سو فیصد صحیح تھی ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

بہرحال یہ خیال کرنا بالکل صحیح نہیں ہے کہ پہلے شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر نہیں کی گئی، اس عاجز نے فقہ حنفی کی مبسوطات و کتب فتاویٰ میں یا ان علماء کرام کے رسائل میں جو خاص اس مسئلے پر لکھے گئے۔ جو ایسی عبارتیں دیکھیں جن میں شیعوں کی تکفیر کی گئی ہے، انکی تعداد تیس چالیس سے کم نہ ہوگی فقہ حنفی کی کتابوں کے علاوہ جو دوسری کتابیں دیکھیں وہ اسکے علاوہ ہیں، اس مطالعہ کے بعد پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہر دور کے علماء اور فقہائے شیعوں

حاشیہ - جن حضرات اہل علم نے امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کی بے نظیر کتاب "اکفار الملحدین" کا مطالعہ کیا ہے، ان کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے علماء متقدمین و متاخرین میں بہت کم ایسے حضرات ہوں گے جنھوں نے تکفیر کے مسئلہ پر اتنی تفصیل اور گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوگا جیسا مطالعہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے کیا تھا، انھوں نے اکفار الملحدین ص۳۵ پر روافض کی تکفیر پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

"قلت والاکثر علی تکفیر منکر خلافۃ الشیخین ..... بل فی الخلاصۃ والصواعق انہ مصرح بہ محمد بن الحسنؒ فی الاصل وکذا صححہ فی الظہیریۃ کما فی الھندیۃ وما فی رد المحتار تساہل..."

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکفیر کی ہے۔

شیعیت کے بارے میں ائمہ اصلاح وتجدید کا موقف

اس سلسلے میں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں سے دین کی حفاظت، تجدید واحیا اور تحریفات وتاویلات فاسدہ کا پردہ چاک کرنے کا کام خاص طور سے لیا ہے، ان سب نے شیعیت کو انتہائی درجہ کی ضلالت سمجھا اور اس سے امت کی حفاظت کے لئے پوری جد وجہد فرمائی، نیز اسے اسلام کے خلاف بدترین سازش اور شیعوں کو خارج از اسلام قرار دیا ۔۔۔ تجدید واحیاء دین کی تاریخ کا یہ ایک اہم باب ہے، اگر صفحات میں گنجائش ہوتی تو یہ عاجز ہر دور کے ائمہ اصلاح وتجدید کی اس سلسلہ کی کوششوں کا تفصیل سے ذکر کرتا، تاہم "مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ" کے اصول کے تحت اس سلسلے کی چند اہم اور معروف شخصیتوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

امام مالکؒ دوسری وتیسری صدی ہجری میں دین اور شریعت اسلامی کے باقی و نافذالعمل رہنے کے لئے شدید ضرورت حدیث وسنت کے سرمایہ کی حفاظت اور فقہ کی تدوین اور استنباط واجتہاد تھی، اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کی تکمیل کے لئے جس مبارک تجدیدی سلسلہ کا انتخاب فرمایا ان میں امام دارالہجرت امام مالک (م ۱۷۹ھ) کا نہایت ممتاز مقام ہے، انھوں نے خلیفۂ وقت ہارون رشید کے ایک سوال کے جواب میں صراحۃً روافض کو خارج از اسلام قرار دیا تھا، اس پورے واقعہ کا ذکر مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی صاحب (مفتی دارالعلوم دیوبند) کے فتویٰ میں الاعتصام للشاطبی کے حوالہ سے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں حافظ ابن کثیرؒ اور علامہ بغوی صاحب معالم اور علامہ خازن وغیرہ نے بھی اپنی تفسیروں میں سورۂ فتح کی آیت "لیغیظ بھم الکفار" کے تحت امام مالک رحمہ اللہ کے اس فتوے کا ذکر فرمایا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے عظیم داعی الی اللہ اور سلسلہ اصلاح وتجدید کے گل سرسبد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، انھوں نے اپنی معروف تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں فرق ضالہ کے زیر عنوان روافض کا ذکر کرتے ہوئے ان کے جن بنیادی عقائد کا ذکر کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ فرقہ اسلام سے خارج تھا۔ استفتا ر میں شیخ کی عبارت کا جو اقتباس نقل کیا گیا ہے اسے ملاحظہ فرمالیا جائے۔

ساتویں اور آٹھویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ابن تیمیہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی تصنیفات اور فتاوی میں جابجا شیعیت کا رد فرمایا ہے۔ لیکن اس موضوع پر ان کی مستقل تصنیف "منہاج السنۃ" ہے، جو انھوں نے اپنے ایک معاصر شیعی عالم ابن المطہر الحلّی کی کتاب "منہاج الکرامہ فی معرفۃ الامامۃ" کے جواب میں لکھی تھی، جس میں زیادہ تر حضرت علی اور اپنے ائمہ کی عصمت و امامت کے اثبات، خلفاء ثلٰثہ کی خلافت کی تردید اور صحابۂ کرام کے مطاعن پر زور قلم صرف کیا گیا تھا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ لکھ کر جو بڑے سائز کی چار جلدوں پر مشتمل ہے، واقعہ یہ ہے کہ اس باب میں امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا، قیامت تک یہ کتاب انشاء اللہ اس مسئلہ میں امت کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

منہاج السنۃ میں مطاعن صحابہ کے جواب خلفاء ثلٰثہ کی خلافت کے دلائل اور شیعی عقیدۂ امامت کی تردید کے علاوہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے جابجا اس اہم تاریخی حقیقت کو بھی پوری صراحت اور وضاحت سے لکھا ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں شیعوں نے اسلام کے دشمنوں یہود و نصاریٰ اور کفار و منافقین کا ساتھ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے ایک مقام پر کافی تفصیل کے ساتھ گذشتہ تاریخ میں شیعوں کے اسلام دشمنوں کی حمایت کے اس مسلسل رویہ کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "جب تاتاری مشرق کی طرف سے آئے اور انھوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور خراسان، عراق و شام اور جزیرہ میں ان کے خون کے دریا بہائے تو شیعوں نے مسلمانوں کے خلاف ان حملہ آور تاتاریوں کا ساتھ دیا، اسی طرح شام میں جب عیسائیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی، تب بھی روافض ان کی کمک پر تھے" ۔۔۔۔۔ یہ سب لکھنے کے بعد امت کو ان کے مستقبل کے عزائم سے ان (الہامی) الفاظ میں باخبر کیا ہے کہ:

"اگر یہودیوں کی عراق میں یا کہیں اور حکومت قائم ہو جائے تو یہ روافض ان کے سب سے بڑے مددگار ہوں گے"

منہاج السنۃ چونکہ ایک رافضی مصنف کے کتاب کے جواب میں لکھی گئی ہے اور اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد و موضوع اس رافضی کے دلائل کی تردید اور اعتراضات کا جواب ہے اس لئے اگر اس میں کسی طالب کو روافض کے بارے میں فقہی حکم اور فتویٰ نظر نہ آئے تو تعجب کی بات نہیں لیکن زبان و بیان کو سمجھنے والے منہاج السنۃ کے ہر صفحہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ روافض کے بارے میں شیخ الاسلام کی رائے کیا ہے۔

علاوہ ازیں استفتاء میں شیخ الاسلام کی ایک دوسری اہم کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" کے حوالے سے چند عبارتیں نقل کی گئی ہیں، جن میں انھوں نے متعدد علماء متقدمین کا فتویٰ روافض کی تکفیر کے بارے میں نقل فرمایا ہے۔ پھر اپنی اسی کتاب کے بالکل آخر میں "فصل فی تفصیل القول فیہم" کے زیر عنوان ایک مستقل فصل قائم کر کے روافض کے مختلف فرقوں کے متعلق فیصلہ کن انداز میں الگ الگ احکام ذکر کئے ہیں، اسکے مطالعے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک جس (شخص یا گروہ) کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن کی آیات میں کچھ کمی ہوئی ہے یا کچھ آیتوں کو چھپایا گیا ہے۔ یا جس کا یہ عقیدہ ہو کہ سوائے چند اشخاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے یا یہ کہ ــــ فاسق ہو گئے تھے تو اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے ان کی رائے میں اس کا کفر بھی لازم ہے۔ الصارم المسلول ص۵۹۱ ص۵۹۲

حضرت مجدد الف ثانی ہمارے برصغیر میں تجدید و اصلاح کا خاص سلسلہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوتا ہے، ان کے دفاتر مکتوبات میں بہت بڑی تعداد میں وہ مکاتیب ہیں جن کا یہی موضوع ہے، ان مکاتیب کے علاوہ ایک مستقل رسالہ "ردِّ روافض" تحریر فرمایا جو دراصل علماء ماوراء النہر کے اس فتویٰ کی تائید میں تھا جو انھوں نے روافض کی تکفیر کے سلسلہ میں تحریر فرمایا تھا۔ اس میں حضرات صحابہ کرام خصوصاً شیخین کے فضائل کے بارے میں احادیث نبوی اور امت کے ائمہ کبار کے ارشادات درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ اند بلکہ افضل ایشاں، پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشاں موجب کفر و زندقہ و ضلالت باشد، کما لا یخفیٰ۔	اور اس میں شک نہیں کہ شیخین صحابہ میں سب سے افضل ہیں پس انکی تکفیر بلکہ انکی تنقیص بھی موجب کفر و زندقہ و ضلالت ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

آگے امام ربانی نے اس کے ثبوت و تائید میں فقہ حنفی کی چند کتابوں کی عبارتیں بھی نقل فرمائی ہیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت مجدد صاحب کا زمانہ وہ ہے جبکہ حکومت میں شیعوں کا غیر معمولی دخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، جہانگیر کی بیوی نورجہاں ایران کی غالی شیعہ تھی، اس کا باپ "دیوان کل" یعنی وزیر اعظم تھا اور اس کا بھائی "وکیل مطلق" یہ سب غالی شیعہ تھے، "تزک جہانگیری" میں خود جہانگیر نے لکھا ہے

در دولت پادشاہی من حالا در دست ایں سلسلہ است، پدر "دیوان کل" پسر "وکیل مطلق"، دختر ہمراز و مصاحب" (بحوالہ تذکرہ امام ربانی)

بلا شبہ یہ اللہ تعالیٰ کی خداداد عزیمت تھی کہ ایسے نازک وقت میں ہر طرح کے خطرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کر کے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے شیعیت کے خلاف یہ جہاد کیا۔

سلسلۂ ولی اللٰہی آپ کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آتا ہے، اسوقت حکومت اگرچہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھی جو مذہباً سنی تھے لیکن شیعوں کو یہ اقتدار حاصل تھا کہ اپنی خاص ترکیبوں سے جسکو چاہتے تخت پر بٹھاتے اور جس کو چاہتے تخت سے اتار دیتے یا قتل کرا دیتے (اس کی تفصیل تذکرہ امام ربانی میں حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقالہ میں دیکھی جا سکتی ہے)۔

ان حالات میں بھی حضرت شاہ صاحب نے شیعیت کے خلاف جہاد کرنا اپنا خاص فریضہ سمجھا، "ازالۃ الخفا" اور "قرۃ العینین" جیسی ضخیم کتابیں اسی موضوع پر لکھیں اور اس نکتہ کو اس موضوع سے متعلق اپنی ہر کتاب میں دوہرایا اور وصیت نامہ میں بھی درج فرمایا کہ شیعہ اپنے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں اور اس بنیاد پر ان کو خارج از اسلام زندیق قرار دیا حضرت شاہ صاحب کی کتابوں کی یہ تصریحات ناظرین کرام استفتاء میں اور حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی (مقیم کراچی) دامت فیوضہم کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے فرزند اکبر حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رفض و تشیع کے فتنہ کو امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑی گمراہی سمجھا، اس سلسلہ میں تحفۂ اثنا عشریہ جیسی کتاب تصنیف فرمائی، جو اس راہ میں انشاء اللہ ہمیشہ طالبین حق کی رہنمائی کرتی رہے گی ___ ملحوظ رہے کہ وہ قرآن پاک کے خاص اصطلاح کے مطابق جُدٰلہم بالتی ھی احسن، یعنی فن مناظرہ کی کتاب ہے، فتویٰ نہیں ہے، لیکن اس میں اثنا عشریہ کی بنیادی کتابوں کے حوالے سے متعدد مقامات پر ان کے عقیدۂ تحریف قرآن کا بھی ذکر کیا گیا ہے، اور اس میں کسی کے لئے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ عقیدہ موجب کفر ہے ___ اور ان کے فتاویٰ کے مجموعہ "فتاویٰ عزیزی" میں شیعہ اثنا عشریہ کی صریح تکفیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فتویٰ موجود ہے جسکو مولانا عبد الرشید نعمانی دامت فیوضہم نے اپنے جواب میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کے بلا واسطہ اور بالواسطہ تلامذہ نے بھی امت کو رفض کی گمراہی سے بچانے کے لئے اپنے ظروف وحالات اور امکانات کے مطابق جد وجہد فرمائی۔

جہاں تک اس عاجز کا مطالعہ ہے اس ولی اللہی سلسلہ کے ہمارے قریبی اکابر میں مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ فرمائی اور کتب شیعہ کا خاص اہتمام سے مطالعہ فرمایا، جیسا کہ ان کی تصانیف "ہدایات الرشید" وغیرہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے، انھوں نے بھی شیعہ اثنا عشریہ کو خارج از اسلام کافر بحکم مرتد قرار دیا ہے اور اسی کو محققین کا مذہب بتایا ہے۔ ناظرین کرام حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ کا یہ فتویٰ فتاویٰ خلیلیہ کے حوالے سے اس مجموعہ فتاویٰ میں دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

حضرات علماء اہلحدیث کا رویہ بھی اس مسئلہ میں یہی رہا — اور یہی ہے — ہفتہ وار الاعتصام لاہور کے محترم مدیر مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے اپنے فتویٰ کے ساتھ (جو ناظرین اس مجموعہ میں ملاحظہ فرمائیں گے) اب سے اسی برس پہلے کا اسی زمانے کے جماعت اہل حدیث کے ایک محترم صاحب فتویٰ عالم دین مولانا عبد الاحد خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمایا ہوا مطبوعہ فتویٰ (جو آٹھ صفحات پر ہے) اس عاجز کے پاس روانہ فرمایا ہے، اس میں صراحت کے ساتھ مدلل طور پر شیعوں کی تکفیر کی گئی ہے، یہ فتویٰ ۱۹۰۶ء میں لکھا گیا تھا، اس پر تقریباً تیس حضرات علماء کرام کی تصدیقات ہیں۔

یہ عاجز شیعہ مذہب سے واقفیت کے بارے میں حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے امتیاز و تخصص کا اوپر ذکر کر چکا ہے اور اب سے ساٹھ سال پہلے لکھے ہوئے ان کے فتویٰ کا بھی ذکر کر چکا ہے جو اس دور کے اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ جس میں شیعہ اثنا عشریہ کی تکفیر کی گئی تھی (اس فتوے کا ذکر استفتاء میں بھی کیا گیا ہے) — اور — عصر حاضر کے مختلف مکاتب فکر کے حضرات علماء کرام اور مفتیان عظام کا فتویٰ اور فیصلہ اس مجموعہ کی شکل میں آپکے سامنے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل یہی ہے کہ متقدمین و متاخرین علمار شریعت میں سے جن حضرات کو شیعوں کے موجب کفر عقائد کا علم ہوا انھوں نے ان کو خارج از اسلام قرار دیا، جن حضرات کو تردد ہوا شیعوں کے عقائد کی پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کے بارے میں بھی ایسا ہی ہوا کہ جن علمار کرام نے انکی کتابیں دیکھیں اور یقین کے ساتھ یہ بات سامنے آگئی کہ یہ شخص نبی و رسول ہونے کا مدعی ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے جو قطعیات و ضروریات دین میں سے ہے اور اسی طرح دوسری موجب کفر باتیں علم میں آئیں جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں تھی تو انھوں نے تکفیر ضروری سمجھی اور جن حضرات نے وہ کتابیں نہیں دیکھیں اور ان کے عقیدے صحیح طور پر ان کے سامنے نہیں آئے بہت دن تک وہ تکفیر میں متردد رہے ـــــ ممالک عربیہ کے محتاط علمار و اصحاب فتوی جو مرزا غلام احمد کی اردو زبان میں لکھی ہوئی کتابیں ہماری طرح نہیں پڑھ سکتے تھے وہ مرزا غلام احمد اور اس پر ایمان لانے والے قادیانیوں کی تکفیر سے اتفاق پر ایک زمانہ تک آمادہ نہیں ہوتے تھے، اب سے صرف سینتیس ۳۷ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ۱۹۵۲ء میں کراچی میں عالمی مؤتمر علمار اسلام کا اجلاس تھا دوسرے ممالک خاص کر عرب ممالک کے اکابر و مشاہیر علمار بھی شریک ہوئے تھے، یہ عاجز راقم سطور بھی مدعو تھا اور شریک ہوا تھا، عالم اسلام کی عظیم شخصیت سماحۃ المفتی امین الحسینی علیہ الرحمہ اجلاس کے صدر تھے، اس وقت پاکستان میں قادیانیوں کو خارج از اسلام اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مہم مجلس احرار ہی چلا رہی تھی، اس کے علمار کا ایک وفد آیا اور اس نے صدر اجلاس سماحۃ المفتی امین الحسینی صاحب سے یہ خواہش ظاہر کی کہ علمار کی اس عالمی مؤتمر میں قادیانیوں کے خارج از اسلام اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز پاس کر دی جائے۔ لیکن مفتی صاحب اس کے لئے اس وقت بھی طرح تیار نہ ہوئے ـــــ راقم سطور کے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ ان حضرات کی گفتگو سے ان کو وہ یقین و اطمینان حاصل نہیں ہو سکا جو ان کے نزدیک تکفیر کے لیے ضروری تھا۔

مفتی امین الحسینی صاحب علیہ الرحمہ کے علاوہ بھی اس عاجز نے متعدد ایسے عرب علمار کو دیکھا ہے جن کا یہی رویہ تھا - اور ظاہر ہے کہ اس کی وجہ یہی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں ان کو وہ واقفیت نہیں تھی جو ہم لوگوں کو تھی، اگر ان حضرات کو وہ واقفیت ہوتی تو وہ بھی انکی تکفیر کو دینی فریضہ سمجھتے ۔ اور یہ حال صرف عرب علمار ہی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا بلکہ یہ عاجز ذاتی طور پر برصغیر کے بھی بعض ایسے حضرات سے واقف ہے جو اب سے قریباً صرف دس بارہ سال پہلے تک قادیانیوں کی تکفیر سے اتفاق نہیں فرماتے تھے اور اس کے خلاف علانیہ اظہار رائے کرتے تھے، اس کی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ ان کو قادیانیوں کے قطعی موجب کفر عقیدوں کا علم نہیں ہو سکا، یا یہ کہ وہ اسلام اور کفر کی حقیقت اور اس کے حدود سے صحیح طور پر واقف نہیں تھے۔

یہاں یہ عاجز ضروری سمجھتا ہے کہ ایمان اور کفر کی حقیقت اور ان کے حدود کی وضاحت اپنے ناظرین کے لئے حتی الوسع عام فہم انداز میں کردی جائے۔

ایمان واسلام اور کفر کی حقیقت اور انکی حدود

ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دل سے اللہ کا رسول مانا جائے جو کچھ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتلائیں اس سب کی تصدیق اور اس کو قبول کیا جائے اور اس پر ایسا یقین کیا جائے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو ان کی کسی ایک ایسی بات کا انکار کرنا اور یقین نہ کرنا موجب کفر ہوگا ——— البتہ جن مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور ان کو آپ کی تعلیم بالواسطہ پہونچی (جیساکہ ہمارا حال ہے) ان کے لئے یہ حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف انہیں تعلیمات اور احکام کی ہوئی جو ایسے قطعی اور یقینی طریقے سے ثابت ہیں، جن میں کسی شک شبہ یا تاویل کی گنجائش نہیں — مثلاً یہ بات کہ حضورؐ نے شرک و بت پرستی کے خلاف توحید کی تعلیم دی، قیامت و آخرت جنت و دوزخ کی خبر دی، ایک مستقل مخلوق کی حیثیت سے فرشتوں کے وجود کی اطلاع دی قرآن پاک کو ہمیشہ محفوظ رہنے والی اللہ کی کتاب اور اپنے کو اللہ کا آخری نبی بتلایا جسکے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی نہیں آئے گا اور مثلاً پانچ وقت کی نماز، رمضان کے روزوں، اور زکوٰۃ و حج کے فرض ہونے کی تعلیم دی اور اس طرح کی اور بہت سی دینی حقیقتیں اور دینی احکام ہیں جن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے کے بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، تو کسی کے مومن و مسلم ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایسی تمام باتوں کی اپنے علم کے مطابق (اجمالی یا تفصیلی) تصدیق کی جائے، ان کو دل سے مانا جائے اور قبول کیا جائے ——— ایسی کسی ایک بات کا انکار بھی موجب کفر ہوگا، مثلاً کوئی بدبخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ میں توحید و رسالت، نماز، روزہ وغیرہ سب باتوں کو تو مانتا ہوں، لیکن قیامت اور جنت و دوزخ کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی، یا کہے کہ فرشتوں کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے میں اس کو نہیں مانتا ـــ یا مثلاً کہے کہ میں یہ تو مانتا ہوں کہ قرآن میں جو کچھ ہے وہ سب برحق ہے لیکن میں یہ نہیں مانتا کہ وہ خدا کا کلام ہے بلکہ میرے نزدیک وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے (جیسا کہ اب سے قریباً پچاس سال پہلے ہمارے ہی ملک کے بعض ملحدین نے کہا اور لکھا بھی تھا) یا مثلاً کہے کہ میں یہ نہیں مانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور آپ کے بعد کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا (جو قادیانیوں کا موقف ہے) تو ظاہر ہے کہ اس کا یہ عقیدہ اسلام سے اس کے رشتے کو کاٹ دیگا اور اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا اگرچہ وہ یہ بات کسی غلط تاویل ... بنیاد پر کہتا ہو اور دوسری تمام ایمانیات کا اقرار کرتا ہو، نماز پڑھتا ہو، روزے رکھ... حج کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اس کے باوجود اس کو کافر ہی کہا جائے گا، اس حقیقت ... سمجھنے کے لئے قادیانیوں کی مثال ہمارے ... نے ہے۔

راقم سطور نے استفتار میں شیعہ اثنا عشریہ کے جن تین خاص عقیدوں کا ثبوت انکی بنیادی اور مستند کتابوں کے حوالے سے پیش کر کے حضرات علمار کرام و اصحاب فتویٰ سے سوال کیا ہے، ان تینوں عقیدوں کی نوعیت یہی ہے کہ ان سے ان دینی حقیقتوں کی تکذیب اور ان کا انکار ہوتا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، علمار کی اصطلاح میں ان کو قطعیات اور "ضروریات دین" کہا جاتا ہے۔

ان میں سب سے پہلا مسئلہ شیخین (سیدنا ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) کے ایمان کا ہے، جو شخص دین کا کچھ بھی علم رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان کا مومن و صادق ہونا صرف تاریخی مسئلہ نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف عنوانات سے اتنی حدیثوں میں جن کا شمار مشکل ہے ان کے مناقب و فضائل بیان فرمائے ان کے جنتی ہونے کی خبر دی، خاص کر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہجرت کے انتہائی نازک اور خطرناک سفر میں رازدار اور وفادار رفیق کی حیثیت سے اپنے ساتھ لیا۔ اور اپنے مرض وفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی جگہ امام نماز مقرر فرمایا، اور امت کو اپنے بعد ان کی اقتدا اور پیروی کی ہدایت فرمائی ان احادیث سے جو متواتر بقدر مشترک ہیں اور ان واقعات سے جو تواتر کے ساتھ معلوم ہیں ایسے یقین کے ساتھ جس میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مومن صادق، مقبول بارگاہ الٰہی اور جنتی ہونے کے بارے میں بتلا دیا گیا تھا اور آپ نے اپنے ارشادات اور اپنے عمل سے امت کو بھی اس سے مطلع فرمایا ان احادیث متواترہ کے علاوہ شیخین کے مومن صادق، مقبول بارگاہ خداوندی اور خلیفہ برحق ہونے پر بھی قرآن پاک کی متعدد آیات نے مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بے نظیر فارسی تصنیف ازالۃ الخفار میں ان آیات پر مفصل کلام فرمایا ہے جس سے یہ حقیقت روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے، پھر ان کے بعد حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ نے ان آیتوں کی تفسیر میں اردو میں مستقل رسائل لکھے ہیں، جن کا مطالعہ کر کے ہر وہ شخص جو عقل سلیم اور نور ایمان سے محروم نہیں کیا گیا ہے اسی نتیجہ پر پہونچے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں خالص معجزانہ انداز میں حضرات شیخین کے مومن صادق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق ہونے کی شہادت محفوظ کر دی ہے۔ لہذا جو شخص یا فرقہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو، منافق، کافر اور معاذ اللہ جہنمی کہتا ہے (جیسا کہ خمینی صاحب نے کشف الاسرار میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے اور اثنا عشریہ کا عام عقیدہ ہے[1]) وہ ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہے۔

حضرات شیخین کے علاوہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال

---

[1] شیعوں کے اس عقیدے کے بارے میں خمینی صاحب اور متعدد دوسرے مستند شیعہ مصنفین کی عبارتیں اور ائمہ معصومین کی روایات ناظرین کرام استفتاء میں ملاحظہ فرمائیں گے یہاں پاکستان کے ایک معروف شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین کی کتاب "تجلیات صداقت" کی ایک مختصر عبارت بھی ملاحظہ فرمائی جائے۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ کے بارے میں ہے اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب امت سے افضل جانتے ہیں۔ اور ہم ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں۔" تجلیات صداقت ص۱۰ (طبع پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی ہے کہ ان کا مومنہ صادقہ ہونا دینی قطعیات میں سے ہے، قرآن مجید سورہ نور میں انکی عفت و پاکدامنی کے ساتھ ان کے مومنہ ہونے کی شہادت بھی محفوظ کر دی گئی ہے نیز اسی سورت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد الطیبت للطیبین والطیبون للطیبت ان کے مومنہ صادقہ طیبہ ہونے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہادت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ جو خاص اخلاص تعلق تھا یہاں تک کہ مرض وفات کے آخری ایام میں دیگر تمام ازواج مطہرات سے اجازت حاصل کر کے آپ نے انھیں کے حجرہ میں انھیں کے ساتھ رہنا طے فرمایا، اور آخری لمحہ حیات تک ان کے ساتھ جس تعلق کا اپنے عمل سے اظہار فرمایا، وہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ان کو مومنہ صادقہ طیبہ جانتے تھے ۔

ان سب حقائق پر نظر رکھتے ہوئے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مومنہ صادقہ ہونا بھی دینی قطعیات میں سے ہے ــــــ لیکن ناظرین کرام استفتار میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ اثنا عشریہ کا ترجمان اعظم ملا مجلسی ان کو صاف لفظوں میں کافرہ منافقہ ملعونہ لکھتا ہے اور جہاں تک معلوم ہے اس فرقے کے عوام و خواص حضرت صدیقہ کے مومنہ ہونے سے انکار کرتے ہیں، پاکستان کے شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین نے اہلسنت کے ایک عالم مولانا کرم الدین مرحوم مؤلف "آفتاب ہدایت" کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے :

"باقی رہا مؤلف کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں، ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے، مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا، ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور" (تجلیات صداقت ص۳۹۲)

استفتار میں دوسرا مسئلہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ہے

اس کے بارے میں ناظرین کرام سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس کو بغور ملاحظہ فرمایا جائے ــــــ اس بحث کے آخر میں ایک عنوان ہے :

کسی اثنا عشری شیعہ کیلئے تحریف سے انکار اور اہلسنت کی طرح قرآن پر ایمان ازروئے عقل بھی ممکن نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عنوان کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کوئی ایسی منطقی بحث نہیں، جسے سمجھنے کے لئے کسی خاص درجہ کی عقل وفہم کی ضرورت ہو، وہ دُو اور دُو چار کی طرح آسانی سے سمجھ میں آنے والی بدیہی حقیقت ہے۔

البتہ اس سلسلے میں ایک بات کی طرف خاص طور سے ناظرین کو توجہ دلانا ہے۔ استفسار میں خمینی صاحب کی کتاب "کشف الاسرار"[1] کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ خلفاء ثلثہ اور ان کے رفقاء (جن کو خمینی صاحب دشمن اسلام منافقوں کی ایک پارٹی بتلاتے ہیں) قرآن میں سے اگر اپنی اغراض فاسدہ کے لئے کچھ آیتوں کا نکال دینا ضروری سمجھتے تو وہ قرآن سے ان آیتوں کو نکال دیتے، وہ آیتیں ہمیشہ کے لئے قرآن سے غائب ہو جاتیں اور وہ تورات وانجیل ہی کی طرح محرف ہو جاتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خمینی صاحب خلفاء ثلثہ اور ان کے ساتھیوں کو قرآن میں تحریف کر دینے پر اور اس میں سے آیتوں کی آیتیں غائب کر دینے پر قادر یقین رکھتے ہیں۔ ـــــ اور وہ اور اثنا عشری فرقہ کا ہر فرد اس کا بھی قائل ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پورے چوبیس سال تک یہی منافق وبدکردار لوگ حکومت واقتدار پر غاصبانہ طور پر قابض اور سیاہ وسفید کے مالک رہے، انھوں نے ہی موجودہ قرآن کو مرتب کرایا ـــــ تو اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو کچھ بھی عقل دی ہو وہ سوچے کہ کیا اس کا کچھ بھی امکان ہے کہ جس فرقہ کا یہ عقیدہ ہو وہ موجودہ قرآن کو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ کتاب اللہ[2] یقین

---

[1] خمینی صاحب کی اصل فارسی عبارت یہ ہے:۔

درصورتیکہ امام را در قرآن ثبت می کردند، آنہائیکہ جز برائے دنیا وریاست با اسلام وقرآن سروکار نداشتند، وقرآن را وسیلہ اجرائے نیات فاسدہ خود کردہ بودند آں آیات را از قرآن بردارند و کتاب آسمانی را تحریف کنند، وبرائے ہمیشہ قرآن را از نظر جہانیان بیندازند، وتا روز قیامت ایں ننگ برائے مسلمانہا وقرآن آنہا بماند وہمانعیب راکہ مسلماناں بکتاب یہود ونصاریٰ میگرفتند، برائے خود اینہا ثابت شود

(کشف الاسرار ص۱۱۴)

[2] اہل سنت کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور اس ازلی فیصلہ کے بعد کہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کسی انسان بلکہ کسی مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نازل فرمائی ہوئی اس کتاب مقدس میں کوئی تحریف تبدیل یا کمی بیشی کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکے ؟ اور دل سے اس کے کتاب الٰہی ہونے پر اس کا ایمان ہو ؟

اس کے بعد کسی کے لئے اس میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ہمارے زمانے کے جو اثناعشری شیعہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صرف ان کا تقیہ ہے ـــــ قرآن کے بارے میں فی الحقیقت ان کا عقیدہ وہی ہے، جو ایک شیعہ عالم اعجاز بدایونی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے جس کو مولانا عبدالقدوس رومی (مفتی شہر آگرہ) نے اپنے جواب میں نقل فرمایا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ شیعہ عالم مولوی فرمان علی کا ترجمۂ قرآن اور اسی طرح مولوی مقبول دہلوی کا ترجمۂ قرآن اسی صدی کے لکھے ہوئے ہیں اور شیعوں میں عام طور سے مقبول ہیں۔ ان دونوں نے اپنے حواشی میں قرآن میں جابجا تحریفات کا ذکر کیا ہے

آخر میں ناظرین کرام سے یہ بھی گذارش ہے کہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کے بارے میں اگر مزید بصیرت حاصل کرنی ہو تو اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت" میں تحریف قرآن کی بحث ملاحظہ فرمائی جائے۔

استفتاء میں تیسرا مسئلہ یہ پیش کیا گیا ہے: کہ شیعہ اثناعشریہ اپنے عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں، اس بارے میں جو کچھ بھی استفتاء میں لکھا گیا ہے امید ہے کہ اسی کے مطالعہ سے ناظرین کو اس بارے میں اطمینان و یقین حاصل ہو جائے گا ـــــ اور عقیدۂ ختم نبوت کا قطعیات اور ضروریات دین میں سے ہونا کسی وضاحت کا محتاج نہیں، قادیانیوں کو خاص کر عقیدۂ ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے، اگرچہ وہ اپنے اس انکار کی تاویل کرتے ہیں، اور اپنے تراشے ہوئے معنی کے لحاظ سے حضور کو خاتم النبیین بھی کہتے ہیں، بالکل یہی حال اثناعشریہ کا ہے، جیسا کہ استفتاء میں وضاحت سے لکھ دیا گیا ہے۔

اگرچہ ان تین عقیدوں کے علاوہ شیعہ اثناعشریہ کے اور بھی متعدد ایسے عقیدے ہیں جن کو علماء کرام نے موجب کفر قرار دیا ہے، مثلاً عقیدہ بدا اور عقیدہ رجعت وغیرہ، لیکن راقم سطور کا خیال ہے اور شیعہ مذہب سے واقفیت رکھنے والے اور بھی علماء کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ ان عقیدوں میں کچھ نہ کچھ تاویل کی گنجائش ہے، اس لئے اس عاجز نے ان عقیدوں سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے، صرف مذکورہ بالا ان تین عقیدوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات علماء کرام واصحاب فتویٰ کے سامنے پیش کر کے جواب اور فتویٰ چاہا ہے جن میں ذرہ برابر شک وشبہ کی اور تاویل کی گنجائش نہیں، اس لئے استفتاء کا جواب لکھنے والے حضرات علماء کرام ومفتیان عظام نے متفقہ طور پر یہی فتویٰ دیا ہے کہ یہ عقیدے قطعاً موجب کفر ہیں اور ان عقیدوں کا حامل فرقہ اثنا عشریہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ : اثنا عشری شیعوں کی تکفیر اور عصر حاضر

میں اس کے اظہار واعلان کے سلسلہ میں جو اشکالات یا غلط فہمیاں بعض حضرات کو ہوتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر مختصراً ہی سہی ان کے سلسلہ میں بھی کچھ عرض کر دیا جائے۔

روافض کی تکفیر کے سلسلے میں بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ بہر حال وہ اہل قبلہ میں سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے ائمہ کا یہ ارشاد مشہور ومعروف ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے (قادیانیوں کی تکفیر سے اختلاف کرنے والے بعض حضرات بھی یہ بات کہا اور لکھا کرتے تھے)

کاش یہ حضرات اس پر غور کرتے کہ جن ائمہ کرام یا جن مصنفین نے یہ بات فرمائی یا لکھی ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے، ان کی مراد اہل قبلہ کے لفظ سے کیا ہے؟ —— ظاہر ہے کہ لفظی اور لغوی معنی کے لحاظ سے تو ہر وہ شخص اہل قبلہ ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتا ہو، تو اگر اس لفظ کا یہی مطلب ہو تو ابو جہل وابو لہب وغیرہ سارے مشرکین عرب اہل قبلہ تھے عربوں کی تاریخ اور ان کے حالات سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ سارے مشرکین عرب کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتے تھے اس کا طواف کرتے تھے، اپنے طریقے پر حج اور عمرہ بھی کرتے تھے، تو اگر اہل قبلہ کا مطلب یہی ہو تو پھر ان مشرکین عرب کو بھی کافر ماننے کی گنجائش نہ ہوگی۔

دراصل اہل قبلہ ایک خاص دینی اور علمی اصطلاح ہے، عقائد اور فقہ کی کتابوں میں تکفیر کی بحث میں یہ لفظ (اہل قبلہ) عام طور سے استعمال ہوا ہے اور انھیں کتابوں میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام کو بہ طور دین قبول کر چکے ہوں توحید ورسالت قیامت وغیرہ ایمانیات پر یقین رکھتے ہوں، اور کسی ایسی دینی حقیقت کے منکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور یقینی طریقے پر ثابت ہو جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ پس اگر کوئی شخص کسی ایسی ایک بات کا بھی منکر ہے تو وہ اہلِ قبلہ میں سے نہیں ہے اور اس کی تکفیر ہی کی جائے گی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی "شرح فقہ اکبر" میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی اس ہدایت کا ذکر کیا گیا ہے ___ ساتھ ہی اسی مقام پر اہلِ قبلہ کی تشریح کے طور پر لکھا گیا ہے۔

اعلموا ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدین (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۱)

(ترجمہ) اور تمھیں یہ بات جان لینی چاہیے کہ اہلِ قبلہ سے وہی لوگ مراد ہیں جو تمام ضروریاتِ دین سے متفق ہوں۔

یہی بات فقہ اور عقائد کی دوسری کتابوں میں بھی صراحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ پس جو لوگ قادیانیوں اور روافض کے بارے میں اس طرح کی بات کرتے ہیں کہ وہ اہلِ قبلہ ہیں وہ اس دینی وعلمی اصطلاح کی مراد اور حقیقت سے ناواقف ہیں، ___ روافض کے بارے میں آپ کو معلوم ہو چکا کہ وہ ایسی دینی حقیقتوں کے مکذب اور منکر ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں، جن میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور "قطعیات" اور "ضروریاتِ دین" میں سے ہیں۔

۱؎ یہ "اہل قبلہ" کے لفظ سے غلط فہمی تو ایسی تھی جس کی کچھ بنیاد تھی اگرچہ کیسی ہی غلط تھی۔ ہمارے زمانے کے تو بہت سے پڑھے لکھے مسلمانوں کا بھی یہ خیال ہے کہ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے (خواہ اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو) بس وہ مسلمان ہے، ان لوگوں کے نزدیک اسلام بھی ہندو دھرم کی طرح کا ایک مذہب ہے جس میں کسی خاص عقیدے کی ضرورت اور اہمیت نہیں، ہندو دنیا سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ویدوں کو مقدس الہامی کتاب ماننے والے بھی ہندو ہیں اور اس کا انکار کرنے والے اور ان کو خرافات کا مجموعہ بتانے والے جینی بھی ہندو ہیں، مورتی پوجا کرنے والے سناتن دھرمی بھی ہندو ہیں اور اس کا کھنڈن کرنے اور اس کو مہاپاپ بتانے والے آریہ سماجی بھی ہندو ہیں، ایشور اور خدا کو ماننے والے بھی ہندو ہیں اس کے قطعی منکر بھی ہندو ہیں ___ ایک زمانے میں ہمارے ملک کے عظیم لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے خود اپنا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو مذہب بھی عجیب ہے اس سے کسی طرح پیچھا نہیں چھوٹ سکتا، میں خدا کو نہ مانوں جب بھی ہندو ہوں اور کسی مذہب کو نہ مانوں جب بھی ہندو ہوں[1]۔

یہ لوگ جو ہر اس شخص کو جو اپنے کو مسلمان کہے مسلمان ماننے اور ماننے پر اصرار کرتے تھے، قادیانیوں کی تکفیر کے بارے میں بھی علماء کرام پر ملایانہ تنگ نظری کا الزام لگاتے اور پھبتیاں کستے تھے، خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ کی تکفیر کے بارے میں بھی ان کا یہی رویہ ہونا قدرتی بات ہے، ایسے حضرات سے دردمندی کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں ـــــ اسلام مخصوص عقائد ایمانیات اور زندگی کا ایک متعین ضابطہ حیات ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آیا اور قرآن مجید میں محفوظ ہے، جو شخص اس کو قبول کرے وہ مومن ومسلم ہے اور جو اس کو نہ مانے (اگرچہ خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ترین عزیز ہو) وہ کافر ہے۔

قادیانیوں کی تکفیر کی مخالفت کرنے والوں کا جو ایک حربہ تھا، روافض کی تکفیر سے اختلاف کرنے والے بھی اسی حربہ کو استعمال کرتے ہیں وہ حربہ یہ ہے کہ ماضی کی تکفیر کے بعض غلط فتووں کا حوالہ دیکر علماء کرام کے تکفیر کے فتووں کو عوام کی نظروں میں ناقابل اعتبار ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔

لیکن یہ غور فرمایا جائے کہ یہ بات معقولیت سے کتنی دور ہے؟ ـــــ سب جانتے ہیں کہ پولیس والے چوروں، ڈاکوؤں اور دوسری طرح کے مجرموں کا جو چالان کرتے ہیں، ان میں بعض چالان دانستہ یا نادانستہ غلط بھی ہوتے ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا اور اصول بنالینا صحیح ہوگا کہ کسی جگہ کی پولیس چور اور ڈاکوؤں وغیرہ مجرموں کے جو چالان کرے تو ہمیشہ ان چالانوں کو غلط ہی مانا جائے اور سب چوروں اور ڈاکوؤں وغیرہ مجرموں کو بری قرار دیا جائے؟

اللہ تعالیٰ ایسی باتیں کرنے والے لوگوں کو عقل سلیم عطا فرمائے، اور اسلام وکفر کی حقیقت

---

[1] بہت عرصہ گذرا پنڈت نہرو کی یہ بات ان کی خودنوشت سوانح حیات کے اردو ایڈیشن میں پڑھی تھی، اس وقت صرف یادداشت سے لکھ رہا ہوں، کتاب سامنے نہیں ہے، ان کے الفاظ کچھ بھی ہوں لیکن اطمینان ہے کہ مطلب یہی تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کی توفیق دے۔

اس طرح ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ شیعہ سنی اختلاف تو بہت عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ پھر بھی علماء اہلسنت نے شیعیت کے خلاف اس قدر سخت موقف اختیار نہیں کیا، لہذا خاص کر آج کل کے حالات میں جبکہ وقت کی ضرورت اتحاد ہے نہ کہ اختلاف اس بحث کو چھیڑنا اور اس موقف کا اظہار واعلان مناسب اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ اشکال بھی شیعیت کے بارے میں ہمارے علماء متقدمین کے رویہ اور مسئلہ کی موجودہ نوعیت دونوں سے ناواقفیت ہی پر مبنی ہے۔

جہاں تک علماء متقدمین کے رویہ کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں تو اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں کافی تفصیل کے ساتھ عرض کیا جا چکا ہے کہ ہر دور میں ہمارے علماء وفقہاء نے تمام شیعی عقائد سے تفصیلی طور پر واقف نہ ہو سکنے کے باوجود صرف شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت اور ان کی صحابیت کے انکار اور ان کی شان میں گستاخانہ رویہ کی بنا پر بجا طور پر خارج از اسلام قرار دیا۔

یہاں آگے بات اور عرض کر دی جائے کہ اثنا عشری فرقہ کا ایک مستقل مذہب وفرقہ کی شکل میں وجود تیسری صدی ہجری کے اواخر یا چوتھی صدی ہجری کے شروع میں ہوا تھا اور شروع ہی سے ان کی تمام سرگرمیاں، حیرت انگیز حد تک خفیہ اور زمین دوز رہی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جیسے جیسے اسلام اور اہلسنت کے خلاف ان کے جذبات ظاہر ہوتے گئے، اور ان کا نقصان کھلتا گیا ان کے متعلق علماء اسلام خاص کر ان علماء کے رویہ میں جن سے اللہ تعالیٰ امت کی رہبری ورہنمائی کا خصوصی کام لے رہا تھا اور جو حالات سے زیادہ باخبر رہتے تھے، نمایاں طور پر سختی آتی گئی۔

مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا زمانہ ساتویں اور آٹھویں صدی کا تھا، ان کی کتابوں کے مطالعہ سے شیعیت کے بارے میں ان کا جو سخت موقف سامنے آتا ہے، اس عاجز کے نزدیک اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ جس دور میں تھے، اس دور میں اس فرقہ کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آچکی تھی، شام وفلسطین پر صلیبی حملوں کے موقع پر شیعوں نے صلیبیوں کا جسطرح ساتھ دیا تھا اور اس کے بعد صلیبیوں نے شام پر قبضہ کے بعد جسطرح ان شیعوں کو اپنا معتمد ومقرب بنایا تھا، اور پھر آٹھویں صدی میں تاتاریوں کے شام پر حملہ کے وقت بھی جسطرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعوں نے کھل کر ان کا ساتھ دیا تھا۔ اس کی وجہ سے اس فرقہ کے ایک ایک فرد کے سینے میں اسلام اور مسلمانوں سے جو عداوت چھپی چلی آرہی تھی وہ کھل کر سامنے آگئی تھی۔

اس مجموعی صورتحال اور واقعاتی پس منظر کو سامنے رکھنے کے بعد بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے موقف میں اتنی شدت کیوں تھی؟

سطور بالا میں راقم سطور اس موضوع پر علامہ ابن تیمیہؒ کی مایہ ناز تصنیف منہاج السنۃ اور اس کے درجہ و مقام کا تذکرہ کر چکا ہے۔ یہاں اس کی ایک عبارت کا ترجمہ مزید نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے ص۲۰۶ ج۲ میں جہاں شیخ الاسلام نے حلی رافضی کی یہ بات نقل فرمائی ہے کہ:۔

"یمامہ کا مسیلمہ اور اس کے متبعین مسلمان اور اہل ایمان تھے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چونکہ انھوں نے ابوبکر کو خلیفہ ماننے اور انھیں زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا، صرف اس لئے انھیں مرتد قرار دیکر ابوبکر نے ان کے خلاف لشکر کشی کی، اور ان کے بارہ سو سے زیادہ آدمی قتل کر دیئے اور ان کے ساتھ کفار کا سا معاملہ کیا۔"

اس مقام پر علامہ ابن تیمیہ کی غیرت ایمانی کو جوش آیا ہے، اور انھوں نے اس بے مثال جاہلانہ افتراء پردازی کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:

"افتراء پردازوں اور مرتدین اولین کے پیروکار عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ و رسول، اسکی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں اسلام سے خارج ہیں، ان لوگوں نے اسلام کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور اللہ و رسول سے اور اہل ایمان سے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ یہ لوگ دشمنوں اور مرتدوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے یہ لوگ اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی" [1]

[1] اس کے بعد شیخ نے بہت تفصیل کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ مسیلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اور یمامہ کے لوگوں نے اسے نبی مان لیا تھا اس بنا پر حضرت صدیق اکبر نے اس سے جنگ کی تھی۔ ملاحظہ ہو منہاج ص۲۰۶ تا ۲۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر بیان حق اور اتمام حجت کی غرض سے دسویں صدی ہجری کے عظیم مفسر اور فقیہ علامہ ابو السعود (م ۹۸۲ھ) کا ایک فتویٰ نقل کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انھوں نے غالباً اپنے زمانے کے عثمانی خلیفہ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ (یاد رہے کہ علامہ ابو السعود کی حیثیت خلافت عثمانیہ کے "شیخ الاسلام" اور مفتی اعظم کی تھی۔) اس استفسار میں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ:

"کیا شیعوں سے جنگ کرنا جائز ہے؟ اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائیگا کیا وہ شہید ہوگا؟ جبکہ (ان دونوں سوالوں کا جواب یہ بات پیش نظر رکھ کر دیا جائے کہ) ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کا قائد اہلبیت نبوی میں سے ہے اور یہ کہ وہ لوگ کلمہ طیبہ کے قائل ہیں؟"

اس کا جو جواب علامہ ابو السعود نے دیا تھا اس کا ترجمہ یہ ہے:

اُن (شیعوں) سے جنگ جہاد اکبر ہے۔ اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی ملا جائے گا وہ شہید ہوگا، خلیفہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی وجہ سے وہ باغی (بھی) ہیں اور متعدد وجوہ سے کافر (بھی) ہیں۔ وہ ۲ ، اسلامی فرقوں سے خارج ہیں، اس لئے کہ انھوں نے ان تمام فرقوں کے خود ساختہ عقائد کے ملغوبے سے ایک الگ کفر و ضلال ایجاد کیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ ....

(اسکے بعد علامہ نے ان کے کفر کی کچھ وجوہ و علامات نقل کی ہیں اس کے بعد لکھا ہے)

اسی وجہ سے ہمارے گذشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اپنے کفر کو چھوڑ کر اسلام میں آجائیں تو انھیں قتل نہیں کیا جائے گا، اور امید کی جا سکتی ہے کہ تمام کفار کی طرح توبہ کے بعد ان کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام لیث بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ انکی توبہ قبول کی جائے گی، اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس کے بعد علامہ ابو سعود نے یہ لکھنے کے بعد کہ خلیفہ وقت ان دونوں مسلکوں میں سے جس کو مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں یہ بات بھی لکھی ہے کہ)

جو شیعہ ادھر ادھر منتشر ہیں، اور ان کے عقائد کی کوئی علامت ان پر ظاہر نہیں ہوتی ان سے تعرض نہ کیا جائے، ان پر مذکورہ بالا احکام جاری نہیں ہوں گے۔ البتہ جو ان کا قائد ہے، اور جو لوگ اس کے پیروکار ہیں، اور جو اس کی طرف سے جنگ کریں تو ان کے خلاف کاروائی سے ہرگز توقف نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ لوگ مذکورہ وجوہ کفر کے مسلسل مرتکب ہو رہے ہیں۔ نیز اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے ساتھ جنگ دوسرے کافروں کے ساتھ جنگ سے زیادہ اہم ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسرے کافروں سے جنگ سے پہلے مسیلمہ اور اسکے پیروکاروں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا، حالانکہ مدینہ کے اطراف کے علاقے کافروں سے بھرے ہوئے تھے شام وغیرہ دوسرے ممالک مسیلمہ کے فتنہ سے زمین کو پاک کرنے کے بعد ہی فتح کئے گئے تھے، خوارج کے فتنہ کے ساتھ حضرت علی کا طرز عمل بھی یہی تھا،

الغرض ان سے جہاد بلاشبہ اہم ترین کام ہے، اور ان سے جنگ آزمائی میں جو شخص مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ [1]

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے بعد کے اکابر اہل علم کا شیعیت کے بارے میں جو موقف رہا ہے اپنے مقام پر اس مضمون میں اسکا ذکر کیا جا چکا ہے ــــ اسی بنا پر اس عاجز نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ کہنا کہ ہمارے گذشتہ دور کے علماء نے شیعیت کے بارے میں بہت سخت رویہ اختیار نہیں کیا، ناواقفیت پر مبنی ہے البتہ اس بارے میں اتنی وضاحت کی اور ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ گذشتہ دور میں جس علاقے میں شیعیت کا مسئلہ خطرناک صورت اختیار کرتا تھا مقامی طور پر وہاں کے

---

[1] علامہ ابو السعود کا یہ فتویٰ علامہ ابن عابدین شامی نے اپنے رسالہ "تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام" میں نقل کیا ہے۔ علامہ شامی کا یہ رسالہ رسائل ابن عابدین میں شائع ہو گیا ہے ملاحظہ ہو ص ۳۶۹ ج ۱ (طبع سہیل اکیڈمی لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے، اور اس بارے میں اپنے موقف کا اظہار فرماتے تھے، اور انکی مساعی کم از کم اس دور اور علاقے کے مسلمانوں کو اس فرقہ کی حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے بڑی حد تک کافی ہو کر آتیں۔ یہاں تک کہ جو اسلامی حکومتیں شیعہ عنصر کے عمل دخل سے آزاد ہوتی تھیں وہ بھی ان علماء کرام کے موقف کی روشنی ہی میں شیعوں کے بارے میں اپنی پالیسی وضع کرتی تھیں۔

مثلاً گیارہویں صدی ہجری کے مشہور شیعہ عالم و مصنف نعمت اللہ موسوی الجزائری[1] (م ۱۱۱۲ھ) نے اپنی کتاب الانوار النعمانیہ ص۳۰۷ میں یہ جو لکھا ہے کہ "ہمارے زمانہ کے بہت سے اہلسنت یہود اور نصاریٰ کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور جب ہم ان کے ساتھ (ان کے علاقوں کا) سفر کرتے ہیں تو وہ ہم سے ٹیکس وصول کرتے ہیں"..........

اگر یہ کہا جائے اس دور میں دولت عثمانیہ کا شیعوں کے ساتھ یہ معاملہ علامہ ابوالسعود وغیرہ کے اس فتویٰ کے زیر اثر تھا تو بعید نہ ہوگا۔

اسی طرح ہندوستان کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ جو معلوم ہوتا ہے کہ "اورنگ زیب نے زمام سلطنت ہاتھ میں لینے کے بعد اپنی پوری توجہ عہد اکبری کے مخالف اسلام اثرات کو مٹانے شیعیت کے اثر کو کم کرنے (جس کا بڑا مرکز جنوب تھا اور اسی لئے اس نے اپنی زندگی اور توانائی کا بڑا حصہ اسکی تسخیر میں صرف کیا) اور ایران کے ان مجوسیت آمیز تہذیبی اثرات کو جو دور اکبری میں قائم ہو گئے تھے اور جو ایرانی تقویم اور جشن نوروز کی شکل میں پائے جاتے تھے ختم کرنے کے اقدامات پر مرکوز کی"[2] تو جو لوگ اورنگ زیب کی شخصیت پر حضرت مجدد صاحبؒ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم کے اثرات کو جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ شیعیت کے بارے میں اورنگ زیبؒ کے اس طرز عمل کے پیچھے بھی حضرت مجدد صاحبؒ کا وہی مضبوط مجددی موقف تھا جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں خود اورنگ زیب کے زمانہ میں جو اکابر اہل علم و فتویٰ موجود تھے، شیعیت کے بارے میں ان کا

---

[1] الجزائری کی یہ نسبت خلیج عرب اور شط العرب کے اطراف میں واقع جزیروں "بحرین" وغیرہ کی طرف ہے ملاحظہ ہو تاج العروس اور معجم البلدان وغیرہ۔

[2] قوسین کے درمیان کی عبارت رفیق محترم مولانا ابوالحسن علی ندوی کی تصنیف تاریخ دعوت و عزیمت جلد پنجم کے ص۳۳۷ سے ماخوذ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو موقف فتاویٰ عالمگیری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ، کہا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب نے شیعوں کے ساتھ اپنے طرز عمل کو طے کرنے میں اس کو بھی پیش نظر رکھا ہو گا ۔

بہر حال اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شیعیت کے ضلال اور خطرے سے امت کو باخبر کرنے کے لئے ہمارے ان حضرات علماء کرام کی ان جرأ تمندانہ کوششوں کا زبردست اثر ہوا کرتا تھا ، لیکن اس زمانہ کے حالات کی وجہ سے وہ اثر زمان و مکان دونوں اعتبار سے محدود رہتا تھا ـــــ اب حالات مختلف ہیں۔ دنیا کا رقبہ سمٹ کر رہ گیا ہے۔ نشر و اشاعت اور ابلاغ کے بے شمار ذرائع ہیں ۔ اور زمانہ اجتماعی کانفرنسوں کا ہے۔ لہٰذا اب علماء جو موقف اختیار کریں گے ۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ مستقل طور پر پوری امت کی رہنمائی کرتا رہے گا ۔

رہی یہ بات کہ موجودہ حالات میں اس بحث کو چھیڑنا نامناسب اور وقت کے تقاضوں کے برخلاف ہے تو یہ بھی دراصل پوری صورتحال اور اس مسئلہ کی حقیقی نوعیت کے پیش نظر نہ ہونے ہی کا نتیجہ ہے ۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اثنا عشری فرقہ کے ہاتھ میں تاریخ میں پہلی مرتبہ ـــــ اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً یہودیوں کی خفیہ منصوبہ بندی کے نتیجہ میں ۔ ایک نہایت مضبوط حکومت کی باگ ڈور بلا شرکت غیرے آئی ہے ۔ وہ بھی اس طرح کہ جتنی ضرورت انھیں اسلام دشمن طاقتوں کی مدد کی ہے ، اتنی ہی ضرورت ان اسلام دشمن طاقتوں کو اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے اس گروہ کی ہے ، اور پہلی مرتبہ شیعوں کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت استعمال کر کے اپنے ان منصوبوں کی تکمیل کی کوشش کریں جن کی تمنا اپنے سینوں میں لئے ان کی نسلوں پر نسلیں گزرتی جا رہی ہیں ۔

عام مسلمانوں کے لئے جن کو شیعوں کی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا ہے ۔ اور نہ انھیں قریب سے شیعوں کی نفسیات کے تجربہ اور مشاہدہ کا موقع ملا ہے اُس نفسیاتی کیفیت کا صحیح اندازہ لگانا بہت مشکل ہے جو اُن کے ایک ایک فرد کے دل و دماغ ، جذبات اور شعور کی ہر ہر سطح پر مہدی منتظر اور امام غائب کے بے تابانہ انتظار کی وجہ سے نقش ہے ۔ صدیوں سے انکے علماء اپنے سادہ لوح عوام کو مہدی منتظر کے انتظار کے فضائل اور اس کے اجر و ثواب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق من گھڑت روایات سنا سنا کر مطمئن کرتے چلے آرہے ہیں ۔

دوسری طرف شکل یہ ہے کہ ان کی سیکڑوں روایات میں یہ کہا گیا تھا کہ امام غائب اپنے غار سے ظاہر ہو کر سب سے پہلے مکہ مکرمہ آئیں گے اور جو لوگ ان کی بیعت نہیں کریں گے ان سب کو قتل کر دیں گے پھر مدینہ منورہ جا کر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو قبر سے نکال کر زندہ کریں گے اور پھر دنیا کے آغاز سے قیامت تک جو ظلم یا کفر دنیا میں کہیں بھی ہوا ہوگا، اور جو گناہ کہیں بھی کیا گیا ہوگا اس کی سزا ان دونوں کو دیں گے، یہاں تک کہ دن رات میں انھیں ہزار مرتبہ مارا اور پھر زندہ کیا جائے گا — اسی طرح حضرت عائشہؓ پر بھی حد جاری کریں گے[1]

الغرض ان روایات کے بموجب امام غائب کا ظہور اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر شیعوں کا مکمل قبضہ ہو۔ شیعہ مذہب میں امام غائب کے ظہور کے عقیدہ کی اہمیت شیعوں کے دل و دماغ پر اس عقیدے کے اثرات اور ان کے ظہور کے لئے حرمین شریفین پر مکمل شیعی قبضہ کی ضرورت — ان تینوں پہلوؤں کو نظر میں رکھئے — اور — خود فیصلہ کیجئے کہ کیا اس صورت میں شیعہ مذہب کی رو سے ایران میں قائم ہونے والی خالصۃً شیعہ حکومت کا اولین فریضہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ حرمین شریفین میں مکمل شیعی اقتدار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کریں ۔

اس عاجز نے جب ۴ - ۵ سال قبل شیعہ مذہب کی بالخصوص خمینی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تھا تو اس وقت ان کتابوں کے مطالعہ سے اس بات پر بالکل یقین ہو گیا تھا کہ:

"حرمین شریفین پر قبضہ کی کوشش شیعہ مذہب کی رو سے مذہبی فریضہ ہے اور ان کے لئے جب بھی حالات سازگار ہوں گے اس کی کوشش وہ ضرور بالضرور کریں گے ۔"

(اس عاجز نے اپنے اس یقین کا اظہار اپنی کتاب میں بھی کر دیا تھا، اور وقتاً فوقتاً حضرات اہل علم سے گفتگو کے دوران بھی اسے بیان کرتا رہا)

---

[1] ان روایات کا معتبر راہ راست اثنا عشری مذہب کی بنیادی کتابوں میں اگر ہمارے علماء کرام کریں تو بہت اچھا ہو۔ اس عاجز نے بھی اپنی کتاب ایرانی انقلاب، خمینی اور شیعیت میں ص۱۴۹ و ص۱۵۰ پر اور پھر ص۲۲۳ سے ص۲۴۹ تک اس موضوع کے متعلق بعض اہم شیعی روایات نقل کر دی ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایرانی قیادت شروع ہی سے "انقلاب خمینی" کو انقلاب مہدی کا پیش خیمہ اور نقطۂ آغاز قرار دیتی رہی ہے۔ بلکہ خمینی کی خرابی صحت وغیرہ کے متعلق قیاس آرائیوں کی تردید میں وہاں یہ بھی کہا جاتا رہا ہے کہ "امام صاحب تو انشاء اللہ انقلاب کا جھنڈا امام زماں کے حوالے کرکے ہی اس امانت سے دستبردار ہوں گے"۔ اس لئے بھی امام غائب کے جلد از جلد ظہور کی کوشش ایران کی شیعہ حکومت کے لئے لازم قرار پاتی ہے جس کے لئے جیسا کہ سطور بالا میں عرض کیا گیا حرمین شریفین پر قبضہ ضروری ہے۔

اور یہ تو بات چل رہی تھی چند مقدمات سے ایک "نتیجہ" کے استنباط کی، لیکن اس سال تو حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں جو کچھ ہوا اس کے بعد یہ مسئلہ نظری اور استنباطی نہیں رہا، ایک امر واقعہ بن کر پوری امت کے سامنے آچکا ہے۔

اب خدارا کوئی بتائے کہ جو لوگ مرکز اسلام پر قبضہ کے لئے اور پھر وہاں سے امام غائب کے ظہور کا ڈھونگ رچا کر حضرات شیخین اور حضرت عائشہ وغیرہ کے پاکیزہ اجساد کی بے حرمتی کرکے اور لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کرکے ان منحوس خوابوں کی تعبیر جلد از جلد دیکھنے کے لئے بے چین اور ہر وقت مصروف عمل ہوں جو وہ صدیوں سے دیکھتے چلے آرہے ہیں اور یہود و نصاریٰ وغیرہ دشمنان اسلام کے بھی آلۂ کار بن کر حرمین شریفین کے تقدس کو نیست و نابود کرنا چاہ رہے ہوں بلکہ انہوں نے بالفعل اس مقصد کے لئے کارروائی شروع بھی کردی ہو اور جنگ کا بگل بجا رہا ہو غیرت اسلامی تو بڑی چیز ہے کیا یہ بات عام انسانی غیرت اور عام عقل و دانش کے بھی مطابق ہے کہ ایسے بدترین دشمنوں کے مقابلہ اور ان کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے کام کو "نامناسب اور وقت کے تقاضے کے خلاف" کہا جائے؟ اور اس کام کو آئندہ کے لئے موخر رکھا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ بات اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہ مسئلہ آتنی فوری توجہ کا طالب ہے کہ ایک لمحہ کی تاخیر بھی ناقابل تصور حد تک بربادیوں اور ہلاکتوں کا سبب بن سکتی ہے۔

یہاں اس بات کو بھی صاف صاف عرض کر دینا ضروری ہے کہ ایران اور شیعی قیادت کی طرف سے پوری اسلامی دنیا میں شیعہ سنی اختلافات کو یکسر فراموش کرکے باہم متحد رہنے کی جو آواز مسلسل لگائی جا رہی ہے اور حج کو "سیاسی اکھاڑے" کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر پیش کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے یقیناً ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت اس کے پیچھے بھی یہ سازش کام کر رہی ہے کہ جس وقت شیعہ مجاہدین ، حرمین شریفین پر قبضہ کی ناپاک کوشش کر رہے ہوں اس وقت دنیا بھر کے مسلمان اس کوشش کو حج کے سیاسی پہلو کے اظہار یا زیادہ سے زیادہ دو ملکوں کی باہمی سیاسی چپقلش سمجھ رہے ہوں ، اور لوگوں کا ذہن اصل مسئلہ حرمین شریفین پر قبضہ کے دیرینہ شیعی منصوبے اور ماسد کے بعد ان کے ارادوں کی طرف منتقل ہی ہو سکے ۔

الغرض اس عاجز کا یہ احساس ہے ۔ اور الحمد للہ کہ یہ احساس کسی جذباتی تاثر یا ناروا عجلت پر مبنی نہیں ہے ، طویل غور و فکر اور عمیق مطالعہ پر مبنی ہے ۔ کہ امت مسلمہ ، اسلام اور حرمین شریفین کو جو خطرہ اس وقت اپنے بدترین دشمنوں کی طرف سے لاحق ہے اتنا شدید خطرہ اس سے پہلے کبھی لاحق نہیں ہوا پس اس وقت امت کو اس خطرہ سے آگاہ کرنا اور اس کے مقابلہ کے لئے امت کو ذہنی طور پر تیار کرنا وقت کی ایسی ضرورت ہے جس کو پورا کرنے کے لئے عمل اقدام میں ایک لمحہ کی تاخیر ، اور ذرا سی غفلت ، تساہلی یا کم ہمتی ناقابل تلافی نقصان کا سبب بن سکتی ہے ۔

اللہ کی رحمت خاصہ نازل ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چاروں طرف سے لوٹ پڑنے والے فتنوں کے مقابلہ کے لئے وہ روش اختیار کی جس نے قیامت تک کے لئے امت کو یہ عظیم سبق سکھا دیا کہ تمام خطرات کے مقابلہ اور فتنوں سے حفاظت کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ دین کی حفاظت کے تقاضوں کو تمام ظاہری اور چھوٹی مصلحتوں پر ترجیح دی جائے اور ظاہری حالات اور مصالح کی رعایت کی وجہ سے دین کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے ۔

دینی مدارس کے ذمہ دار حضرات کی خدمت میں

راقم سطور کی طالب علمی کے زمانے میں اب سے تقریباً ستر سال پہلے قادیانی فتنہ مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک داخلی فتنہ تھا ۔ بعض خاص وجوہ سے (جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں) بہت سے پڑھے لکھے حضرات خاص کر جدید تعلیم یافتہ نوجوان اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے تھے اور اس کے خلاف کچھ سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوتے تھے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت ازلیہ کے مطابق اسی زمانے میں اس فتنۂ کے فتنۂ ارتداد ہونے کے بارے میں اپنے کچھ بندوں کو ایسا شرح صدر نصیب فرمایا تھا کہ وہ اسکے خلاف زبانی وقلمی جہاد کو جہاد اکبر یقین کرتے تھے ان میں ہمارے استاذ امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کا خاص حال ومقام تھا۔ اسکا نتیجہ یہ تھا کہ ان کے درس میں ضمنی طور پر قادیانیت کے بارے میں جو کچھ بیان ہوجاتا تھا اس سے ہم طلبہ کو آتنی معلومات حاصل ہوجاتی تھی کہ ہم قادیانی فتنہ کی شدت کو پوری طرح محسوس کرسکتے تھے اور دوسروں کو بھی کافی حدتک اس بارے میں مطمئن کرنے کے قابل ہوجاتے تھے ــــ کسی نہ کسی درجہ میں یہی حال اکثر دوسرے اساتذہ کا بھی تھا، دارالعلوم دیوبند کے علاوہ دوسرے دینی مدارس میں بھی ایسے اساتذہ ہوتے تھے جن کے درس سے طلبہ کو قادیانیت کے بارے میں ضروری واقفیت حاصل ہوجاتی تھی جیسا کہ اوپر عرض کیا جاچکا اسوقت شیعیت کے احیار اور اس کی دعوت وتبلیغ کا فتنہ دین کے لئے عظیم ترین فتنہ ہے جکو وقت کی ایک طاقتور حکومت اپنے پورے وسائل کے ساتھ چلارہی ہے ــــ اس صورتحال کا تقاضا ہے کہ ہمارے مدارس میں پڑھنے والے طلبہ اس سے ضروری حدتک واقف اور باخبر ہوں۔ اس کے لئے ہمارے اہل مدارس جو تدبیر مناسب سمجھیں اس سے دریغ نہ فرمائیں۔

اسی طرح حضرات علمار کرام اور خواص اہل دین سے گذارش ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ ایک طاقتور حکومت کی طرف سے تمام حکومتی وسائل کے ذریعہ عالمگیر پیمانے پر یہ کوشش کی جارہی ہے کہ عام مسلمانوں کو شیعیت کے دائرہ میں لے آیا جائے یا شیعوں کے اصل اغراض ومقاصد کی طرف سے بالکل غافل رکھ کر کم ازکم ان کے خیالات کو شیعیت اور موجودہ ایرانی حکومت کے حق میں ہموار کرلیا جائے، حضرات علمار کرام کا یہ فریضہ ہے کہ عام مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچانے اور شیعیت کی حقیقت اور شیعوں کے انتہائی خطرناک ارادوں اور منصوبوں سے انھیں باخبر کرنے کے لئے جو کچھ کرسکتے ہوں اس میں کمی نہ کریں۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ختام الکلام کے طور پر امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمار کرام کو اس بارے میں خاص نصیحت وہدایت انھیں کے الفاظ میں نقل کردی جائے۔ اس میں انھوں نے علمار اسلام کے لئے واجب ولازم تبلایا ہے کہ شیعیت کی تردید اور شیعوں کے مکائد ومفاسد کے بیان میں کوئی کوتاہی نہ کریں، حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممدوح نے اپنے رسالہ "ردِ روافض" کے آخر میں تحریر فرمایا ہے:

"اما چوں شیعہ شنیعہ اصحاب عظام را بہ بدی یاد میکنند، و بہ سب و لعن ایشان جرأت می نمایند، علمائے اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و معائبِ ایشاں را ظاہر سازند۔" صفحہ ۲۳

اسی مناسبت سے یہ بات بھی صراحت کے ساتھ عرض کر دینا مزید لائق ہے کہ جن حضرات اہل علم نے شیعہ مذہب کی کتابوں کا براہ راست مطالعہ نہیں فرمایا یا تو وہ کوئی رائے قائم کرنے کے لئے پہلے ان کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں اور یا حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ان علماء کی رائے پر اعتماد کریں جن کو وہ علم اور دین کے لحاظ سے قابل اعتماد سمجھیں جنھوں نے مذہب شیعہ کا براہ راست مطالعہ کر کے ہی رائے قائم فرمائی ہے —— بصورت دیگر مسئلہ کی اِس وقت کی خاص سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ کوئی رائے ظاہر کرنے سے احتیاط فرمائیں اور ایسا رویہ اختیار نہ فرمائیں جس سے بیچارے ناواقف عوام یہ سمجھیں کہ شیعہ اثنا عشریہ بھی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور اہلحدیث کی طرح مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہیں —— اس طرح کا رویہ اگرچہ غیر شعوری طور پر ہو۔ نتیجہ کے طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خمینی اور شیعوں کے ان منصوبوں کی مدد ہوگا جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور ان کے لئے راہ ہموار کرے گا۔

بس اب یہ عاجز رخصت ہوتا ہے، ناظرین کرام ان سطروں کے بعد پہلے استفتاء ملاحظہ فرمائیں گے جو اس عاجز نے قریباً ڈیڑھ سال پہلے مرتب کیا تھا اور اکتوبر ۱۹۸۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں منعقد ہونے والے "اجلاس تحفظ ختم نبوت" کے موقع پر اس میں شرکت فرمانے والے حضرات علماء کرام کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کر دیا تھا، بعد میں چند ہی جگہ ڈاک سے بھی بھیجا گیا —— ان سطور کی تحریر کے وقت تک جو جواب موصول ہوتے رہے وہ اس مجموعہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں، پاکستان کے جوابات چند ہی ہیں لیکن وہاں سے اطلاع آچکی ہے کہ وہاں کے مخلصین نے بڑی تعداد میں حضرات علماء کرام و اصحاب فتویٰ اور دینی اداروں کے جوابات اور ان کی تصدیقات حاصل کی ہیں، لیکن وہ ابھی تک یہاں نہیں پہونچ سکیں، انشاء اللہ ان کے موصول ہو جانے پر ان کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفرقان ہی میں یا مستقل ضمیمہ کی شکل میں شائع کردیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان تمام بندوں کو اپنی شان عالی کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے استفتاء کا جواب تحریر فرما کر یا تصدیقی دستخط فرما کر یا حضرات اہل علم تک استفتاء کو پہنچا کر اور ان سے جوابات حاصل کرکے دین کی حفاظت کی اس کوشش میں حصہ لیا۔

ان سطور کی تحریر کے وقت اور اس مقدمہ کے اوراق کارکنان ادارۂ الفرقان کے حوالہ کرتے وقت اس مریض و ناتواں بندہ کا دل اپنے پروردگار کے حمد و شکر کے جذبہ سے معمور اور اس کا رواں رواں اپنے رب کریم کے حضور میں سربسجود ہے، جسکی قدرت اور یُخرِجُ الحیَّ مِنَ المیّت کی شان کا ایک چھوٹا سا مظہر یہ مجموعہ بھی ہے ــــ بلاشبہ یہ برکت ہے اللہ کے ان بندوں سے عقیدت و محبت کی جنکو اس عاجز کے گمان کے مطابق اس دور میں دین کی حفاظت و خدمت کے لئے حکمت الٰہی نے منتخب فرمایا تھا اللہ کی رحمت ہو ان سب پر۔

آخری کلمہ اللہ کی حمد اور اپنے قصوروں پر ندامت و استغفار ہے، اور اسکی قدرت مطلقہ سے پوری امید کے ساتھ دین کی حفاظت کی کوشش کرنے والوں کی نصرت کی دعا ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

بندۂ عاجز

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ لکھنؤ

(دوشنبہ) ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

۲۳ نومبر ۱۹۸۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بندۂ عاجز محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ

دین حق کے امین و محافظ حضرات علمائے شریعت کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ـــــ بعدہٗ راقم سطور عرض کرتا ہے:۔

گزشتہ چار پانچ سالوں میں مختلف ملکوں سے آنے والے خطوط سے اس عاجز کو معلوم ہوتا رہا کہ ایرانی انقلاب کے بعد سے شیعیت ایک زندہ دعوت اور تحریک بن گئی ہے۔ اور ایرانی حکومت کے سفارتخانے جہاں بھی ہیں وہ اب شیعیت کی دعوت و تبلیغ کے مرکز کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔ اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایرانی حکومت جنگی محاذ ہی کی طرح اس دعوتی اور تبلیغی محاذ پر بھی بے حساب اور بیدریغ دولت صرف کر رہی ہے۔ مختلف ملکوں میں وہاں کی زبانوں میں اس سلسلہ کا لٹریچر بارش کی طرح برسایا جا رہا ہے۔ نیز ایران سے تربیت یافتہ داعی بھیجے جا رہے ہیں اور اس دعوتی مہم کے سلسلہ میں شیعہ مذہب کے اصول تقیہ کا بڑی مہارت سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض ملکوں میں ناواقف مسلمان خاص کر نوجوان تیزی کے ساتھ شیعہ مذہب قبول کر رہے ہیں۔

اس صورتحال کے علم میں آجانے کے بعد اس عاجز نے فرض سمجھا کہ گمراہی کے اس سیلاب سے امت محمدیہ کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے جو کچھ اپنے سے کیا جا سکتا ہو۔ وہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت سے امید کی جائے کہ وہ اپنے وعدے اور اپنی سنت ازلیہ کے مطابق اپنے ان بندوں کی مدد فرمائے گا۔ جو اس مقصد کے لئے جدوجہد کریں گے وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

اس سلسلہ میں سب سے اہم اور مقدم کام یہ تھا کہ مسلمانوں کو شیعہ مذہب کی حقیقت، اور ایرانی انقلاب کے قائد خمینی صاحب کے عقائد و عزائم سے واقف کرایا جائے۔ اس کے لئے راقم سطور نے قریباً ایک سال تک شیعہ مذہب کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں اور ان اکابر و اعاظم شیعہ مجتہدین و مصنفین کی تصانیف کا جو مذہب شیعہ میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور خود خمینی صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ پھر اس مطالعہ کا حاصل قریباً تین سو صفحے کی ایک کتاب کی شکل میں مرتب کر دیا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" کے نام سے اب سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے شائع ہو چکی ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی یہ غیبی مدد سامنے آئی کہ اسی کی توفیق سے اس کے بہت سے بندوں نے (جن کو راقم سطور جانتا بھی نہیں) محض ایمانی جذبہ سے اور خالصاً لوجہ اللہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور دور دراز ملکوں تک پہونچانے کی کوششیں کیں۔ اس کے نتیجہ میں تھوڑی سی مدت میں ہندوستان و پاکستان سے مجموعی طور پر اس کے ڈھائی لاکھ کے قریب نسخے شائع ہو چکے ہیں۔ اور عرب ممالک یورپ، امریکہ، افریقہ جیسے دور دراز ممالک میں اردو پڑھنے والے مسلمانوں تک اس کے نسخے بڑی تعداد میں پہونچ چکے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے ــــ بلاشبہ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا کرم اور اسی کی قدرت و نصرت کا کرشمہ ہے۔ اس میں کتاب کی کسی خوبی اور اس کے مصنف کے کسی کمال کو مطلق دخل نہیں ہے۔ وہ مسکین تو بالکل بے ہنر آدمی ہے۔ [1]

اس کتاب کی تصنیف و اشاعت کا مقصد بس اتنا ہی تھا کہ جو مسلمان شیعیت کی حقیقت، خمینی صاحب کے عقائد و عزائم اور ان کے برپا کئے ہوئے ایرانی انقلاب کی اصلی نوعیت سے واقف نہیں ہیں اور اس ناواقفیت کی وجہ سے ایرانی حکومت یا اس کے ایجنٹوں کے پرفریب پروپیگنڈے کا شکار ہو سکتے ہیں وہ واقف ہو جائیں۔ بفضلہ تعالیٰ اتنے کام کے لئے یہ کتاب کافی ثابت ہوئی۔ فالحمد للہ تحمدہ الحمد للہ

کتاب کی اشاعت کے بعد اس کا مطالعہ کرنے والے بہت سے حضرات کی طرف سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا گیا کہ جب شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد وہ ہیں جو ان کے بنیادی اور مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ تو حضرات علمائے کرام کی طرف سے ان کے بارے میں اس طرح کا فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا جس طرح کا قادیانیوں کے بارے میں کیا گیا ہے؟ راقم سطور نے ماہنامہ الفرقان میں اس سوال کا ذکر کر کے ماضی قریب ہی کے اکابر علمائے کرام کے وہ فتوے اور متقدمین و متاخرین علماء و فقہاء کی وہ عبارتیں شائع کر دیں۔ جن میں شیعہ اثنا عشریہ کے موجب کفر عقائد کی بنا پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے ــــ اس کے بعد

---

[1] یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ کتاب کا انگریزی ایڈیشن بھی ہندوستان و پاکستان اور جنوبی افریقہ سے بڑی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ عربی ایڈیشن بھی بفضلہ تعالیٰ مصر سے شائع ہو چکا ہے۔ بلاشبہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد ہی کا کرشمہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت محسوس ہوئی کہ اس پورے مواد کو استفتا کی شکل میں مرتب کر کے عصر حاضر کے حضرات علمائے شریعت واصحاب فتوی کی خدمت میں بھی پیش کیا جائے اور ان کے جوابات کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

یہ اوراق اسی غرض سے حضرات علمائے کرام ومفتیان عظام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس کی کوشش کی گئی ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کے جن عقائد کی بنا پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے ان کا ثبوت ان کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں سے اس طرح سامنے آجائے کہ اس کے بعد کسی کے لئے شک شبہ کی اور تاویل کی گنجائش نہ رہے۔ اس کی وجہ سے اس سوال نامہ کے صفحات کی تعداد کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن یہ ضروری تھا۔ تاکہ حضرات علمائے کرام علی وجہ البصیرت اور پورے قلبی وذہنی اطمینان واذعان کے ساتھ رائے قائم فرمائیں ۔۔۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ اثنا عشریہ کے موجب کفر عقائد

جن کی بنا پر متقدمین و متاخرین علماء و فقہا نے ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے

اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد خاص طور سے ان کے یہ تین عقیدے اس طرح آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں جس کے بعد کسی شک شبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔

ایک یہ کہ حضرات شیخین (سیدنا حضرت ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر و منافق تھے۔ بلکہ اگلی امتوں کے اور اس امت کے خبیث ترین کافروں، فرعون، ہامان و نمرود اور ابولہب ابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہیں دونوں پر ہے اور یہ کہ ان دونوں کی بیٹیاں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما) بھی ـــ العیاذ باللہ ـــ منافقہ اور کافرہ تھیں اور اپنے باپ (ابوبکر و عمر) کے کہنے سے ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیکر شہید کیا تھا ـــ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ والعیاذ باللہ

دوسرا یہ کہ موجودہ قرآن محرف ہے۔ اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے۔ یہ بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی۔

تیسرا یہ کہ ان کا بنیادی عقیدہ "امامت" ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضور کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں (جس طرح قادیانی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں) ان کے ان مجتہدین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں صاف صاف کہا ہے کہ انکے بارہ اماموں کا مرتبہ تمام انبیائے سابقین سے اور امامت کا درجہ نبوت و رسالت سے برتر اور بالاتر ہے۔

اب ان تینوں عقیدوں کے بارے میں انکے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے مستند ترین علماء و مجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائے جائیں ـــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات شیخین کے بارے میں :-

شیعہ اثنا عشریہ کی حدیث کی کتابوں میں ان کے نزدیک سب سے زیادہ مستند ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی (م ۳۲۸ھ) کی کتاب "الجامع الکافی"[1] ہے۔ اس کا درجہ ان کے نزدیک وہی ہے جو علمائے اہلسنت کے نزدیک امام بخاری کی "الجامع الصحیح" کا ہے، بلکہ اس سے بھی بالاتر۔ اس کے آخری حصہ کتاب الروضہ میں شیعوں کے ساتویں امام معصوم ابو الحسن موسیٰ کا ایک طویل مکتوب پوری سند کیساتھ روایت کیا گیا ہے اس میں شیخین کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

فلعمری لقد نافقا قبل ذالک وردا علی اللہ جل ذکرہ کلامہ وھزءا برسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وھما الکافران علیھما لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین۔ (کتاب الروضہ ص ۱۲۳ طبع لکھنؤ)

میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ دونوں (ابوبکر و عمر) پہلے سے منافق تھے، انھوں نے اللہ کے کلام کو رد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کیساتھ تمسخر کیا۔ وہ دونوں قطعی کافر ہیں ان پر اللہ کی، اور اس کے فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت۔

اور اسی کتاب الروضہ میں شیعوں کے پانچویں امام معصوم امام باقر کا یہ ارشاد شیخین کے بارے میں روایت کیا گیا ہے :-

فارقا الدنیا ولم یتوبا ولم یتذکرا ما صنعا بامیر المومنین علیہ السلام فعلیھما لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین (کتاب مذکور ص ۱۱۵ طبع لکھنؤ)

یہ دونوں دنیا سے چلے گئے اور انھوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا تھا۔ اس سے توبہ نہیں کی۔ اور اس کو یاد بھی نہیں کیا، تو ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت،

ملا باقر مجلسی شیعوں کے گیارہویں صدی ہجری کے بہت بڑے مجتہد اور محدث ہیں، علمائے شیعہ ان کو خاتم المحدثین کہتے اور سمجھتے ہیں۔ کثیر التصانیف ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ ان کی کتابیں شیعوں

---

[1] الجامع الکافی کے حصہ اول "اصول کافی" کے آخر میں اس کے مؤلف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی کا تذکرہ ہے جس میں کتاب کے بارے میں لکھا ہے یقال انہ عرض علی القائم فاستحسنہ (بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب امام معصوم (امام غائب) کے سامنے پیش کی گئی (یعنی ان کے خاص سفیر کے ذریعہ) انھوں نے اس کی تحسین فرمائی ـــ جب کہ ہم اہلسنت کی صحیح بخاری کو کسی معصوم کی تحسین و تصدیق حاصل نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دوسرے تمام مصنفوں سے زیادہ مقبول ہیں۔ ان کو شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم کہا جا سکتا ہے۔ خمینی صاحب نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں مذہبی معلومات حاصل کرنے کیلئے مجلسی کی فارسی کتابوں کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔ (کشف الاسرار ص ۱۲۱) ان مجلسی صاحب نے اپنی کتاب جلاء العیون میں حضرت علی مرتضیٰؓ سے منسوب کر کے ایک طویل روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

در جہنم تابوتے ہست کہ دوازدہ کس در آں تابوت ہستند شش کس از گزشتگان و شش نفر ازیں امت، و آں تابوت در چاہے ہست در قعر جہنم، و بر آں چاہ سنگے افتادہ است کہ حق تعالیٰ ہرگاہ بخواہد کہ جہنم را مشتعل سازد امر می فرماید کہ آں سنگ را از سر چاہ بردارند چوں سنگ را بر می دارند تمیع جہنم مشتعل شود از حرارت آں چاہ۔ پس من از حضور شما پرسیدم کہ آنہا کیستند؟ فرمود کہ اما از پیشینیاں پس ایں شش نفر قابیل و فرعون و نمرود، و پے کنندہ ناقہ صالح۔ و دو کس از بنی اسرائیل کہ بعد از موسیٰ و عیسیٰ دین ایشاں را تغیر دادند۔ و امت ایشاں را گمراہ کردند۔ اما ازیں امت پس دجال است و پنج نفر ابوبکر و عمر و ابوعبیدۃ بن الجراح و سالم مولی حذیفہ و سعد بن العاص۔

(جلاء العیون ص ۴۰۱ طبع ایران)

جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں، چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے اور وہ صندوق جہنم کے ایک آتشی کنوئیں میں ہے اور وہ کنواں ایک پتھر سے بند کر دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ جب جہنم کی آگ کو بھڑکانا چاہے گا۔ تو حکم فرمائے گا۔ کہ جس پتھر سے کنواں بند کیا گیا ہے۔ اس کو ہٹا دیا جائے جب وہ پتھر ہٹا دیا جائے گا۔ تو اس کنوئیں کی آگ سے سارا جہنم بھڑک اٹھے گا (آگے راوی کہتا ہے) میں نے حضرت امام سے پوچھا کہ وہ بارہ آدمی کون ہیں جو اس صندوق میں بند ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں قابیل۔ نمرود۔ فرعون۔ اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل۔ اور بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی جنھوں نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال اور ابوبکرؓ عمرؓ۔ ابوعبیدہؓ بن الجراح سالمؓ مولیٰ حذیفہ اور سعد بن العاص۔

مجلسی نے جہنم کے اس آتشی تابوت کی روایت جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ جن میں (معاذ اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخین بھی ہیں۔ اپنی دوسری کتاب "حق الیقین" میں بھی ذکر کی ہے (حق الیقین ص ۵۰۶)۔
اور "جلاء العیون" اور "حق الیقین" ہی میں ایک اور روایت ذکر کی ہے جس میں حضرات شیخین کے بارے میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ انھوں نے فرمایا تھا کہ۔

آں دو مرد اعرابی کہ ہرگز ایمان بخدا و رسول نیاوردہ بودند یعنی ابوبکر و عمر (جلاء العیون ص، حق الیقین ص)	وہ دو اعرابی جو خدا اور اس کے رسول پر ہرگز ایمان نہیں لائے یعنی ابوبکر اور عمر۔

اور جلاء العیون ہی میں مجلسی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ۔

ہیچ عاقل را مجال آں نیست کہ شک کند در کفر عمر۔ پس لعنت خدا و رسول بر ایشاں باد و بر ہر کہ ایشاں را مسلمان داند و ہر کہ در لعن ایشاں توقف نماید (جلاء العیون ص ۴۵)	کسی صاحب عقل کیلئے اس کی مجال اور گنجائش نہیں ہے کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا و رسول کی لعنت ہو عمر پر اور ہر اس شخص پر جو اس کو مسلمان جانے۔ اور ہر اس آدمی پر جو اس پر لعنت کرنے میں توقف کرے (یعنی لعنت کرنے سے زبان کو روکے)۔

ملا باقر مجلسی کی تصانیف جلاء العیون، حق الیقین، زاد المعاد، حیات القلوب وغیرہ سے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے متعلق اس طرح کی انتہائی زہریلی اور اشتعال انگیز روایتیں اور عبارتیں بلا مبالغہ سیکڑوں کی تعداد میں نقل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن غیر ضروری طوالت ہوگی۔ اس لئے "حق الیقین" سے صرف ایک روایت اور نقل کی جاتی ہے جو مجلسی نے شیخ مفید کی کتاب "اختصاص" کے حوالہ سے شیعوں کے چھٹے امام معصوم جعفر صادق کی روایت سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیان کی حیثیت سے نقل کی ہے ـــــ واضح رہے کہ شیعوں کے نزدیک شیخ مفید کا مقام یہ ہے کہ ان کے بارھویں امام غائب (امام مہدی) غار میں روپوش ہو جانے اور غیبت صغریٰ کا دور ختم ہو جانے کے بعد بھی شیخ مفید کو خطوط بھیجتے تھے جو کسی غیبی نامعلوم طریقے سے ان کو مل جاتے تھے۔ شیعوں کی معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" میں ان کے نام امام غائب کے وہ خطوط موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام غائب کے خاص معتمدین میں سے تھے [۱] اس لئے یہ سمجھنا غلط

---

[۱] امام غائب اور ان کے خطوط کے بارے میں یہ جو کچھ تحریر کیا گیا ہے۔ شیعوں کے عقیدہ کی بنیاد پر لکھا گیا ہے ہمارے نزدیک تو امام غائب کی شخصیت ہی ایک فرضی شخصیت ہے۔ اس کے لئے راقم سطور کی کتاب (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا کہ یہ روایت شیعوں کی معتبر ترین روایتوں میں سے ہے۔ اسی لئے اس کی طوالت اور اس کے مضمون کی انتہائی خباثت اور دل آزاری کے باوجود دل پر جبر کر کے اس پوری روایت کو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد) ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ۔

شیخ مفید در کتاب اختصاص از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمود کہ روزے بیروں رفتم از پشت کوفہ و قنبر در پیش روئے من راہ می رفت، ناگاہ ابلیس پیدا شد۔ گفتم من کہ عجب پیر گمراہ شقی ہستی تو گفت چرا ایں را می گوئی یا امیر المومنین۔ بخدا سوگند تا حدیثے نقل کنم از خود و از خداوند عز و جل و در ما بین ما ثالثے نبود۔ بدرستیکہ چوں مرا بزمین فرستاد خدا بہ سبب آں خطائے کہ کردم۔ چوں بآسمانے چہارم رسیدم۔ ندا کردم کہ الٰہی و سیدی گمان ندارم کہ از من شقی تر خلقے آفریدہ باشی حق تعالیٰ وحی فرمود سوئے من کہ بلکہ آفریدہ ام خلقے را کہ از تو شقی تر است۔ برو بہ سوئے خازن جہنم تا صورت او را و جائے او را بہ تو

شیخ مفید نے "کتاب اختصاص" میں حضرت جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین (حضرت علی) علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دن میں شہر کوفہ کے پیچھے باہر گیا۔ اور قنبر (خادم و غلام) میرے آگے جا رہا تھا۔ کہ اچانک ابلیس میرے سامنے آگیا، میں نے اس سے کہا کہ عجیب گمراہ بدبخت ہے تو! اس نے کہا اے امیر المومنین آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم کہ میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں، جو میرے اور خداوند عز و جل کے درمیان ہوئی۔ اور ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب اللہ نے مجھے میری اس خطا کی بنا پر جو میں نے کی تھی آسمان سے زمین پر بھیجدیا۔ تو جب میں چوتھے آسمان پر پہونچا۔ تو میں نے خداوند عز و جل سے عرض کیا کہ اے میرے خدا اور میرے مالک و آقا، میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی اور بدبخت کوئی مخلوق پیدا کی ہوگی

بقیہ حاشیہ: "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" کا مطالعہ کیا جائے ص ۱۶۸ تا ۱۷۶ ___

شیخ مفید کے نام امام غائب کے جن خطوط کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے وہ احتجاج طبرسی طبع نجف اشرف جلد دوم کے صفحہ ۲۲۲ تا ۳۲۲ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعی دنیا میں ان کے ائمہ معصومین کے بعد شاید شیخ مفید ہی کا درجہ اور مرتبہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ نماید ۔ رفتم بسوئے مالک ۔ وگفتم خداوند ترا سلام میرساند ۔ وی فرماید کہ بمن بنمائے کسے راکہ از من شقی تراست مالک مرا برد بہ سوئے جہنم وسرپوش بالائے جہنم را برداشت ۔ آتشے سیاہ بیروں آمد کہ گماں کردم کہ مرا ومالک را خواہد خورد ۔ مالک بآں گفت کہ ساکن شو ۔ ساکن شد ۔ پس مرا برد بہ طبقہ دوم آتشے بیروں آمد ازاں سیاہ تر وگرم تر پس گفت ساکن شو ۔ ساکن شد وہم چنیں کہ بہر مرتبہ اے کہ میبرد از مرتبہ سابق تیرہ تر و گرم تر بود تا بہ طبقہ ہفتم برد ۔ آتشے ازاں بیروں آمد کہ گماں کردم کہ مرا ومالک را و جمیع آنچہ خدا آفریدہ است خواہد سوخت ، پس دست بدیدہ ہائے خود گزاشتم وگفتم ۔ اے مالک امر کن اورا کہ سرد وساکن شود ۔ وللا می میرم مالک گفت ۔ تو نخواہی مرد تا وقت معلوم ۔ پس صورت دومرد را دیدم کہ در گردن ایشاں زنجیر ہائے آتش بود وایشاں را بجانب بالا آویختہ بودند ۔ وبر سر آنہا گروہے ایستادہ بودند ۔ وگرز ہائے آتش دردست داشتند وبر ایشاں می زدند ۔ گفتم مالک اینہا کیستند ؟ گفت مگر نہ خواندی آنچہ در ساق عرش نوشتہ بود ۔ ومن دیدہ بودم کہ خدا بر ساق عرش دو ہزار سال پیش ازانکہ دنیا را یا آدم را خلق کند نوشتہ بود

تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو جہنم کے داروغہ کے پاس جاکر وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا ، اور میں نے اس سے کہا کہ خداوند عزوجل تجھ کو سلام کہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ مجھے اس آدمی کو دکھلا دے ۔ جو مجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو مجھے وہ جہنم کی طرف لے گیا اور جہنم کے اوپر جو سرپوش تھا ۔ وہ اس نے اٹھایا ۔ ایسے سیاہ رنگ کی ایسی آگ باہر نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے اور داروغہ جہنم کو بھی کھا جائے گی داروغہ جہنم نے اس سے کہا کہ ساکن ہوجا ۔ تو وہ ساکن ہوگئی ۔ پھر وہ مجھے جہنم کے دوسرے طبقہ میں لے گیا ۔ تو اس میں سے ایسی آگ نکلی جو پہلی والی آگ سے بھی زیادہ سیاہ اور گرم تھی ۔ تو داروغہ جہنم نے اس آگ سے کہا کہ ساکن ہوجا تو وہ ساکن ہوگئی ۔ اسی طرح داروغہ جہنم جس طبقے میں مجھے لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تیرہ وتار اور زیادہ گرم ہوتی ، یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا ۔ اس میں سے ایسی آگ نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے اور داروغہ جہنم کو بھی اور اللہ کی پیدا کی ہوئی تمام مخلوقات کو جلا کے بھسم کردیگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ایدتہ ونصرتہ بعلی
اینہا دو دشمن ایشاں و دو ستم کنندہ
بر ایشانند یعنی ابوبکر وعمر۔
(حق الیقین ص ۵۰۹ و ۵۱۰)

تو میں نے اس آگ کی دہشت اور خوف سے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لئے اور اس طرح آنکھیں بند کر لیں۔ اور میں نے داروغہ جہنم سے کہا کہ اس آگ کو حکم دو کہ یہ ٹھنڈی اور ساکن ہو جائے۔ ورنہ میں مر جاؤں گا، داروغہ جہنم نے کہا تو ہرگز اسوقت تک نہیں مرے گا۔ جبتک وہ وقت نہ آجائے جو تیری موت کے لئے خدا کی طرف سے مقرر ہے اور اس کے علم میں ہے (آگے ابلیس بیان کرتا ہے کہ) میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ انکی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں۔ اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے، اور ان کے سر پر دو گروہ کھڑے ہیں۔ اور آگ کے گرزان کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ ان دونوں آدمیوں پر آگ کے وہ گرز مارتے ہیں، میں نے کہا کہ اے داروغہ جہنم یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا کہ تو نے وہ نہیں پڑھا جو عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تھا (ابلیس کہتا ہے کہ) میں نے دیکھا تھا کہ خدا نے دنیا کے یا آدم کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے لکھا تھا کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ ونصرتہ بعلی" (کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، اور محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے محمد کی مدد علی کے ذریعہ کی اور قوت بخشی) یہ دونوں آدمی (جن کے گلے میں آتشی زنجیریں ہیں، اور جن پر آگ کے گرزوں کی مار پڑ رہی ہے) یہ دونوں علی کے دشمن اور ان پر ظلم وستم کرنے والے ہیں۔ یعنی یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم سطور ناظرین کرام سے معذرت خواہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے متعلق ایسی خبیث و دلآزار عبارتیں اور روایتیں ان کے سامنے پیش کیں۔ جن کا مطالعہ یقیناً انتہائی تکلیف کا باعث ہوگا۔ خود راقم سطور نے کتابوں میں ان کا مطالعہ انتہائی قلبی اذیت کے ساتھ کیا تھا اور شدید کراہت کے ساتھ ان کو اپنے قلم سے لکھا ہے۔ صرف اس لئے کہ شیعہ مذہب کی حقیقت اور اثنا عشریہ کا عقیدہ و مسلک صحیح طور پر سامنے آجائے اور کسی شک شبہ کی گنجائش نہ رہے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ اس سلسلہ میں یہاں پیش کیا گیا ہے۔ وہ محض "مشتے نمونہ از خروارے" ہے اس سلسلہ کی اسی طرح کی چند اور انتہائی دل آزار اور خبیث روایتیں راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں صفحہ ۱۹۵ سے صفحہ ۲۱۹ تک دیکھی جا سکتی ہیں۔ جو مجلسی کی تصانیف ہی سے نقل کی گئی ہیں۔ جو بلاشبہ شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم ہے۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے خمینی صاحب نے جس کی فارسی تصانیف کے مطالعہ کا شیعوں کو اپنی تصنیف "کشف الاسرار" میں مشورہ دیا ہے۔ اور ان پر اپنا اعتماد ظاہر کیا ہے (کشف الاسرار ص ۱۲۱) مجلسی کے بارہ میں پاکستان کے ایک بلند پایہ شیعہ مجتہد کا بیان بھی آگے درج کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں خمینی صاحب کے فرمودات بھی ملاحظہ ہوں

روح اللہ خمینی صاحب (جو شیعہ عالم اور مجتہد ہونے کے ساتھ اپنے نظریۂ "ولایۃ الفقیہ" کے مطابق امام غائب معصوم (امام مہدی) کے گویا قائم مقام بھی ہیں) ہمارے اس دور میں شیعہ مذہب کے سب سے بڑے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے بھی حضرات شیخین اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین صحابہ کرام کے بارہ میں تقیہ کی لاگ لپیٹ کے بغیر صفائی سے وہی عقیدہ ظاہر کیا ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی شیعوں کے ائمہ معصومین کی مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا ہے۔ خمینی صاحب نے اپنی معرکۃ الآرا فارسی تصنیف "کشف الاسرار" میں ص ۱۱۲ سے ۱۲۰ تک اس موضوع پر بہت طویل اور مفصل کلام کیا ہے۔ راقم سطور نے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں ان کی فارسی عبارتیں نقل کی ہیں۔ اور ان کی بقدر ضرورت وضاحت کی ہے اور آخر میں ان عبارتوں کا حاصل چند نمبروں میں لکھا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے یہاں صرف اسی کو نقل کر دینا کافی سمجھا ہے۔ خمینی صاحب کی اصل عبارتیں ان کی کتاب "کشف الاسرار" میں یا راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں (ص ۶۲ سے ۶۹ تک) دیکھی جا سکتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات شیخین اور عام صحابہ کرام کے بارے میں خمینی صاحب کے فرمودات کا حاصل

۱۔ شیخین ابوبکرؓ عمرؓ اور ان کے رفقار عثمان، ابو عبیدہ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انھوں نے بہ ظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا۔ (یہ چپکا رکھنا خود خمینی صاحب کی تعبیر ہے۔ ان کے الفاظ ہیں "کہ آنہا نیکہ سالہا در طمع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانیدہ بودند") ——— کشف الاسرار ص ۱۱۲

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان کا جو منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتدا ہی سے سازش کرتے رہے۔ اور انھوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا (کشف الاسرار ص ۱۱۲-۱۱۴)

۳۔ اگر بالفرض قرآن میں صراحت کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت و خلافت کے لئے حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے جس کے لئے انھوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول اللہؐ سے چپکا رکھا تھا۔ اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جو داؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے۔ اور فرمان خداوندی کی پرواہ نہ کرتے (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۴۔ قرآنی احکام اور خداوندی فرمان کے خلاف کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی۔ انھوں نے بہت سے قرآنی احکام کی مخالفت کی اور خداوندی فرمان کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس سلسلہ میں خمینی صاحب نے "مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآنی" اور "مخالفتہائے عمر با قرآن" کے عنوانات قائم کر کے (اپنے خیال کے مطابق) ان کی مخالفت قرآن کی مثالیں بھی دی ہیں۔
کشف الاسرار ص ۱۱۵ و ۱۱۹

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اگر وہ اپنا مقصد (حکومت واقتدار) حاصل کرنے کے لئے قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) تو وہ ان آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔ وہ آیتیں ہمیشہ کے لئے قرآن سے غائب ہو جاتیں۔ اور وہ توریت وانجیل ہی کی طرح محرف ہو جاتا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۶۔ اگر وہ ان آیات کو قرآن سے نہ نکالتے، تب وہ یہ کر سکتے تھے اور یہی کرتے کہ ایک حدیث اس مضمون کی گھڑ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو سنا دیتے کہ آخری وقت میں آپ نے فرمایا تھا کہ امام وخلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ شوریٰ سے طے ہوگا اور علی جن کو امامت کے منصب کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ اور قرآن میں بھی اس کا ذکر کر دیا گیا تھا ان کو منصب سے معزول کر دیا گیا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

۷۔ اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ عمر ان آیات کے بارے میں کہہ دیتے کہ یا تو خود خدا سے ان آیتوں کے نازل کرنے میں۔ یا جبریل یا رسول خدا سے ان کے پہنچانے میں اشتباہ ہو گیا۔ یعنی غلطی اور چوک ہو گئی ——— (کشف الاسرار ص ۱۱۹ - ۱۲۰)

۸۔ خمینی صاحب نے (حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے) بڑے دردناک نوحہ کے انداز میں (حضرت عمر کے بارے میں) لکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے آخری وقت میں اس نے آپ کی شان میں ایسی گستاخی کی جس سے روح پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا۔ اور آپ دل پر اس صدمہ کا داغ لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس موقع پر خمینی صاحب نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر وزندقہ کا ظہور تھا۔ اس موقع پر خمینی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

"ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر وزندقہ ظاہر شدہ" (کشف الاسرار ص ۱۱۹)

۹۔ اگر یہ لوگ (یعنی شیخین اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل اور ابولہب کا موقف اختیار کر کے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ عام صحابہ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک و شامل، ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرات وہمت نہیں تھی

(کشف الاسرار ص ۱۱۹۔ ۱۲۰)

خمینی صاحب کے بیانات جو ان کی کتاب "کشف الاسرار"[1] کے حوالہ سے سطور بالا میں آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ ان کے سامنے آجانے کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرات شیخین اور ان کے خاص رفقا رسابقین اولین صحابہ کرام کے بارہ میں ان کا عقیدہ بھی وہی ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی روایات سے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ سب (معاذ اللہ) کافر و منافق ایمان سے قطعی محروم خالص دنیا پرست تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع میں انھوں نے منافقانہ طور پر صرف زبان سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ باطن میں وہ اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ

---

[1] خمینی صاحب کی یہ تصنیف کشف الاسرار "فارسی میں" قریبا ساڑھے تین سو صفحات کی کتاب ہے یہ پہلی دفعہ ایران میں سنہ ۱۳۶۲ھ میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد بھی برابر شائع ہوتی رہی خمینی صاحب کے برپا کئے ہوئے انقلاب کے بعد کے طبع شدہ ایڈیشن کا نسخہ بھی خود راقم سطور نے دیکھا ہے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت" میں بنگلہ دیش کے ایک صاحب کی اطلاع کی بنیاد پر راقم سطور نے لکھا تھا کہ "یہ کتاب نایاب ہے یا نایاب کر دی گئی ہے" بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ اطلاع غلط تھی خمینی صاحب کی یہ کتاب ایران میں برابر چھپی اور بازاروں میں فروخت ہوتی رہی ہے اب بھی ملتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی ایسے یقین کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آئی جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے، اس میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے، جیسی اگلی آسمانی کتابوں، تورات، انجیل وغیرہ میں ہوئی تھی وہ بعینہ وہ کتاب بھی نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمائی گئی تھی۔ اثنا عشریہ کی حدیث کی ان کتابوں میں جن میں ان کے ائمہ معصومین کی روایات جمع کی گئی ہیں (جن پر مذہب شیعہ کا دارو مدار ہے) خود ان کے اکابر محدثین و مجتہدین کے بیان کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جن سے قرآن کا محرف ہونا ثابت ہوتا ہے، اور ان کے ان علماء و مجتہدین نے جو اثنا عشری مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں اپنی کتابوں میں اعتراف کیا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں، اور تحریف قرآن پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے، جس میں کوئی ابہام و اشتباہ نہیں ہے اور یہ کہ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اسی مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیسری صدی ہجری کے آخر بلکہ چوتھی صدی کے قریباً نصف تک پوری شیعی دنیا کا یہی عقیدہ رہا۔ اس صدی کے قریباً وسط میں سب سے پہلے صدوق ابن بابویہ قمی (متوفی ۳۸۱ھ) نے اور اس کے بعد پانچویں صدی میں شریف مرتضیٰ (متوفی ۴۳۶ھ) اور شیخ ابو جعفر طوسی (متوفی ۴۶۰ھ) نے اور چھٹی صدی ہجری میں ابو جعفر طبرسی مصنف تفسیر "مجمع البیان" (متوفی ۵۴۸ھ) نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ وہ قرآن کو عام مسلمانوں کی طرح محفوظ اور غیر محرف مانتے ہیں لیکن شیعی دنیا نے ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا بلکہ ائمہ معصومین کی متواتر اور صریح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے رد کر دیا۔ مختلف زمانوں میں شیعوں کے اکابر و اعاظم علماء و مجتہدین نے قرآن کے محرف ہونے کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب جو مطالعہ میں آئی۔ وہ شیعوں کے ایک بڑے مجتہد اور خاتم المحدثین علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب ہے جس کا نام ہے "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" یہ عربی زبان میں باریک قلم سے لکھی ہوئی قریباً چار سو صفحات کی کتاب ہے اس کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے۔ دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں، اس کے علاوہ ان کتابوں کی طویل فہرست دی ہے جو مختلف زمانوں میں شیعہ اثنا عشریہ کے اکابر علماء و مجتہدین نے موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں۔ اس کے مطالعہ کے بعد اس میں شک نہیں رہتا۔ کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ قرآن پاک کے بارے میں یہی ہے کہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف ہوئی ہے، اور ہر طرح کی تحریف محقق ہے۔ اور اثنا عشری فرقہ کے جن لوگوں نے خاص کر جن علماء و مصنفین نے تحریف کے عقیدے سے انکار کیا ہے۔ اس کی سمجھ میں آنے والی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکتی کہ انھوں نے یہ انکار کچھ مصلحتوں کے تقاضے سے کیا ہے یعنی تقیہ کیا ہے (یہ بات خود شیعوں کے اکابر علماء و مجتہدین نے لکھی ہے۔ جیسا کہ آگے معلوم ہو جائے گا)

یہ کتاب مصنف نے تیرھویں صدی کے آخر میں اس وقت لکھی تھی جب شیعہ اثنا عشریہ کے بہت سے علماء نے ازراہ مصلحت مبنی قرآن پاک میں تحریف کے اپنے عقیدہ سے انکار کی پالیسی اختیار کر لی تھی علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی نے اس کو ائمہ معصومین اور اثنا عشری مذہب سے انحراف سمجھا، اور اس کی تردید ضروری سمجھی۔ اور یہ کتاب لکھی۔ یہ کتاب مصنف کی زندگی ہی میں ایران میں طبع ہوئی تھی، اسی کا عکس لیکر حال ہی میں پاکستان میں اس کو طبع کر دیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کتاب نے کسی شیعہ کے لئے تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ اس کے چند اقتباسات بھی انشاء اللہ آئندہ کے صفحات میں پیش کئے جائیں گے۔ پہلے اثنا عشریہ کی حدیث کی معتبر ترین کتابوں سے ان کے ائمہ معصومین کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن میں صراحت کے ساتھ قرآن پاک میں تحریف اور تغیر و تبدیل کا ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن میں تحریف کے بارے میں "ائمہ معصومین" کے ارشادات

(۱) سورۂ بقرہ کے شروع ہی میں آیت ۲۳ ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ اس آیت کے بارے میں شیعوں کی اصح الکتب "اصول کافی" میں ان کے پانچویں "امام معصوم" امام باقر کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے۔

نزل جبرئیل بھذہ الایۃ علی محمد صلی اللہ علیہ والہ ھکذا وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)	جبرئیل امین یہ آیت اس طرح لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے تھے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے موجودہ قرآن کو مرتب کیا یا کرایا۔ (یعنی حضرات خلفائے ثلاثہؓ) انھوں نے اس آیت میں سے "فی علی" کے الفاظ نکال دیئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) سورۂ طٰہٰ کی آیت ۱۱۵ اس طرح ہے "وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ ....
اصول کافی میں روایت ہے کہ اثنا عشریہ کے چھٹے "امام معصوم" جعفر صادق نے قسم کھا کے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی .... هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه وآله۔ (اصول کافی ص ۲۶۳)

مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے پورا خط کشیدہ حصہ نکال دیا گیا ہے۔

(۳) سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں آیت ہے "وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا" اصول کافی ہی میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ ومن یطع الله ورسوله فی ولایة علی والائمة من بعده فقد فاز فوزا عظیما
مطلب یہ ہوا کہ اس آیت میں سے فی ولایة علی والائمة من بعدہ کے الفاظ نکال دیئے گئے۔

(اصول کافی ص ۲۶۲)

(۴) موجودہ قرآن پاک میں سورۂ نساء کی آیت ۱۷۰ اس طرح ہے "يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا" اصول کافی میں ہے کہ اس آیت کے بارے میں امام باقر نے ارشاد فرمایا۔

نزل جبرئیل بهذه الآیة هکذا .... یا ایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایة علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایة علی فان لله ما فی السماوات وما فی الارض۔ (اصول کافی ۲۶۰)

امام باقر کے اس ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں "فی ولایة علی" اور "بولایة علی" کے الفاظ تھے اور اس طرح اس میں امیر المومنین علی کی ولایت وامامت پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور اس کے انکار کو کفر قرار دیا گیا تھا۔ لیکن موجودہ قرآن کو مرتب کر کے امت کے سامنے پیش کرنے والوں (خلفائے ثلاثہؓ) نے آیت میں سے یہ الفاظ نکال دیئے۔

اثنا عشریہ کی اسی "اصح الکتب" اصول کافی سے اس طرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں ان کے ائمہ معصومین نے قرآنی آیات میں اس طرح کی تحریف اور قطع وبرید کا قسمیں کھا کھا کر دعویٰ فرمایا ہے۔ یہاں اس سلسلہ کی صرف ایک ہی روایت اور ملاحظہ فرمائی جائے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ والہ سبعۃ عشر الف آیۃ (اصول کافی ۶۷۱)

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر لے کر نازل ہوئے تھے۔ اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں۔

موجودہ قرآن پاک میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل آیات چھ ہزار سے کچھ ہی اوپر ہیں (ساڑھے چھ ہزار بھی نہیں ہیں) لیکن امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ اصلی قرآن جو جبرئیل علیہ السلام لے کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ پر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ مطلب یہ ہوا کہ موجودہ قرآن کو مرتب کرکے امت کے سامنے پیش کرنے والوں نے دو تہائی کے قریب قرآن غائب کر دیا۔ اصول کافی کے شارح علامہ قزوینی نے اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے

مراد آنست کہ بسیارے از آں قرآن ساقط شدہ۔ و در مصاحف مشہورہ نیست (ص ۷۱ شرح اصول کافی جزء ششم ص ۷۵ طبع لکھنؤ)

امام جعفر صادق کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اصل قرآن میں سے بہت سا حصہ ساقط اور غائب کر دیا گیا۔ اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔

اصول کافی کی یہ صرف پانچ روایتیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ اسی کتاب کی اس طرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جا سکتی ہیں ــــ اب آپ حضرات کی خدمت میں اثنا عشریہ کی بعض دوسری معتبر کتابوں سے بھی ان کے ائمہ معصومین کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن میں قرآن میں تحریف اور قطع برید کی بات صفائی اور صراحت سے فرمائی گئی ہے۔

"تفسیر عیاشی" شیعوں کی قدیم مستند ترین تفسیر ہے۔ اس کے حوالے سے "تفسیر صافی" میں امام باقر کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

لولا انہ زید فی القرآن ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی (تفسیر صافی جلد اول ص ۱۳)

اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پر ہم ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔

اور اسی صفحہ پر "تفسیر عیاشی" کے حوالے سے امام جعفر صادق کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

لو قرء القرآن کما انزل لالفیتنا فیہ مسمیین (تفسیر صافی جلد اول ص ۱۳)

اگر قرآن اسی طرح پڑھا جاتا جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا تو تم اس میں ہم ائمہ کا تذکرہ نام بنام پاتے

پانچویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر شیعہ محدث و فقیہ احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی کی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"الاحتجاج" بھی مذہب شیعہ کی خاص معتمد اور معتبر کتابوں میں سے ہے۔ اس میں روایت ہے کہ ایک زندیق نے قرآن پاک پر اپنے چند اعتراضات امیر المومنین علی علیہ السلام کے سامنے پیش کئے، آپ نے ان سب کے جوابات دیئے۔ ان میں اس زندیق کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ سورۂ نساء کی آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ ..... الآیۃ نحوی قاعدہ سے جملہ شرطیہ ہے لیکن شرط و جزاء میں جو جوڑ اور ربط ہونا چاہیئے وہ اس آیت میں بالکل نہیں ہے امیر علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔

ھو مما قدمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن۔ و بین القول فی الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب والقصص اکثر من ثلث القرآن۔

(احتجاج طبرسی جلد اول ص ۱۲۰ طبع نجف اشرف)

یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ) "ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی" اور "فانکحوا ما طاب لکم من النساء" کے درمیان ایک تہائی سے زیادہ قرآن تھا، جس میں خطاب تھا اور قصص تھے (منافقین نے وہ سب ساقط اور غائب کر دیا)

"احتجاج طبرسی" کی اسی روایت میں ہے کہ اس زندیق کے بعض دوسرے اعتراضات کے جواب میں بھی امیر علیہ السلام نے یہی تحریف والی بات فرمائی لیکن ان سب کا نقل کرنا غیر ضروری ہے۔

تحریف سے متعلق "ائمہ معصومین" کی روایات کے اس سلسلہ کو اسی پر ختم کیا جاتا ہے۔ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اثنا عشریہ کے اکابر محدثین و مجتہدین کے بیان کے مطابق ان کی حدیث کی کتابوں میں دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی روایات ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے اور ہر طرح کی ہوئی ہے۔

اب اس مسئلہ سے متعلق چند ان اکابر علمائے شیعہ کے بیانات پیش کئے جاتے ہیں۔ جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ شیعوں کے عظیم المرتبت محدث و فقیہ سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری نے اپنی کتاب "الانوار النعمانیہ" میں اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے کلام کیا ہے اور صفائی اور صراحت کے ساتھ اور مدلل طور پر بتلایا ہے کہ موجودہ قرآن کے بارہ میں اثنا عشریہ کا کیا عقیدہ ہے۔

قرآن مجید کی قراءات سبعہ (وہ سات قرأتیں) جو شیعوں کے علاوہ ساری امت مسلمہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک متواتر ہیں۔ اور ان کا یہ تواتر ہی مسلمانوں کے اس ایمان و یقین کی بنیاد ہے کہ موجودہ قرآن بعینہٖ وہی قرآن ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور آپ سے امت کو ملا۔ ان قراءت سبعہ کے تواتر کا انکار کرتے ہوئے شیعوں کے یہ جلیل القدر محدث و فقیہ نعمت اللہ الجزائری تحریر فرماتے ہیں :-

ان تسلیم تواترها عن الوحی الالٰهی و کون الکل قد نزل به الروح الامین یفضی الی طرح الاخبار المستفیضة بل المتواترة الدالة بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن کلاماً و مادةً و اعراباً مع ان اصحابنا رضوان الله علیهم قد اطبقوا علی صحتها والتصدیق بها۔ نعم قد خالف فیها المرتضیٰ والصدوق والشیخ الطبرسی وحکموا بان ما بین دفتی هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غیر ولم یقع فیه تحریف ولا تبدیل ....

(مطلب یہ ہے کہ) ان قراءات سبعہ کو متواتر تسلیم کرنے اور ان کو بعینہٖ وحی الٰہی اور جبریل امین کے ذریعہ نازل شدہ مان لینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم شیعوں کی ان تمام مشہور بلکہ متواتر حدیثوں کو جو صفائی اور صراحت کے ساتھ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں اس کی عبارتوں اور اس کے کلمات اور اعراب میں بھی تحریف ہوئی ہے (ان سب حدیثوں کو) نامعتبر قرار دیکر رد کر دینا پڑیگا حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ ہمارے اکابر و مشائخ متقدمین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ یہ حدیثیں صحیح ہیں اور تحریف کے بارہ میں جو کچھ ان میں بتلایا گیا ہے وہ برحق اور واقعہ کے مطابق ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں ہاں ہمارے مشائخ متقدمین میں سے شریف مرتضیٰ اور صدوق اور شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہی موجودہ قرآن بعینہٖ وہ قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا اور اس میں کسی طرح کی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

آگے سید نعمت اللہ الجزائری صفائی کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

والظاهر ان هذا القول صدر منهم لاجل مصالح کثیرة ... کیف وهؤلاء

اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہمارے ان حضرات (شریف مرتضیٰ۔ صدوق۔ شیخ طبرسی) نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعلام رووا في مؤلفاتهم اخبارا كثيرة تشتمل على وقوع تلك الامور في القرآن وان الآية هكذا انزلت ثم غيرت الى هذا ۔

یہ بات بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے (اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف) کہی ہے۔ یہ ان کا عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ خود انھوں نے اپنی کتابوں میں بڑی تعداد میں وہ حدیثیں روایت کی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں مذکورہ بالا ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے۔ اور یہ کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ پھر اس میں یہ تبدیلی کر دی گئی

سید نعمت اللہ الجزائری اسی سلسلہ کلام میں (اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے اور موجودہ قرآن بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی) آگے لکھتے ہیں۔

انه قد استفاض في الاخبار ان القرآن كما انزل لم يؤلفه الا امير المؤمنين عليه السلام بوصية من النبي صلى الله عليه وآله فبقي بعد موته ستة اشهر مشتغلا بجمعه فلما جمعه كما انزل اتى به الى المتخلفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقال هذا كتاب الله كما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا اليك ولا الى قرآنك ...... فقال لهم علي عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه احد حتى يظهر ولدي المهدي عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات

بہت سی حدیثوں میں جو درجۂ شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں یہ وارد ہوا ہے کہ قرآن جس طرح نازل ہوا تھا۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد پورے چھ مہینے اسی میں مشغول رہ کر جمع کیا تھا جب آپ نے اس کو جمع کر لیا۔ تو اس کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد امیر المومنین کی امامت وخلافت سے منحرف ہو کر خلیفہ بن گئے تھے، آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ بعینہ وہ کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی تھی تو عمر بن الخطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اس کو کبھی نہ دیکھ سکو گے۔ اور کوئی بھی نہ دیکھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كثيرة وهو خال من التحريف۔

سکے گا اس وقت تک کہ جب میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ وہ اس قرآن کو ظاہر کریگا۔ اس میں بہت سی زیادتیاں ہیں۔ اور وہ تحریف سے بالکل خالی ہے۔

سید نعمت اللہ الجزائری نے آگے کلینی کی "اصول کافی" سے وہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں امام جعفر صادق کی روایت سے یہ پورا واقعہ بیان کیا گیا ہے جس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ

فاذا قام قرأ كتاب الله على حده واخرج المصحف الذى كتبه على عليه السلام

جب مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ کتاب اللہ قرآن کو اس کی صحیح صورت میں پڑھیں گے۔ اور قرآن کا وہ نسخہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے جو علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔

جزائری نے پوری روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے

والاخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جدا۔

اور اس مضمون کی جو حدیثیں روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اسی سلسلہ کلام میں سید نعمت اللہ الجزائری نے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام" کے جمع کئے ہوئے اور لکھے ہوئے قرآن کے بارے میں اپنے ائمہ معصومین کی روایات کی روشنی میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب ہمارے مولا صاحب الزماں (مہدی) ظاہر ہوں گے۔

فيرتفع هذا القرآن من ايدى الناس الى السماء ويخرج القرآن الذى الفه امير المومنين على عليه السلام

(الانوار النعمانیہ جلد دوم ص۳۶۱ تا ۳۶۴ طبع ایران)

تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائیگا کسی کے بھی ہاتھ میں (اس کا نسخہ) نہیں رہے گا اور صاحب الزمان (مہدی) اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع اور مرتب فرمایا تھا۔

سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری شیعہ اثنا عشریہ کے عظیم المرتبت محدث و فقیہ ہیں[1]۔ انھوں

---

[1] الانوار النعمانیہ کے شروع میں "ترجمۃ المولف" کے زیر عنوان ۱۰ صفحات میں سید نعمت اللہ الجزائری کا تذکرہ ہے۔ اس میں موصوف کے بارے میں ان اکابر و اعاظم علمائے شیعہ کے بیانات نقل کئے گئے ہیں جو باتی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے اس بیان میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کا اعتراف بلکہ دعویٰ کیا ہے

(۱) یہ کہ قراءات سبعہ (وہ ساتوں قراءتیں) جنکے تواتر کی بنیاد پر موجودہ قرآن کو متواتر اور یقینی طور پر کتاب اللہ مانا جاتا ہے متواتر نہیں ہیں۔ لہٰذا موجودہ قرآن بھی متواتر نہیں ہے۔ اور وحی الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تواتر ثابت نہیں ہے۔

(۲) ہمارے ائمہ معصومین کی وہ روایتیں جو بتلاتی ہیں کہ موجودہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے متواتر ہیں اور تحریف پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے جس میں کوئی ابہام و اشتباہ نہیں ہے۔

(۳) ہمارے اصحاب (یعنی اثنا عشری فرقہ کے اکابر و مشائخ متقدمین) کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ تحریف کی یہ روایتیں صحیح ہیں۔ اور وہ ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ (یعنی انہی روایات کے مطابق ان کا عقیدہ ہے)۔

(۴) ہمارے علماء متقدمین میں سے شریف مرتضیٰ، صدوق، اور شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ اور موجودہ قرآن کو ہی اصل قرآن کہا ہے۔ اور اس میں تحریف اور کسی تبدیلی کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ انھوں نے بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے (یعنی تقیہ کیا ہے)

راقم سطور عرض کرتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے شیعہ علماء و مجتہدین نے بھی بالعموم تحریف کے عقیدہ سے انکار کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن حقیقت وہی ہے جو ان کے اس عظیم المرتبت محدث اور مجتہد نے صفائی کے ساتھ ظاہر کی ہے۔

(۵) اصلی قرآن وہ تھا اور وہی ہے جو امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جمع اور مرتب کیا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت پر غاصبانہ طور پر قبضہ کرنے والوں نے اس کو قبول نہیں کیا تو حضرت امیر علیہ السلام

بقیہ حاشیہ ۱۔ ہیں جو بلاشبہ شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان سب کے بیانات اس پر متفق ہیں کہ سید نعمت اللہ الجزائری اثنا عشریہ کے نہایت بلند پایہ عالم و مصنف، جلیل القدر و عظیم المرتبت محدث و فقیہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو الانوار النعمانیہ " ص ب زیر عنوان جمل الثناء علیہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس قرآن کو کسی کو بھی نہ دکھانے کا فیصلہ کر لیا۔ (وہ رازدارانہ طور پر ایک امام سے دوسرے امام کو منتقل ہوتا رہا) اور اب وہ بارہویں امام غائب (مہدی) کے پاس ہے۔ (جو غار میں روپوش ہیں) اس میں موجودہ قرآن کے مقابلہ میں زیادات ہیں (یعنی ایسے بہت سے مضامین ہیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں) جب وہ (مہدی) ظاہر ہوں گے۔ تو وہ اسی اصلی اور مکمل قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ اور اس وقت موجودہ قرآن کے سارے نسخے آسمان کی طرف اٹھائے جائیں گے کسی کے ہاتھ میں اس کا کوئی نسخہ نہیں رہے گا ــــــ موجودہ قرآن مجید کے بارے میں یہ ہے شیعہ اثنا عشریہ کا اصل عقیدہ جو ان کے اس جلیل القدر محدث و فقیہ نے صفائی کے ساتھ اور اپنے نزدیک مدلل طور پر بیان کیا ہے۔

اس کے بعد شیعوں کے ایک دوسرے عظیم المرتبت محدث اور مجتہد علامہ حسین محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" سے چند عبارتیں آپ حضرات کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ــــــ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس کتاب کا موضوع ہی جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے، موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنا ہے۔ یہ چار سو صفحے کی ضخیم کتاب ہے اس کے مصنف نے اپنے دعوے کے ثبوت میں شیعی نقطہ نظر سے دلائل کے گویا انبار لگا دیئے ہیں۔ اگر اس میں سے وہ عبارتیں نقل کی جائیں۔ جو یہاں نقل کرنے کے لائق ہیں تو کم از کم پچاس صفحات پر آئیں گی۔ لیکن یہاں صرف چند ہی عبارتیں نقل کی جائیں گی۔

قرآن میں تورات و انجیل ہی کی طرح تحریف ہوئی ہے

مصنف نے نمبر وار وہ دلائل پیش کئے ہیں۔ جن سے ان کے نزدیک قرآن میں تحریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ۴ پر انھوں نے ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو یہ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے۔ جس طرح تورات و انجیل میں ہوئی تھی۔ اس سلسلہ کلام کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الامر الرابع ذکر اخبار خاصة فیها دلالة او اشارة علی کون القرآن	اور چوتھی بات ہے اثنا عشریہ کی ان روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كالتوراة والانجيل في وقوع التحريف والتغيير فيه وركوب المنافقين الذين استولوا على الامة فيه طريقة بني اسرائيل فيهما وهي حجة مستقلة لاثبات المطلوب (فصل الخطاب ص)

اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے، اور جو یہ بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے اور حاکم بن گئے تھے (ابوبکر و عمر وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارہ میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ و انجیل میں تحریف کی تھی۔ اور یہ ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے

آگے مصنف نے اکابر علماء شیعہ کی کتابوں کے حوالہ سے کئی صفحوں میں وہ روایات نقل کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قرآن میں اسی طرح کی تحریف کی گئی جیسی تحریف حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے بعد تورات و انجیل میں کی گئی تھی

متقدمین علماء شیعہ سب ہی تحریف کے قائل اور مدعی ہیں
صرف چار وہ ہیں جنھوں نے تحریف سے انکار کیا ہے

علامہ نوری طبرسی نے اسی فصل الخطاب میں زیر عنوان "المقدمة الثالثه" (تیسرا مقدمہ) لکھا ہے کہ ہمارے علماء میں اس مسئلہ میں کہ قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہے یا نہیں۔ دو قول مشہور ہیں۔ پھر اس کی تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الاول وقوع التغيير والنقصان فيه وهو مذهب الشيخ الجليل علي بن ابراهيم القمي شيخ الكليني في تفسيره صرح بذلك في اوله وملأ كتابه من اخباره مع التزامه في اوله بان لا يذكر فيه الا ما رواه مشائخه

پہلا قول یہ ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل ہوا ہے اور کمی ہوئی ہے (یعنی کچھ حصہ اس میں سے ساقط اور غائب کیا گیا ہے) اور یہ مذہب ہے ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی کے شیخ علی بن ابراہیم قمی کا۔ انھوں نے اپنی تفسیر کے شروع ہی میں اس کو صراحت اور صفائی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وثقاته ومذهب تلميذه ثقة الاسلام الكليني رحمه الله على ما نسبه اليه جماعة لنقله الاخبار الكثيرة الصريحة في هذا المعنى في كتاب الحجة خصوصا في باب النكت والنتف من التنزيل والروضة من غير تعرض لردها او تاويلها

(فصل الخطاب ص ٢٥)

لکھا ہے اور اپنی کتاب کو تحریف (ثابت کرنے والی) روایات سے بھر دیا ہے۔ اس انھوں نے اس کا التزام کیا ہے کہ وہ اپنی اس کتاب میں وہی روایات ذکر کریں گے جن کو وہ اپنے مشائخ اور ثقہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہی مذہب ان کے شاگرد ثقۃ الاسلام کلینی رحمۃ اللہ کا جیسا کہ علماء کی ایک جماعت نے ان کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب الجامع الکافی "کتاب الحجہ" میں اور بالخصوص اس کے باب النکت والنتف من التنزیل" اور کتاب الروضہ" میں بہت بڑی تعداد میں وہ روایات (ائمہ معصومین سے) نقل کی ہیں۔ جو صراحتہً تحریف پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر نہ تو انھوں نے ان روایات کو رد کیا ہے اور نہ ان کی کوئی تاویل کی ہے۔

اس عبارت میں علامہ نوری طبرسی نے تحریف کے قائل علمائے متقدمین میں سے سب سے پہلے صرف ان دو کا ذکر کیا ہے (ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی) واضح رہے کہ یہ دونوں حضرات وہ ہیں جنھوں نے شیعی نظریہ کے مطابق غیبت صغریٰ کا پورا زمانہ پایا ہے [1]۔ بلکہ ان کے تذکرہ نویسوں کے بیان کے مطابق ان دونوں نے گیارہویں امام حسن عسکری کا بھی کچھ زمانہ پایا ہے [2]

---

[1] یعنی وہ زمانہ جبکہ شیعی عقیدہ کے مطابق امام غائب کے پاس ان کے سفیروں اور ایجنٹوں کی خفیہ آمد و رفت ہوتی تھی۔ (تفصیل اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" صفحہ ۱۲۶ پر دیکھی جا سکتی ہے)۔

[2] اصول کافی کے آخر میں اس کے مؤلف محمد بن یعقوب رازی کلینی کا تذکرہ ہے اس میں لکھا ہے کہ "فانظر انه قد عنه ادرک تمام الصغرى بل بعض ایام العسکری علیه السلام ایضا" (اصول کافی طبع لکھنؤ ص ۶۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد علامہ طبرسی نے پورے پانچ صفحے میں دوسرے ان متقدمین اکابر علماء شیعہ کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اپنی تصانیف میں تحریف اور تغیر و تبدل کا دعویٰ کیا ہے، ان کی تعداد تیس چالیس سے کم نہ ہوگی، زیادہ ہی ہوگی۔ اس سب کے بعد مصنف نوری طبرسی نے لکھا ہے:

ومن جميع ما ذكرنا ونقلنا بتتبعي القاصر يمكن دعوى الشهرة العظيمة بين المتقدمين وانحصار المخالفين فيهم باشخاص معينين يأتي ذكرهم قال السيد المحدث الجزائري في الانوار ما معناه ان الاصحاب قد اطبقوا على صحة الاخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادةً واعراباً والتصديق بها. نعم خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي۔ (فصل الخطاب ص ۳۰)

اور ہم نے اپنی محدود تلاش اور محدود مطالعے سے (تحریف کے بارے میں شیعہ اکابر علمائے متقدمین کے) جو اقوال نقل کئے، ان کی بنا پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے علمائے متقدمین کا یہی مذہب عام طور سے مشہور تھا (کہ قرآن میں تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے) اور اس کے خلاف رائے رکھنے والے بس چند متعین اور معلوم افراد تھے جن کا ناموں کے ساتھ ابھی ذکر آجائے گا۔ (آگے مصنف نوری طبرسی نے سید نعمت اللہ الجزائری کی کتاب الانوار النعمانیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا) ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ مشہور بلکہ متواتر روایات جو صراحۃً بتلاتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی اس کی عبارت میں بھی اس کے الفاظ اور اعراب میں بھی وہ روایات صحیح ہیں، اور ان روایات کی تصدیق (یعنی ان کے مطابق عقیدہ رکھنے) میں بھی ہمارے اصحاب کے درمیان اتفاق ہے ہاں اس میں صرف شریف مرتضیٰ اور صدوق اور شیخ طبرسی نے اختلاف کیا ہے۔

آگے اختلاف کرنے والوں میں مصنف نے ان تین حضرات کے علاوہ چوتھا نام ابوجعفر طوسی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور تحریف سے انکار کے سلسلہ میں ان سب کی عبارتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کرکے مصنف نے سب کا جواب دیا ہے۔
ملحوظ رہے کہ یہ چاروں حضرات، ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی سے کافی متاخر ہیں۔ پھر ان میں سب سے متاخر ابو علی طبرسی ہیں۔ (ان کا سنہ وفات ۵۴۸ھ ہے) انھوں نے تحریف سے انکار کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا تھا اس کا جواب دینے کے بعد مصنف علامہ نوری طبرسی نے لکھا ہے:

والی طبقته لم یعرف الخلاف صریحا الا من هذه المشائخ الاربعه (فصل الخطاب ص۳۴)	اور ابو علی طبرسی کے طبقہ تک (یعنی چھٹی صدی ہجری کے وسط تک) ان چار مشائخ کے سوا کسی کے متعلق بھی معلوم نہیں ہوا کہ انھوں نے اس مسئلہ میں صراحۃً اختلاف کیا ہو (یعنی قرآن میں تحریف ہونے سے صراحت کیساتھ انکار کیا ہو)

راقم سطور نے عرض کیا تھا کہ مصنف نے اپنے عقیدہ اور نقطۂ نظر کے مطابق قرآن میں تحریف واقع ہونے پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں ـــــ اسی سلسلہ میں دلیل ۱۲ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تحریف کی روایتیں دو ہزار سے زیادہ

الدلیل الثانی عشر الاخبار الواردة فی الموارد المخصوصة من القرآن الدالة علی تغییر بعض الکلمات والآیات والسور باحدی الصور المتقدمة وهی کثیرة جداً حتی قال السید نعمت اللّٰه الجزائری	بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے خاص خاص مقامات کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اسکی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے۔ جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے (جلیل القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی بعض مؤلفاته کما حکی عنه ان الاخبار الدالة علی ذالك تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتها جماعة کالمفید والمحقق الداماد والعلامة المجلسی وغیرهم بل الشیخ ایضا صرح فی التبیان بکثرتها بل ادعی تواترها جماعة یاتی ذکرهم (فصل الخطاب ص۲۲۷)

محدث) سید نعمت اللہ الجزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان کی نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید اور محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں بصراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ بلکہ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے جن کا آگے ذکر آئے گا ۔ ان روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔

روایات تحریف کے تواتر کا دعویٰ کرنیوالے اکابر علماء شیعہ

پھر کتاب کے آخر میں ان اکابر و اعاظم علمائے شیعہ کا مصنف نے ذکر کیا ہے جنھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل کی روایتیں متواتر ہیں ۔ اور بلاشبہ ان کا یہ دعویٰ شیعہ حضرات کی کتب حدیث کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے مصنف رقمطراز ہیں :

وقد ادعی تواتره (ای تواتر وقوع التحریف والتغییر والنقص) جماعة منهم المولی محمد صالح فی شرح الکافی حیث قال فی شرح ما ورد "ان القرآن الذی جاء به جبرئیل الی النبی سبعة عشر الف آیة

اور قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل اور اس کو ناقص کئے جانے (کی روایات کے) متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔ ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے ، ان میں سے ایک مولانا محمد صالح ہیں ۔ انھوں نے کافی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفی روایة سلیم ثمانیة عشر الف آیة "ما لفظه "واسقاط لبعض القرآن و تحریفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنی، کما یظهر لمن تامل فی کتب الاحادیث من اولها الی آخرها

جس میں فرمایا گیا ہے کہ: جو قرآن رسول اللہ پر جبریل لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں (اور اسی حدیث کی سلیم کی روایت میں بجائے سترہ ہزار کے اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) آیات بتلائی گئی ہیں) اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد صالح نے فرمایا ہے:

"اور قرآن میں تحریف اور اس کے بعض حصوں کا ساقط کیا جانا ہمارے طریقوں سے تواتر معنوی ثابت ہے، جیساکہ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جس نے ہماری حدیث کی کتابوں کا اول سے آخر تک غور سے مطالعہ کیا ہے۔

ومنهم الفاضل قاضی القضاة علی بن عبد العالی عــلی ما حکی عنه السید فی شرح الوافیه ....

اور انہی علماء میں سے (جنھوں نے قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کی حدیثوں کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے) ایک قاضی القضاۃ علی بن عبد العالی بھی ہیں جیساکہ جناب سید نے شرح وافیہ میں ان سے نقل کیا ہے۔

ومنهم الشیخ المحدث الجلیل ابو الحسن الشریف فی مقدمات تفسیره

اور انہی میں سے ایک شیخ محدث جلیل ابو الحسن الشریف ہیں انھوں نے بھی اپنی تفسیر کے مقدمات میں ان روایات کے معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔

ومنهم العلامة المجلسی قال فی مرآة العقول فی شرح باب انه لم یجمع القرآن کله الا الائمة علیهم

اور ہمارے انہی علماء کبار میں سے (جنھوں نے تحریف کی روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے) ایک علامہ مجلسی بھی ہیں انھوں نے اپنی کتاب "مرآۃ العقول" میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام بعد نقل کلام المفید ما لفظه والاخبار من طرق الخاصة والعامة فی النقص والتغییر متواترة وبخطه علی نسخة صحیحة من الکافی کان یقرءها علی والدہ وعلیہما خطہما فی اٰخر کتاب فضل القرآن عن قول الصادق "القرآن الذی جاء به جبرئیل علی محمد سبعة عشر الف آیة" ما لفظہ لا یخفی ان ھذا الخبر وکثیر من الاخبار الصحیحة صریحة فی نقص القرآن وتغییرہ وعندی ان الاخبار فی ھذا الباب متواترة معنی وطرح جمیعھا یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار رأسا۔ بل ظنی ان الاخبار فی ھذا الباب لا یقصر عن اخبار الامامة فکیف یثبتونھا بالخبر

فصل الخطاب

ص ۳۲۸-۳۲۹

اصول کافی کے باب "انه لم یجمع القرآن کله الا الائمة علیہم السلام" کی شرح میں شیخ مفید کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کیے جانے کے بارے میں احادیث و روایات جو شیعوں اور غیر شیعوں کی سندوں سے روایت کی گئی ہیں وہ متواتر ہیں۔ اور اصول کافی کے اس نسخہ پر جو انھوں نے اپنے والد کے سامنے پڑھا (اور اس پر ان دونوں کے قلم کی تحریر ہے) کتاب فضل القرآن کے خاتمہ پر جہاں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے کہ جو قرآن جبرئیل محمدؐ کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) آیتیں تھیں" علامہ مجلسی نے اپنے قلم سے لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ حدیث اور اس کے علاوہ بہت سی صحیح حدیثیں صراحت کے ساتھ یہ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کی گئی ہے ۔۔۔ (اس کے آگے علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ) میرے نزدیک اس باب میں حدیثیں معنی کے لحاظ سے متواتر ہیں۔ اور ان سب کو نظر انداز کرنے اور ناقابل اعتماد قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ احادیث و روایات پر سے اعتماد بالکل اٹھ جائے گا۔ (اور احادیث کا سارا ذخیرہ ناقابل اعتبار ہو جائے گا) بلکہ میرا گمان ہے کہ اس باب کی (یعنی قرآن میں تحریف اور کمی و تبدیلی کی) حدیثیں مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت کی حدیثوں سے کم نہیں ہیں۔ پھر (جب متواتر حدیثوں کو بھی نظر انداز کیا جا سکے گا، تو مسئلہ امامت کو (جو مذہب شیعہ کی اساس وبنیاد ہے) احادیث وروایات سے کیوں کر ثابت کیا جا سکے گا۔

علامہ نوری طبرسی کی "فصل الخطاب" سے جو عبارتیں یہاں نقل کی گئیں، ان سے مندرجہ ذیل چند باتیں ایسی صراحت اور صفائی کے ساتھ معلوم ہوئیں۔ جن میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں۔

۱۔ یہ کہ قرآن میں اسی طرح کی تحریف، قطع وبرید اور تبدیلی ہوئی ہے، جیسی کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی آسمانی کتابوں تورات وانجیل میں کی تھی۔

۲۔ شیعہ اثناعشریہ کی حدیث کی کتابوں میں تحریف کی روایتیں دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ ہیں۔

۳۔ متقدمین علمائے شیعہ سب ہی تحریف کے قائل ہیں۔ صرف چار ہیں جنھوں نے تحریف سے انکار کیا ہے (جن کے بارے میں سید نعمت اللہ الجزائری نے لکھا ہے کہ انھوں نے یہ انکار بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے کیا ہے ان کا عقیدہ یہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے)

۴۔ شیعوں کی اصح الکتب "الجامع الکافی" کے مؤلف ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی (جنھوں نے غیبت صغریٰ کا پورا زمانہ پایا۔ اور کچھ زمانہ گیارہویں امام معصوم حسن عسکری کا بھی پایا) ــــ اور ان کے علاوہ عام طور سے شیعوں کے علمائے متقدمین اس کے قائل ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے!

۵۔ اثناعشریہ کے بہت سے ان بلند پایہ علماء ومجتہدین نے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف کی حدیثیں متواتر ہیں۔ اور مذہب شیعہ کے ترجمان اعظم ملا باقر مجلسی کے بیان کے مطابق ان کی تعداد اثناعشری مذہب کی اساس وبنیاد مسئلہ امامت کی حدیثوں سے کم نہیں ہے۔ ان کو ناقابل اعتبار قرار دیکر نظر انداز کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے حدیث کے سارے ذخیرہ سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور امامت کا مسئلہ بھی بے بنیاد ہو جائے گا، کسی طرح اس کو ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ (کیونکہ اس کی بنیاد روایات ہی پر ہے)

واقعہ یہ ہے کہ علامہ نوری طبرسی کی اس کتاب "فصل الخطاب" کے مطالعہ کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات آفتاب نیمروز کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے کہ کسی اثنا عشری شیعہ کے لئے اثنا عشری رہتے ہوئے قرآن میں تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے اس فرقہ کے جو لوگ تحریف کے عقیدہ سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے انکار کی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جا سکتی کہ یا تو وہ تقیہ کرتے ہیں (جو اثنا عشری مذہب میں صرف جائز نہیں، بلکہ واجب و فرض اور گویا جزو ایمان ہے)¹ یا اپنے مذہب کی بنیادی کتابوں سے بھی ناواقف اور بے خبر ہیں۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ "فصل الخطاب" کے مصنف یہ علامہ طبرسی شیعوں کے بڑے عالی مقام محدث اور مجتہد تھے، شیعی دنیا میں ان کو عظمت اور تقدس کا جو مقام حاصل تھا، اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۳۲۰ھ میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کو نجف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عمارت میں دفن کیا گیا۔ جو شیعہ حضرات کے نزدیک "اقدس البقاع" یعنی روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے، جہاں صرف ایسے ہی شیعہ اکابر و مشائخ دفن ہو سکتے ہیں جن کو شیعی دنیا میں عظمت و تقدس اور مقبولیت کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہو، اور ان کو ائمہ معصومین کا خاص درجہ کا وارث و نائب مانا جاتا ہو۔

---

¹ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ شیعہ اثنا عشری مذہب میں تقیہ کا کیا مقام ہے اور اس کی کیسی تاکید ہے اور اس کی کیا حقیقت ہے۔ نیز ائمہ معصومین کے تقیہ کے واقعات معلوم کرنے کے لئے راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں تقیہ کا بیان ص ۲۲۶ سے ص ۲۴۰ تک دیکھا جائے۔ یہاں بھی صدوق ابن بابویہ قمی کے رسالہ اعتقادیہ کی ایک عبارت ملاحظہ فرمالی جائے۔

والتقية واجبة لا يجوز رفعها الى ان يخرج القائم فمن تركها قبل خروجه فقد خرج من دين الله تعالى ومن دين الامامية وخالف الله ورسوله والائمة .

(رسالہ اعتقادیہ مع اردو شرح احسن الفوائد ص ۴۲۲ طبع سرگودھا پاکستان)

تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور ہو، تو جو کوئی ان کے ظہور سے پہلے اس کو ترک کریگا تو وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ (یعنی شیعہ اثنا عشریہ) کے دین سے نکل جائے گا۔ اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول پاک کی اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی اثنا عشری شیعہ کے لئے تحریف سے انکار

اور موجودہ قرآن پر ایمان از روئے عقل بھی ممکن نہیں

اثنا عشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا وہ ان کے ائمہ معصومین کی صریح و متواتر روایات اور ان کے متقدمین و متاخرین اکابر علماء و مجتہدین کے تحریری بیانات کی بنیاد پر عرض کیا گیا ــــ اب آخر میں یہ عرض کرنا ہے کہ کسی اثنا عشری کے لئے اثنا عشری عقائد رکھتے ہوئے تحریف سے انکار اور اہل سنت کی طرح قرآن پر ایمان از روئے عقل بھی ممکن نہیں ہے، اور اس کے سمجھنے کے لئے کسی خاص درجہ کی ذہانت اور باریک بینی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہر معمولی عقل رکھنے والا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے، غور فرمایا جائے۔

گزشتہ صفحات میں حضرات شیخین (صدیق اکبر و فاروق اعظم) نیز ذی النورین حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بارے میں اثنا عشریہ کے ائمہ معصومین کی جو روایات اور ان کے اکابر علماء و مجتہدین کے جو بیانات ان کی کتابوں سے نقل کئے جا چکے ہیں ان سے معلوم ہو چکا ہے کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ کافر و منافق تھے، اور اگلی امتوں اور اس امت کے بھی خبیث ترین کافروں سے بدتر درجہ کے کافر تھے۔ اور دوزخ میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہو رہا ہے ــــ اور گزشتہ صفحات ہی سے یہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے شیعوں کے امام اکبر روح اللہ خمینی صاحب نے حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے خاص رفقاء تمام اکابر صحابہ کے بارے میں اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" میں پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ بلکہ ادعائی انداز میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ ایک دن کے لئے بھی دل سے ایمان نہیں لائے تھے، بلکہ صرف حکومت اور اقتدار پر قبضہ کر لینے کی طمع اور ہوس میں منافقانہ طور پر اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات میں برابر اپنے اسی مقصد کے لئے سازشیں کرتے رہے۔ یہ ایسے بدکردار تھے کہ اس مقصد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنے کے لئے قرآن میں تحریف بھی کر سکتے تھے، آیتیں کی آیتیں اس میں سے حذف اور غائب کر سکتے تھے۔ جھوٹی حدیثیں گھڑ کے لوگوں کو سنا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی وقت یہ لوگ محسوس کرتے کہ مسلمان رہ کر حکومت پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اسلام سے رشتہ توڑ کر اور (ابوجہل وابولہب وغیرہ کی طرح) اسلام دشمنی کا موقف اختیار کرکے اور اسلام کے خلاف جنگ کرکے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو یہ ایسا ہی کرتے اور اسلام کے کھلے دشمن ہو کر مقابلہ میں آجاتے [1]

حضرات خلفائے ثلثہؓ اور ان کے رفقا کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ اثنا عشریہ یہ بھی مانتے ہیں۔ اور اس پر نوحہ و ماتم بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی منافق لوگ (جو دل سے آپ کے، آپ کے اہل بیت کے اور آپ کے دین کے دشمن تھے) اپنی سیاسی کرتب بازی سے خلیفہ بن کر غاصبانہ اور ظالمانہ طور پر حکومت پر قابض ہو گئے۔ پھر خلافت پر قابض ہو جانے کے بعد بھی یہ ایسے بدکردار رہے کہ جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمہ زہراؓ پر بھی طرح طرح کے ظلم ڈھائے (ظاہر ہے کہ یہ انتہائی درجہ کی شقاوت تھی) اور خمینی صاحب کے فرمانے کے مطابق یہ ظالم اپنے دور خلافت میں اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق کھلم کھلا قرآنی احکام کو انتہائی بے پروائی سے پامال کرتے رہے (کشف الاسرار ص ۱۱۵ تا ۱۱۹)

اس سب کے ساتھ اثنا عشریہ یہ بھی مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورے ۲۴ سال تک (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک) بلا شرکت

---

[1] خمینی صاحب کی وہ عبارتیں جن میں یہ سب کچھ فرمایا گیا ہے ان کی تصنیف کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ راقم سطور نے اپنی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں بھی یہ عبارتیں نقل کر دی ہیں (ص ۵۵ تا ۶۰)

[2] شیعہ مذہب کے ترجمان اعظم ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب جلاء العیون میں سیدہ فاطمہ زہراؓ پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر بڑے لرزہ خیز انداز میں کیا ہے۔ راقم سطور کی کتاب ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت کے صفحہ ۲۰۰ پر بھی اس کو دیکھا جا سکتا ہے — اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شیعہ علماء و مصنفین کو اس طرح کے افسانے گھڑنے میں کس درجہ کمال حاصل ہے —

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرے انہی لوگوں کا اقتدار رہا ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ و جانشین اور مسلمانوں کے فرماں روا کی حیثیت سے یہی سب کچھ کرتے رہے انہی کے اہتمام سے قرآن اس کتابی شکل میں مرتب اور شائع ہوا جس شکل میں وہ آج ہمارے سامنے ہے۔

اب غور فرمایا جائے کہ جس فرقہ یا جس شخص کا عقیدہ حضرات خلفائے ثلٰثہ کے بارے میں وہ ہو جو اثنا عشریہ کا اوپر بیان کیا گیا ـ کیا از روئے عقل یہ ممکن ہے کہ ان کے مرتب اور شائع کئے ہوئے قرآن کے بارے میں اس کا یہ ایمان و یقین ہو کہ یہ بعینہٖ وہی کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور اس میں اس کو مرتب اور شائع کرنے والوں نے (جو منافق تھے اور جن کا کردار وہ تھا جو اثنا عشری عقیدہ کے مطابق اوپر بیان کیا گیا) اپنی نفسانی اغراض و خواہشات کے تقاضے سے کوئی تحریف، کسی قسم کی قطع برید اور کمی یا زیادتی نہیں کی ہے؟ ــــ ظاہر ہے کہ ہر عقل رکھنے والا اس کا جواب یہی دیگا کہ یہ ممکن نہیں ہے ــــ ملحوظ رہے کہ ایمان اس یقین اور اس قلبی تصدیق کا نام ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو جیسطرح کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد شک شبہ کا امکان نہیں رہتا ـ

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا درجہ تو بہت اعلیٰ و بالا ہے ـ حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں وہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ جو اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے، قرآن کے بارے میں کسی درجہ کا اعتبار بھی نہیں ہو سکتا ـ اس مسئلہ کو کسی بھی قانون داں بلکہ کسی بھی باشعور انسان کے سامنے رکھدیا جائے تو وہ یہی جواب دے گا ـ

حاصلِ کلام

اثنا عشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ اثنا عشری مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں میں شیعوں کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے اکابر و اعاظم علماء و مجتہدین کی تصنیفات کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہی ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے ـ اس میں ہر طرح کی تحریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قطع برید ہوئی ہے ـــــ علاوہ ازیں ان کے لئے ازروئے عقل بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کو یقین کے ساتھ تحریف و تبدیل سے محفوظ بعینہ وہ کتاب اللہ مان سکیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی ۔ حضرات خلفائے ثلثہ اور ان کے رفقاء تمام اکابر صحابہ کے بارے میں ان کے عقیدہ نے قرآن پر ایمان ان کے لئے ناممکن بنا دیا ہے لہذا اب جو شیعہ علماء و مجتہدین تحریف کے عقیدہ سے انکار اور موجودہ قرآن پر ہم اہل سنت ہی کی طرح ایمان کا اظہار کرتے ہیں ۔ ان کے اس رویہ کی کوئی معقول اور قابل قبول توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ یہ ان کا تقیہ ہے ۔ جو شیعہ مذہب میں ان کے امام غائب (مہدی) کے ظہور کے وقت تک فرض و واجب اور گویا جزو ایمان ہے ۔ اس کی ایک روشن دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مشائخ متقدمین میں سے "الجامع الکافی" کے مؤلف ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے استاذ علی بن ابراہیم قمی اور "الاحتجاج" کے مؤلف احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی وغیرہ ان سب مشائخ متقدمین کو جن کا ذکر "فصل الخطاب" میں علامہ نوری طبرسی نے مدعیان تحریف کی حیثیت سے کیا ہے ، اور اسی طرح اپنے علمائے متاخرین میں ملا باقر مجلسی ، سید نعمت اللہ الجزائری ، علامہ قزوینی شارح اصول کافی ، اور علامہ نوری طبرسی جیسے ان سب حضرات کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں ـــ جو نہ صرف یہ کہ موجودہ قرآن کے محرف ہونے کے قائل ہیں بلکہ اس عقیدہ کے علمبردار ہیں ۔ اور جنھوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں ۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن کے محرف ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ قرآن پر ایمان سے محروم ہے ۔ اس کا شمار تو مومنین میں بھی نہ ہونا چاہیئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے لہٰذا وہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں

اثنا عشری مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد ایک یہ حقیقت بھی اسی طرح آنکھوں کے سامنے آتی ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کا عقیدۂ امامت جو اس مذہب کی اساس و بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے اور اس بارہ میں ان کا عقیدہ جمہور امت مسلمہ سے بالکل مختلف ہے۔ وہ "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں (جس طرح کہ قادیانی بھی قائل ہیں) لیکن اس کی حقیقت کے منکر ہیں۔ شیعوں اور قادیانیوں کے علاوہ امت کے تمام فرقوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نبوت و رسالت جس حقیقت اور جس مقام و منصب کا عنوان ہے اس کا سلسلہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ پر ختم فرما دیا ــــــ ہر نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث و نامزد اور بندوں کے لئے اللہ کی حجت ہوتا تھا۔ اس پر ایمان لانا نجات کی شرط ہوتا تھا، اس کو وحی کے ذریعہ اللہ کے احکام ملتے تھے، وہ معصوم ہوتا تھا، بندوں پر اس کی اطاعت فرض ہوتی تھی ـ صرف وہی اور بس اسی کی تعلیم امت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ اور مرجع و ماخذ ہوتا تھا اگر وہ صاحب کتاب ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب بھی نازل ہوتی تھی یہی نبوت کی حقیقت اور نبی کا مقام و منصب تھا اور جمہور امت محمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النبیین" ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے بعد یہ مقام و منصب کسی کو عطا نہیں ہوگا ــــ

لیکن شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ مقام و منصب اور یہ سب امتیازات بلکہ ان سے بھی بالاتر مقامات و درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بارہ اماموں کو حاصل ہیں۔ وہ نبیوں کی طرح بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کے بغیر اللہ کی حجت بندوں پر قائم نہیں ہوتی۔ وہ نبیوں ہی کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد، معصوم اور مفترض الطاعت ہیں، ان پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں پر ایمان لانا شرط نجات ہے۔ ان پر فرشتوں کے ذریعہ وحی بھی آتی ہے۔ اللہ کے احکام بھی آتے ہیں۔ ان کو معراج بھی ہوتی ہے۔ ان پر کتابیں بھی نازل ہوتی ہیں۔ یہ تو وہ صفات اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ہیں جن میں یہ "ائمہ معصومین" انبیاء علیہم السلام کے شریک اور ان کے برابر ہیں لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کو ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات اور کمالات بھی حاصل ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ دنیا ان ہی کے دم سے قائم ہے۔ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی یہ دنیا امام کے وجود سے خالی ہو جائے تو سب نیست و نابود ہو جائے۔ اور مثلاً یہ کہ ان کی پیدائش اس عام طریقہ اور عام راستہ سے نہیں ہوتی جس طریقہ اور راستہ سے عام انسانوں کی پیدائش ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ماؤں کی ران میں سے نکلتے ہیں۔ اور مثلاً یہ کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ان کی تکوینی حکومت ہے۔ یعنی ان کو "کن فیکون" کا اقتدار و اختیار حاصل ہے۔ اور یہ کہ ان کو اختیار ہے کہ جس چیز یا جس عمل کو چاہیں حلال یا حرام قرار دیدیں۔ اور مثلاً یہ کہ تمام ائمہ عالم ما کان و ما یکون ہیں، کوئی چیز ان سے مخفی نہیں۔ اور مثلاً یہ کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے وہ علوم بھی عطا ہوئے جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی نہیں دیئے گئے ہیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ دنیا اور آخرت کے مالک و مختار ہیں۔ جس کو چاہیں دیدیں۔ بخشدیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ اور مثلاً یہ کہ وہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جمہور امت محمدیہ کے نزدیک یہ شان انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں ہے بلکہ ان میں بعض تو وہ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں لیکن اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی یہی شان ہے اور یہ سب صفات و مقامات ان کو حاصل ہیں سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون ٥

ائمہ کی صفات و امتیازات اور ان کے بلند مقامات و درجات کے بارے میں یہ جو کچھ لکھا گیا وہ ان کی اصح الکتب "اصول کافی، کتاب الحجہ" کی روایات اور ان کے ائمہ معصومین کے ارشادات کا حاصل اور خلاصہ ہے، ان روایات و ارشادات کا متن اصل کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ راقم سطور کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں بھی (صفحہ ۱۱۹ سے ۱۶۵ تک) ان تمام روایات کا متن دیکھا جا سکتا ہے جو اصول کافی ہی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحوالہ صفحات نقل کیا گیا ہے۔

اپنے ائمہ کے ان ارشادات اور ان روایات ہی کے مطابق اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے اسی کے ساتھ وہ مانتے ہیں کہ ان اماموں کے لئے نبی کا لفظ نہیں بولا جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمادیا گیا ہے۔

ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد کسی صاحب عقل و دانش کو اس میں شک شبہ نہیں رہ سکتا کہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی ___ وہ تو امامت کے عنوان سے ترقی کے ساتھ جاری ہے۔ البتہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں کہا جائے گا۔ بس یہی ان کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیئے جانے کا تقاضا ہے، اثنا عشری مذہب کے ترجمان اعظم ان کے خاتم المحدثین علامہ باقر مجلسی نے اپنے ائمہ معصومین کی روایات کے حوالے سے صراحت اور صفائی کے ساتھ لکھا ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے بھی ثابت کیا ہے۔ اپنی کتاب "حیات القلوب" کی تیسری جلد میں (جو صرف امامت ہی کے موضوع پر ہے) تحریر فرماتے ہیں:

از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد۔ معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبری است۔

ائمہ کی بعض معتبر روایات سے جو انشاء اللہ اس کے بعد ذکر کی جائیں گی معلوم ہوجاتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے

آگے یہ علامہ مجلسی دلیل کے طور پر فرماتے ہیں:

چنانچہ حق تعالیٰ بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمودہ کہ انی جاعلک للناس اماما ___ (حیاۃ القلوب جلد سوم ص ۱۰ طبع ایران)

چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو نبوت عطا فرمانے کے بعد ان سے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ امامت نبوت سے آگے کے درجہ کی چیز ہے۔

اس کے چند سطر آگے علامہ مجلسی نے لکھا ہے

و از برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ و آنکہ آنجناب خاتم انبیا باشد منع اطلاق اسم پیغمبر مرادف آں نسبت بہ آنحضرت کردہ اند

اور حضرت رسالت پناہ کی تعظیم کے لئے اور اس وجہ سے کہ آنجناب خاتم انبیاء ہیں۔ نبی اور اس کے ہم معنی لفظ کے اطلاق کو حضرت امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حیات القلوب جلد سوم ص۲) پر منع کرتے ہیں ۔

علامہ مجلسی کی اس عبارت سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوگیا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ اپنے ائمہ کی احادیث وروایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے۔ اور ہمارے ہی زمانے کے پاکستان کے ایک بلند پایہ مجتہد علامہ محمد حسین نے شیخ صدوق کے رسالہ "العقائد" کی اردو میں ضخیم شرح لکھی ہے۔ اس میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ

> ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام انبیا اولو العزم وغیرہم سے افضل واشرف ہیں" (احسن الفوائد فی شرح العقائد ص[illegible] طبع پاکستان)

اور اس زمانے کے شیعی دنیا کے امام خمینی صاحب نے بھی "الحکومت الاسلامیہ" میں صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ

وان من ضروریات مذہبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل (الحکومت الاسلامیہ ص۵۲ طبع تہران)	ہمارے مذہب (شیعہ اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہونچ سکتا ۔

علامہ مجلسی، علامہ محمد حسین اور خمینی صاحب کی ان تصریحات کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کا مقام ومرتبہ انبیا علیہم السلام سے بالاتر ہے اور وہ ان اعلیٰ مقامات اور بلند تر درجات پر فائز ہیں جن تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی بھی رسائی نہیں ہوسکتی ۔ اور یہ کہ ان ائمہ پر نبی کے لفظ کا اطلاق اس وجہ سے نہیں کیا جاسکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ فی الحقیقت عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی ہے ۔

اس حقیقت کو کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی نفی کرتا ہے، اور وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے فی الحقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتب شیعہ کے مطالعہ اور اپنی خداداد فکر وبصیرت سے یقین کے ساتھ سمجھا اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے ۔ "تفہیمات الٰہیہ" میں ارقام فرماتے ہیں ۔

امام باصطلاح ایشاں معصوم مفترض الطاعۃ	شیعہ اثنا عشریہ کی اصطلاح اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند، پس درحقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء میگفتہ باشند ۔
(تفہیمات الہیہ صفحہ ۲۴۴ ج ۲)

عقیدہ میں امام کی شان یہ ہے کہ وہ معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور مخلوق کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے، اور شیعہ امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں پس فی الحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں ۔

اس موضوع سے متعلق راقم سطور نے اوپر جو کچھ عرض کیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد انشاء اللہ کسی کو بھی حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اس نتیجہ فکر کے بارے میں کوئی شک شبہ نہیں رہے گا کہ شیعہ اپنے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں ـــــ آگے انشاء اللہ حضرت شاہ صاحب کی تصنیف "مسویٰ شرح موطا امام مالکؒ" کی عبارت نقل کی جائے گی جس میں انھوں نے اس بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کو زنادقہ اور مرتدین کے زمرہ میں شمار کیا ہے

حاصل کلام: حضرات علماء شریعت واصحاب فتویٰ کی خدمت میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حاصل یہ ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ سے ان کے یہ تین عقیدے ایسے یقین کے ساتھ جس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں ۔

ایک یہ کہ شیخین (حضرت صدیق اکبرؓ وفاروق اعظمؓ) کے بارہ میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر ومنافق تھے بلکہ اگلی امتوں کے شدید ترین کافروں، نمرود اور فرعون وہامان، اور اس امت کے خبیث ترین کافروں ابولہب وابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر ہے

دوسرا یہ کہ موجودہ قرآن محرف ہے، اس میں ہر طرح کی تحریف اور کمی بیشی ہوئی ہے ۔ یہ بعینہٖ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا یہ کہ ان کا بنیادی عقیدہ امامت ختم نبوت کی قطعی نفی کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں، اگرچہ زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ جس طرح قادیانی بھی آپ کو خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

اس کے بعد یہ عاجز راقم سطور متقدمین و متاخرین علماء و فقہاء کی چند عبارتیں بھی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دینا مناسب سمجھتا ہے جن میں شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد ذکر کر کے ان کے بارے میں شرعی فیصلہ فرمایا گیا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں متقدمین و متاخرین اکابر علمائے امت اور فقہائے کرام کے فیصلے اور فتوے

امام ابن حزم اندلسیؒ متوفی ۴۵۶ھ

امام ابن حزم اندلسی نے "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں امامیہ یعنی شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں تحریر فرمایا ہے

ومن قول الامامیۃ کلھا قدیما وحدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ مالیس منہ ونقص منہ کثیر وبدل کثیر	اور پورا فرقہ امامیہ، ان کے متقدمین اور متاخرین سب اس کے قائل ہیں کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اس میں وہ بڑھایا اور شامل کر دیا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور بہت کچھ کم بھی کر دیا گیا ہے اور بہت تبدیلی اور تحریف کی گئی ہے۔
(الفصل فی الملل والاھواء والنحل ص ۱۸۲ ج ۴)	

اور انہی امام ابن حزم نے اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ اسلام اور قرآن پر عیسائیوں کے کچھ اعتراضات نقل کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ:

ان الروافض یزعمون ان اصحاب نبیکم بدلوا القرآن واسقطوا منہ وزادوا فیہ	مسلمانوں ہی کے ایک فرقہ روافض (شیعوں) کا خیال اور دعویٰ ہے کہ تمہارے نبی کے صحابیوں نے قرآن میں تحریف کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا اور اضافہ بھی کیا (لہذا تمہارا قرآن محفوظ اور قابل اعتبار نہیں)

امام ابن حزم نے عیسائیوں کے تمام اعتراضات کا بالترتیب جواب دیا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمایا:۔

واما قولهم في دعوى الروافض بتبديل القراءات فان الروافض ليسوا من المسلمين۔

(الفصل لابن حزم جلد ۲ ص۸۰)

اور ان عیسائیوں نے جو یہ کہا ہے کہ روافض کا دعویٰ ہے کہ قرآن میں تبدیلیاں کی گئی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ روافض (شیعہ) مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں وہ فی الحقیقت غیر مسلم ہیں۔

قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ

قاضی عیاض مالکیؒ نے کتاب الشفاء میں شیعوں ہی کے بارے میں کلام کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

نقطع بتكفير كل قائل قال قولا يتوصل به الى تضليل الامة وتكفير جميع الصحابة۔

(کتاب الشفاء جلد ۲ ص۲۳۶)

اور جو شخص ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں امت گمراہ قرار پائے اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہوتی ہو تو ہم ایسے شخص کو قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے (اور ظاہر ہے کہ اثنا عشریہ کا یہی موقف ہے)

اور یہی قاضی عیاضؒ اسی کتاب میں آگے تحریر فرماتے ہیں۔

وكذلك من انكر القرآن او حرفا منه او غير شيئا منه او زاد فيه

ج ۲ ص ۲۸۹

اور اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیتے ہیں جو قرآن کا انکار کرے یا اس کے ایک حرف ہی کا انکار یا اس کے کسی کلمہ کو بدلے یا اس میں اضافہ کرے (جیسا کہ اثنا عشریہ کی بیشمار روایات میں ہے جو راقم سطور کی کتاب میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی جا سکتی ہیں)۔

اور اسی سلسلۂ کلام میں آگے فرماتے ہیں:

وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم ان الائمة افضل من الانبياء
(ج ۲ ص ۲۹۰)

اور اسی طرح ہم ان غالی شیعوں کی ان کے اس عقیدہ کی وجہ سے بھی قطعی تکفیر کرتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے بالاتر ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ متوفی ۵۶۱ھ

"غنیۃ الطالبین" حضرت قدس سرہٗ کی معروف تصنیف ہے۔ اس میں حضرت نے ایک فصل قائم فرمائی ہے جس کا عنوان ہے

فصل فی الفرق الضالة عن طريق الهدى (ان فرقوں کے بیان میں جو گمراہ ہوگئے) ــــ اس فصل میں خوارج اور پھر شیعوں کے مختلف فرقوں کے ذکر کے بعد ارقام فرمایا ہے۔

والذى اتفقت عليه طوائف الرافضة وفرقها اثبات الامامة عقلا وان الامامة نص وان الائمة معصومون من الآفات والغلط والسهو والخطاء ..... ومن ذلك تفضيلهم عليا على جميع الصحابة وتنصيصهم على امامته بعد النبى صلى الله عليه وسلم وتبريهم عن ابى بكر وعمر وغيرهما من الصحابة الا نفرا منهم ..... ومن ذلك

اور روافض (شیعوں) کے تمام فرقوں اور گروہوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کا مسئلہ امامت از روئے عقل بھی ثابت ہے اور امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے صریح حکم سے ہوتا ہے اور یہ کہ امام ہر طرح کی آفات سے اور غلطی اور بھول چوک سے بھی معصوم ہوتے ہیں ..... اور ان شیعوں کے انہی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو تمام صحابہ سے افضل مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لئے ان کو اللہ و رسول کی طرف سے صراحت کے ساتھ امام بنا دیا گیا تھا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضاد عماد ضمان الامة ارتدت بتركهم امامة على الاستة نفر وهم على وعمار والمقداد بن الاسود وسلمان الفارسی ورجلان اخران ...... ومن ذلك قولهم ان للامام ان يقول لست بامام فى حال التقية .... وان الاموات يرجعون الى الدنيا قبل يوم الحساب .... و من ذلك ان الامام يعلم كل شئ ما كان وما يكون من امر الدنيا والدين حتى عدد الحصى وقطر الامطار وورق الاشجار وان الائمة تظهر على ايديهم المعجزات كالانبياء عليهم السلام

(غنية الطالبين ۱۵۶، ۱۵۷)

اور وہ بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور ان کے علاوہ تمام ہی صحابہ کرام سے سوائے گنتی کے چند آدمیوں کے، اور ان کے گمراہانہ اور اسلام سوز عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام و خلیفہ نہ ماننے اور نہ بنانے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت مرتد ہوگئی سوائے چھ آدمیوں کے اور وہ چھ یہ ہیں علی، عمار، مقداد بن الاسود سلمان فارسی اور دو اور آدمی (بس یہ چھ ہی مسلمان رہے باقی سب مرتد ہوگئے)۔

اور ان کے عقائد فاسدہ میں سے یہ بھی ہے کہ امام کے لئے جائز ہے کہ وہ تقیہ کرکے کہہ دے کہ میں امام نہیں ہوں .... اور ان کا ایک فاسد عقیدہ، عقیدہ رجعت بھی ہے[1] ...... اور ان کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے، یہاں تک کہ دنیا بھر کے سنگ ریزوں اور کنکریوں اور بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد

[1] عقیدہ رجعت کی تفصیل راقم سطور کی کتاب میں ص ۲۴۳ پر دیکھی جا سکتی ہے، بلکہ حضرات علمائے کرام کی خدمت میں راقم سطور کی گزارش ہے کہ اگر شیعوں کی کسی کتاب میں ان کے اس عقیدہ کی تفصیل نظر سے نہیں گزری ہے تو راقم سطور کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ حضرات علمائے کرام کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بھی ان کو علم ہوتا ہے اور اماموں کے ہاتھ پر انبیاء علیہم السلام کی طرح معجزات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

آگے حضرت شیخ قدس سرہ نے اسی سلسلہ کلام میں شیعوں کے مختلف فرقوں اور ان کے عقائد کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ شیعوں اور یہودیوں کے درمیان افکار واطوار میں بہت مشابہت اور مماثلت ہے، پھر اس کی بہت سی مثالیں دی ہیں اس سلسلہ بیان کے آخر میں فرمایا ہے۔

والیهود حرفت التوراة وکذلك الرافضة حرفوا القرآن لانهم قالوا القرآن غير وبدل وخولف بين نظمه وترتيبه واُحيل عما انزل عليه وقرء على وجوه غير ثابتة عن الرسول وانه قد نقص منه وزيد فيه (غنية الطالبين ص۱۹۲)	اور یہودیوں نے تورات میں تحریف کی ایسے ہی روافض نے قرآن کو محرف کیا۔ کیونکہ انھوں نے دعویٰ کیا کہ قرآن میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے اور اس کی ترتیب میں الٹ پلٹ کیا گیا ہے اور وہ جیسا نازل ہوا تھا اس کو بدل دیا گیا ہے اور وہ اس طرح پڑھا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور اس میں کمی بھی کی گئی ہے اور اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اپنی معروف تصنیف الصارم المسلول میں ارقام فرماتے ہیں۔

وقال القاضی ابو یعلی الذی علیه الفقهاء فی سب الصحابة ان کان مستحلا لذلك کفر وان لم یکن مستحلا فسق ولم یکفر سواء	اور قاضی ابو یعلی نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر فقہا کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بدبخت صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرے اس کو جائز سمجھ کر تو وہ کافر ہے اور اگر جائز نہیں سمجھتا (گناہ ہی جانتا ہے دبس بدتمیزی نے بک دیا ہے) تو کافر نہیں ہوگا لیکن فاسق اور سخت گنہگار ہوگا۔ خواہ یہ گستاخی یہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يكفرهم او طعن في دينهم مع اسلامهم	کہ انکو کافر کہے یا ان کو مسلمان مانتے ہوئے ان کی دینی حیثیت کو مجروح کرے اور ان کو بددین کہے ،

اسی سلسلۂ کلام میں آگے فرماتے ہیں ،

وقطع طائفة من الفقها من اهل الكوفة وغيرهم بقتل من سب الصحابة وكفر الرافضة	اور کوفہ کے نقہا کے ایک طبقہ نے قطعیت کے ساتھ فتویٰ دیا ہے[1] کہ صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والا (اگر اسلامی حکومت ہو تو) سزائے موت کا مستحق ہے نیز انھوں نے فتویٰ دیا ہے روافض کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا ۔
قال محمد يوسف الفريابي وسئل عمن شتم ابابكر قال كافر، قيل نيصلى عليه قال لا ۔	اور محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی بکے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہے ۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے ؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں ۔

شیخ الاسلام اسی سلسلہ میں آگے فرماتے ہیں ؛ ۔

قال ابوبكر بن هانى لا توكل ذبيحة الرافضة والقدرية كما لا توكل ذبيحة المرتد مع انه توكل ذبيحة الكتابى	امام ابوبکر ابن ہانی نے فرمایا کہ روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں جیسے کہ مرتد کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ۔ حالانکہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ذبیحہ کھانا جائز ہے روافض اور قدریہ کا ذبیحہ کھانا اس لئے

---

[1] ملحوظ رہے کہ روافض کے بارے میں کوفہ کے علماء و فقہا کا فیصلہ و فتویٰ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوفہ رفض اور تشیع کا مرکز رہا ہے ۔ اس لئے وہاں کے علماء و فقہاء روافض کے عقائد و احوال سے زیادہ واقف رہے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لان ھؤلاء یقومون مقام المرتد — جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے
(الصارم المسلول ص۵۹) — یہ مرتدین میں ہیں۔

علامہ علی قاریؒ متوفی ۱۰۱۴ھ علامہ علی قاری نے "شرح فقہ اکبر" میں ان عقائد اور ان فرقوں کا بیان کرتے ہوئے جن کے کفر پر ائمہ اور علماء کا اجماع ہے۔ تحریر فرمایا،

من جحد القرآن ای کلہ او سورۃ منہ او آیۃ — اور جو شخص قرآن کا انکار کرے پورے قرآن کا یا اس کی کسی ایک سورت کا یا ایک ہی آیت کا (وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے)
(شرح فقہ اکبر ملا علی ص۳۰۳)

اور انہی علامہ علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے حوالہ سے مظاہر حق کے تتمہ میں نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے زمانے کے روافض اور خوارج کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ:

انھم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اھل السنۃ والجماعۃ فھم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ بحوالہ تتمہ مظاہر حق) — یہ لوگ اکثر صحابہ کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں چہ جائے کہ اہل سنت وجماعت پس ایسے لوگوں کے کفر پر سب کا اجماع ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

علامہ بحر العلوم لکھنویؒ علامہ ممدوح کی "مسلم الثبوت" کی شرح "فواتح الرحموت" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو شیعوں کے عقیدہ تحریف قرآن کا علم نہیں تھا۔ شیعی عالم ابو علی طبرسی کی تفسیر جامع البیان کے مطالعہ سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل نہیں ہے۔ اس کے جمع کرنے اور ترتیب دینے والے صحابہ کی تقصیر اور کوتاہی سے اس کے کچھ حصے غائب ہو گئے (اگرچہ خود اس مصنف کو اس عقیدہ سے اختلاف ہے) بہر حال ابو علی طبرسی کی اس کتاب کے مطالعہ سے جب علامہ بحر العلوم کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے تحریر فرمایا

فمن قال بھذا القول فھو کافر لانکارہ الضروری — جو اس کا قائل ہو اور جس کا یہ عقیدہ ہو وہ کافر ہے کیونکہ وہ ایک ایسی حقیقت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فواتح الرحموت ص۳۱۸ (طبع نولکشور لکھنؤ) منکر ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اسکو سمجھ لینا چاہیئے۔

علامہ کمال الدین المعروف بابن الہمام متوفی ۸۶۱ھ

علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ باب الامامۃ میں تحریر فرمایا ہے:

وفی الروافض ان من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ عنہما فھو کافر (فتح القدیر ج۱ ص۲۴۸ طبع مصر)

اور روافض کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر وہ حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ سے صرف افضل مانتا ہے تو بدعتی ہے اور اگر صدیق اکبر یا عمر فاروق کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے

فتاوی عالمگیری

فتاوی عالمگیری جو سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کے دور حکومت میں ان کے حکم سے علماء و اصحاب فتوی کی ایک جماعت نے مرتب کیا اس میں ہے۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین و یلعنھما العیاذ باللہ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لایکون کافرا الا انہ مبتدع۔

رافضی اگر شیخین (حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے (العیاذ باللہ) تو وہ کافر ہے اور اگر اس کا حال یہ ہو کہ وہ حضرت علی کو شیخین سے افضل مانتا ہو تو کافر نہیں ہے مبتدع یعنی بدعتی ہے۔

اسی سلسلہ کلام کے آخر میں فرمایا گیا ہے

وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین (فتاوی عالمگیری جلد۲ ص۲۶۴،۲۶۳ طبع ہند)

اور یہ لوگ یعنی روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ

ردالمحتار باب المرتد میں علامہ ابن عابدین کا رویہ تکفیر کے بارے میں سخت احتیاط کا ہے، جیسا کہ اس کے مطالعہ سے معلوم کیا جا سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21293

ہے۔ تاہم وہ فرماتے ہیں۔

نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها او انكر صحبة الصديق۔	ہاں جو بدبخت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائے، یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔
(رد المحتار جلد ۲ ص ۲۹۴)	

ایک اہم انتباہ

شیعوں کی تکفیر کے مسئلہ پر کلام کرتے ہوئے فقہا اور اہل فتویٰ کی عبارتوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر "قذف" (تہمت لگانے) کا جو ذکر آتا ہے (جو شامی کی مندرجہ بالا عبارت میں بھی ہے) اس سے مراد ایک سخت اور گندے گناہ کی تہمت ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں (دراصل بعض خبیث النفس منافقین کی شرارت سے) حضرت صدیقہ پر لگائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں حضرت صدیقہ کی براءت نازل فرما کر قیامت تک کے لئے ان کی پاکدامنی کی خداوندی شہادت اسی طرح محفوظ فرمادی جس طرح حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی کی شہادت محفوظ کردی گئی ہے، اس لئے ائمہ، فقہا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جو بدبخت اس گناہ کی نسبت حضرت صدیقہ کی طرف کرے اس کے کفر و ارتداد میں شک شبہ کی گنجائش نہیں، کیونکہ وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔

راقم سطور اس سلسلہ میں حضرات علمائے شریعت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حضرات فقہا نے جس تہمت کا "قذف" کے لفظ سے ذکر کیا ہے وہ ایک گناہ کی تہمت تھی۔ لیکن اثنا عشریہ کے علماء و مصنفین اس سے بھی شدید تر بلکہ خبیث ترین گناہ اور جرم کی تہمت حضرت صدیقہ پر لگاتے ہیں۔ شیعوں کے خاتم المحدثین اور شیعہ مذہب کے ترجمان اعظم علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتابوں میں حضرت صدیقہؓ کو بار بار "منافقہ اور کافرہ" لکھا ہے اور اس سے بھی آگے یہ کہ (معاذ اللہ) انھوں نے اور ان کے ساتھ دوسری ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما نے باہم سازش کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دے کر شہید کیا تھا (اس کی تفصیل راقم سطور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" کے صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۲ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

اس سلسلہ کی ایک مختصر سی روایت یہاں بھی ملاحظہ فرمائی جائے۔ مجلسی نے حیات القلوب میں لکھا ہے۔

و عیاشی بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ عائشہ و حفصہ آنحضرت را بزہر شہید کردند (حیات القلوب ج ۲ ص ۸۷۰)	اور عیاشی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ عائشہ و حفصہ نے آنحضرت کو زہر دیکر شہید کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ تہمت "قذف" والی تہمت سے ہزار درجہ زیادہ شدید و خبیث ہے حضرات علمائے کرام فرمائیں کیا ایسی بات کسی ایسے شخص کے قلم سے نکل سکتی ہے جس کے قلب میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو؟ —— واضح رہے کہ یہی وہ مجلسی ہیں جن کی کتابیں شیعوں میں سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ جناب خمینی صاحب نے اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں فرمایا ہے کہ دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے ملا باقر مجلسی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ (کشف الاسرار ص ۱۲۱)

اور ہمارے ہی زمانہ کے ایک بلند پایہ شیعہ مجتہد علامہ محمد حسین نے جنھوں نے اثنا عشریہ کی حمایت اور اہلسنت کے رد میں متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور شیخ صدوق کے رسالہ "العقائد" کی اردو میں شرح بھی لکھی ہے، اس میں انھوں نے علامہ مجلسی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:-

"غواص بحار الاخبار، ناشر علوم ائمہ اطہار، سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ"
(احسن الفوائد فی شرح العقائد ص ۴۳۶)

آج کے شیعی دنیا کے امام خمینی اور پاکستان کے ان بلند پایہ مجتہد کے ان بیانات سے سمجھا جا سکتا ہے کہ شیعی دنیا میں علامہ مجلسی کا کیا مقام ہے۔ ہمارے زمانہ کے شیعہ بھی حضرت صدیقہؓ کے بارے میں اپنا یہی عقیدہ برملا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مومنہ نہیں منافقہ تھیں [۱]۔ (العیاذ باللہ)

---

[۱] حالانکہ قرآن مجید سورۂ نور میں ان کی پاک دامانی کی شہادت کے ساتھ ان کے مومنہ ہونے کی شہادت بھی محفوظ کر دی گئی ہے۔ لہٰذا ان کو منافقہ یا کافرہ کہنا یا سمجھنا کتاب اللہ کی صریح تکذیب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق یہ بات تو ضروری سمجھ کر جملہ معترضہ کے طور پر عرض کردی گئی، ورنہ شیعہ اثنا عشریہ سے متعلق متقدمین و متاخرین علماء و فقہاء کے فتاویٰ پیش کئے جا رہے تھے۔ اب یہ عاجز آخر میں حضرت شاہ ولی اللہؒ (متوفی ۱۱۷۶ھ) کی تصنیف، موطا امام مالک کی شرح "مسوّیٰ" سے اس مسئلے سے متعلق ان کا محققانہ کلام اور اس کے بعد ماضی قریب چودھویں صدی ہجری کے برصغیر کے چند اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتووں کا اجمالی ذکر کرکے اس سلسلہ کو ختم کرتا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ کا فیصلہ

شاہ صاحب نے پہلے بتلایا کہ کافر تین قسم کے ہیں ـــــ فرماتے ہیں

ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لا ظاہراً ولا باطناً فھو کافر وان اعترف بلسانہ وقلبہ علی الکفر فھو المنافق، وان اعترف بہ ظاہراً لکنہ یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورۃ بخلاف ما فسرہ الصحابۃ والتابعون واجمعت علیہ الامۃ فھو الزندیق۔

دین حق اسلام کے مخالف و منکر کا اگر حال یہ ہے کہ وہ ظاہر میں بھی اسلام کا منکر ہے اور باطن میں یعنی دل سے بھی منکر ہے تو اس کو کافر کہا جائے گا۔ اور اگر اس کا حال یہ ہے کہ ظاہر میں اور زبان سے تو اسلام کا اقرار کرتا ہے لیکن دل سے منکر ہے تو اس کو منافق کہا جائے گا۔ اور اگر ایسا ہے کہ بظاہر اسلام کو مانتا اور اپنے کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور بدیہی ہے ایسی تشریح اور تاویل کرتا ہے جو صحابہ و تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے زندقہ کی چند مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی سلسلہ میں شیعوں کے بارے میں ارقام فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذلك من قال في الشيخين ابي بكر وعمر مثلاً ليسا من اهل الجنة مع تواتر الحديث في بشارتهما او قال ان النبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبوة لكن معنى هذا الكلام انه لا يجوز ان يسمى بعده احد بالنبي واما معنى النبوة وهو كون الانسان مبعوثاً من الله تعالى الى الخلق، مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء على الخطاء فيما يرى فهو موجود في الائمة بعده فذالك هو الزنديق وقد اتفق جماهير المتاخرين من الحنفية والشافعية على قتل من يجري ذلك المجرى

مسوّیٰ شرح مؤطا امام مالک ص۱۱۰
جلد دوم طبع دہلی ۱۲۹۳ھ

اور اسی طرح وہ لوگ بھی زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ شیخین حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اہل جنت (یعنی مومنین صادقین) میں سے نہیں ہیں (بلکہ معاذ اللہ منافق اور جہنمی ہیں) جبکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جن میں ان دونوں کے جنتی ہونے کی بشارت (اور مومن صادق ہونے کی شہادت) دی گئی ہے ـــــ یا جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوّۃ اور خاتم النبیین ہیں لیکن اس کا مطلب اور مقتضیٰ بس یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث اور نامزد ہونا، اور گناہوں سے اور رائے میں غلطی اور اس پر قائم رہنے سے معصوم و محفوظ اور اس کا مفترض الطاعۃ ہونا۔ تو یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے ـــــ تو ایسے عقائد اور خیالات رکھنے والے زندیق ہیں ۔ اور جمہور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ (اگر اسلامی حکومت ہو تو اسلامی قانون میں مرتدین کی طرح) یہ لوگ سزائے موت کے مستحق ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماضی قریب کے برصغیر ہی کے اکابر علمائے کے فتوے :

چودھویں صدی ہجری کے اکابر علمائے اہلسنت میں حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اثنا عشری مذہب سے واقفیت کے بارے میں امتیاز اور تخصص کا مقام حاصل تھا، اس مذہب کے وسیع وعمیق مطالعہ کے بعد وہ یقین کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کے بعض عقائد اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں، اس لئے اثنا عشری فرقہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ اور اہل حدیث کی طرح اسلامی فرقہ نہیں ہے بلکہ اپنے مستقل موجب کفر عقائد کی وجہ سے وہ قادیانیوں کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے ——— پھر انھوں نے اپنا دینی فریضہ سمجھا کہ امت کے عوام وخواص کو (جنھوں نے شیعہ مذہب کا مطالعہ نہیں کیا ہے) اس حقیقت سے واقف اور باخبر کرنے کی ممکن کوشش کی جائے توفیق الہٰی ان کی رفیق ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس موضوع پر ان سے وہ کام کرالیا جو انشاء اللہ ہمیشہ امت کی رہنمائی کرتا رہے گا ——— اس سلسلہ میں انھوں نے اب سے قریبا ساٹھ سال پہلے ایک فتویٰ بھی لکھا جو اس دور کے دیگر اکابر علماء واصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ

"شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد سے متعلق اکابر علماء کا متفقہ فتویٰ"

کے عنوان سے شائع ہوا تھا ——— اس فتوے پر دارالعلوم دیوبند کے اس دور کے مفتی مولانا ریاض الدین صاحب اور صدر المدرسین وشیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب، حضرت مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اور تمام ہی اساتذہ دارالعلوم کی تصدیقات ہیں ——— ان کے علاوہ مدرسہ عالیہ اسلامیہ امروہہ کے صدر المدرسین حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب امروہوی اور امروہہ کے دیگر حضرات علماء کرام کی بھی تصدیقات ہیں۔ نیز حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی کی بھی تصدیق ہے ——— (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فتوے کے بارے میں یہ بات بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے کہ یہ فتویٰ جب طبع ہو کر شائع ہوا تو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی علیہ الرحمہ نے اس فتوے کے بارے میں اپنے کچھ اشکالات لکھ کر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجے، حضرت نے پوری تفصیل سے تمام اشکالات کا جواب تحریر فرمایا اور فتوے کے ہر جزو کی تصویب و تصدیق فرمائی۔ یہ سوال وجواب ایک مختصر رسالہ ہو گیا تھا۔ پہلے یہ اسی زمانہ میں خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون سے شائع ہونے والے ماہنامہ "النور" میں شائع ہوا تھا اس کے بعد امداد الفتاویٰ میں بھی محفوظ ہو گیا ہے۔

(ملاحظہ ہو امداد الفتاویٰ جلد چہارم ص ۵۸۴ تا ۶۰۰ طبع دیوبند)

[ان شاء اللہ حضرت مولانا لکھنوی کا وہ اصل فتویٰ اور اس سے متعلق مولانا دریابادی کے اشکالات اور حکیم الامت حضرت تھانوی کے جوابات اس مجموعہ فتاویٰ کے آخر میں بہ طور ضمیمہ شامل کر دیئے جائیں گے]

دورِ حاضر کے حضرات علمائے شریعت و اصحاب فتویٰ کی خدمت میں گزارش

آپ حضرات نے شیعہ اثنا عشریہ کے "ائمہ معصومین" کی وہ روایات، ان کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے ان اکابر و اعاظم متقدمین و متاخرین علماء و مجتہدین کے جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ بیانات ملاحظہ فرما لئے جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ

(۱) حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) اگلی امتوں کے اور اس امت کے خبیث ترین کافروں (فرعون نمرود اور ابوجہل و ابولہب) سے۔ حتیٰ کہ شیطان ملعون و مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے۔

(۲) اور یہ کہ موجودہ قرآن ان کے نزدیک محرّف ہے اس میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے، وہ بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی

(۳) اور یہ کہ منصب امامت، نبوت سے بالاتر منصب ہے۔ اور اسی وجہ سے منصب امامت کے حامل ائمہ کا مقام وہ ہے جس تک کسی نبی یا رسول کی بھی رسائی نہیں۔ نیز یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی حقیقت ختم نہیں ہوئی بلکہ وہ ترقی کے ساتھ امامت عنوان سے جاری ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا مطلب حاصل صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد آپ کے احترام و تعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور کے لئے نبی و رسول کا لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا

پھر آپ نے شیعہ اثنا عشریہ کے ان عقائد کی بنا پر امت کے متقدمین و متاخرین حضرات علماء و فقہا کے فیصلے اور فتوے بھی ملاحظہ فرمائے
اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے سامنے آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں جو شرعی حکم ہو عام امت مسلمہ کی واقفیت اور رہنمائی کے لئے وہ تحریر فرمایا جائے واجرکم علی اللہ

بلا شبہ اپنے کو مسلمان کہنے والے کسی کلمہ گو شخص یا فرقہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا فیصلہ بڑا سنگین اور خطرناک کام ہے اور اس بارے میں آخری حد تک احتیاط کرنا علماء کرام کا فرض ہے لیکن اسی طرح جس شخص یا فرقہ کے ایسے عقائد یقین کے ساتھ سامنے آجائیں جو موجب کفر ہوں تو عام مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے اس کے بارے میں کفر و ارتداد کا فیصلہ اور اعلان کرنا بھی علمائے دین کا فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے نازک ترین وقت میں منکرین زکوٰۃ اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان نبوت اور ان کے متبعین کے بارے میں صدیق اکبرؓ نے جو فیصلہ فرمایا اور جو طرز عمل اختیار کیا وہ آپ کے لئے تا قیامت رہنما ہے۔
قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں، بلکہ انھوں نے اپنے خاص مقاصد کے لئے اپنے نقطۂ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقہ پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔ اس سے باخبر حضرات واقف ہیں۔ اور خود ہندوستان میں قریبًا نصف صدی تک اپنے کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لئے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انھوں نے جس طرح مقابلہ کیا، تحریری اور تقریری مناظرے مباحثے کئے وہ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پرانی بات نہیں ہے، پھر ان کا کلمہ، ان کی اذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں، لیکن جب یہ بات یقین کے ساتھ سامنے آگئی کہ وہ فی الحقیقت عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اگرچہ زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔ اور اسی طرح کے ان کے دوسرے موجب کفر عقیدے غیر مشکوک طور پر سامنے آئے تو علمائے کرام نے ان کے بارہ میں کفر وارتداد کا فیصلہ ! . اس کا اعلان کرنا اپنا فرض سمجھا اور اگر وہ یہ فرض ادا نہ کرتے تو خدا کے مجرم ہو تے ۔

لیکن اثنا ع . کا حال یہ ہے کہ مذکورہ بالا موجب کفر عقائد کے علاوہ ان کا کلمہ الگ ہے ان کا ذ الگ ہے ان کی اذان اور نماز الگ ہے۔ زکوٰۃ کے مسائل بھی الگ ہیں نکاح وطلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔ اگر اس کو تفصیل سے لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے ۔

بہر حال اپنے اس دور کے حضرات علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی علمی ودینی ذمہ داری اور عنداللہ مسئولیت کو پیش نظر رکھ کر اثنا عشریہ کے کفر واسلام کے بارے میں فیصلہ فرمائیں ۔ واللہ یقول الحق وهو يهدي السبيل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء ھند کے فتاویٰ

جواب از محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

اثنا عشری شیعہ بلاشک وشبہ کافر مرتد ہیں، کیونکہ وہ تحریف قرآن کے برملا قائل اور معتقد ہیں ـــ اور اس کا خود شیعوں کو اعتراف ہے، ان دونوں باتوں کا ناقابل تردید ثبوت خود مستفتی نے پیش کر دیا ہے، مستفتی کے بیان کی تصدیق، اور ان کے کلام کی تصویب اور مزید تقویت وتائید کے لئے شیعوں کی اصح الکتب "الجامع الکافی" سے میں بھی چند روایتیں پیش کرتا ہوں۔

۱- عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا بئسما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علیٍّ بغیاً	امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جبرئیل (ع)، محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے۔ بئسما اشتروا .... فی علیٍّ بغیاً
۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نزل جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ ھکذا، یا ایھا الذین اوتوا الکتٰب آمنوا بما نزلنا فی علیٍّ نوراً مبیناً۔ (اصول کافی، ص ۲۶۳)	امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جبرئیل (ع) محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علیٍّ نوراً مبیناً۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام باقر اور امام جعفر صادق کی ان دونوں روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو جمع اور شائع کرنے والے خلفائے ثلاثہ نے ان دونوں آیتوں میں سے نبی علی نکال دیا اور یہ تحریف کر دی۔

۳۔ باقر مجلسی "حیات القلوب" میں لکھتا ہے کہ جعفر صادق علیہ السلام اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔

ان اللّٰہ اصطفٰی آدم و نوحا و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین

اور کہتے تھے کہ

پس آل محمد را از قرآن انداختند و گفت چنیں نازل شدہ است۔

(یعنی) ابوبکر و عمر اور ان کے ہمنواؤں نے قرآن سے لفظ آل محمد نکال ڈالا حالانکہ وہ آیت لفظ آل محمد کے ساتھ نازل ہوئی تھی

اور امام موسیٰ کاظم سے بھی نقل کرتا ہے کہ انھوں نے فرمایا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین ——— (حیات القلوب ص۹۲)

۴۔ قرأ رجل عند ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قل اعملوا فسیری اللّٰہ عملکم ورسولہ والمؤمنون فقال: لیس ھکذا ھی، انما ھی والمامونون، فنحن المامونون

ایک شخص نے امام جعفر صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی "قل اعملوا فسیری اللّٰہ عملکم ورسولہ والمؤمنون" (موجودہ قرآن میں یہ آیت اسی طرح ہے) تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے۔ صحیح اس طرح ہے "فسیری اللّٰہ عملکم ورسولہ والمامونون" اور مامونون سے مراد ہم ائمہ ہیں

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال: نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس بولایۃ علی علیہ السلام الا کفورا

امام باقر سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے فابی اکثر الناس بولایۃ علی علیہ السلام الا کفورا۔" (مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ خلفائے ثلاثہ اور ان کے ساتھیوں نے اس آیت میں سے "بولایۃ علی علیہ السلام" کے الفاظ نکال دیئے اور قرآن میں تحریف کر دی)

۶ ـ قال، ونزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا، وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی علیہ السلام فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین بآل محمد ناراً ص۱۸

اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی علیہ السلام.... انا اعتدنا للظالمین بآل محمد ناراۃ" (مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں سے فی ولایۃ علی علیہ السلام اور آخر سے بآل محمد کے الفاظ نکال دیئے اور اس آیت میں دو تحریفیں کی گئیں۔

۷ ـ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ، سأل سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع، ثم قال، ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(رسالی کتاب الحجۃ، جز سوم حصہ ۲ ص۱۰۲)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع" کے بارے میں امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے کہ "للکافرین" کے آگے "بولایۃ علی" کے الفاظ تھے (مطلب یہ ہوا کہ ظالموں نے یہ الفاظ قرآن میں سے نکال دیئے اور تحریف کر دی)۔

۸ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال، نزل جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھکذا بدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً

امام باقرؒ سے روایت ہے کہ جبرئیل محمد (ص) پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے کہ "بدل الذین ظلموا آل محمد حقھم قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقھم رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من السماء بما کانوا یفسقون ۵
(صافی کتاب الحجۃ جزو سوم حصہ ۲ ص۱۰۶)

(مطلب یہ کہ اس آیت میں دو جگہ "آل محمد حقھم" کے الفاظ تھے۔ وہ دونوں جگہ سے نکال دیئے گئے)

۹۔ عن ابی جعفر قال: نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا: "ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم الآیۃ" ص۱۰۱

امام باقر سے روایت ہے کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے "ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم الآیۃ (مطلب یہ کہ اس آیت میں سے بھی آل محمد حقھم کے الفاظ آل محمد کے دشمن ظالموں نے نکال دیئے)

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ھکذا نزلت ھذہ الآیۃ "ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم" (ص۱۰۲)

امام باقر ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی "ولو انھم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیراً لھم" (مطلب یہ کہ اس آیت میں سے بھی فی علی نکال دیا گیا اور تحریف کر دی گئی۔

کافی میں ایک باب کا عنوان ہے "باب انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ" اس کی پہلی حدیث یہ ہے۔ راوی کہتا ہے ۔

سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب، وما جمعہ وحفظہ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ علیھم السلام۔
(صافی کتاب الحجۃ ص۱۵۸)

میں نے امام باقر سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے (یعنی وہ اس کے پاس ہے) وہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا ہے، پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں نے جمع کیا ہے (یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

را قرآن صرف ان ہی کے پاس رہا ہے اور آخری امام امام غائب کے پاس ہے)
ملا خلیل قزوینی اس کی شرح میں لکھتا ہے۔

روایات خاصہ و عامہ در اسقاط بعض قرآن بسیار است۔	قرآن کے بعض حصوں کو حذف کر دینے کی روایتیں خاص شیعوں کے ہاں اور دیگر عوام کے ہاں بھی بہت بڑی تعداد میں ہیں۔

شیعوں کے قائل تحریف ہونے کی یہ شہادتیں تشنہ نمونہ از خروارے ہیں، اور یف قرآن کا عقیدہ رکھنے کے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا، وہ بلاشبہ کافر و مرتد ہے، اس لئے کہ یہ ارشاد خداوندی (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون) کی تکذیب ہے نیز قرآن کو محرف ماننے کے علاوہ اس کو ناقابل استناد و احتجاج قرار دینا شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک ان کے ائمہ کی تعلیم ہے ___ شیعوں کی مشہور کتاب "رجال کشی" میں امام جعفر صادق کا یہ حدیث مذکور ہے

نظرت فی القرآن فاذا هو یخاصم به المرجئی والقدری والزندیق الذی لا یومن حتی یغلب الرجال بخصومته فعرفت القرآن لا یکون حجة الابقیم (ص ۲۶۳)	اس قرآن سے تو مرجئی اور قدری اور زندیق جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ بھی اس سے دلیل پکڑتا ہے اور مناظرہ میں لوگوں پر غلبہ حاصل کرتا ہے اس سے میں نے جان لیا کہ یہ قرآن بغیر کسی قیم (یعنی امام معصوم) کے قابل استناد و احتجاج نہیں ہے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب پاک قرآن حکیم جس کو اللہ تعالیٰ جا بجا مبین فرمایا ہے (یعنی صاف صاف بیان فرمانے والی) اور فرمایا انہ لقول فصل (یعنی یہ قرآن قول فیصل ہے) نیز اس کی شان میں فرمایا لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (یعنی یہ قرآن اللہ حکیم حمید کا نازل فرمایا ہوا ہے سراسر حق ہے اس میں باطل کسی طرف سے بھی داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتا) اس کے بارے میں علاوہ تحریف کے اثنا عشریہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ (معاذ اللہ) ایسی مہمل کتاب ہے کہ اس سے حق وباطل کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا، جناب امام کی تشریح وتفسیر کی بنیاد پر ہی فیصلہ ہو سکے گا۔

قرآن کی اس سے بڑی اہانت اور کیا ہو سکتی ہے۔

ہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی تحریف وغیرہ سے متعلق جو روایتیں یہاں نقل کی گئی ہیں ہمارے نزدیک وہ جناب امام باقر اور جعفر صادق وغیرہ بزرگوں پر شیعہ مذہب گھڑنے والوں اور ان کے مصنفین کا افترا ہے ــــــ ان بزرگوں کا دامن اس طرح کی موجب کفر باتوں سے بالکل پاک ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥ ــــــ

(۲)

اثنا عشری شیعوں کے خبیث اور کفریہ عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چار شخصوں کے سوا سارے صحابہ تمام مہاجرین وانصار مرتد ہو گئے تھے، یعنی کفر کی طرف پلٹ گئے تھے، اور کفار کی بدترین قسم میں شامل ہو گئے تھے، اور اس ارتداد میں سب سے زیادہ اور بھر پور حصہ حضرت ابو بکر و عمر نے لیا تھا، اور اسی کفر وارتداد کی حالت میں ان کی وفات ہوئی توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

شیعوں کی مستند کتاب "رجال کشی" کے صفحہ ۴ پر ہے۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان الناس اھل الردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ثلاثہ فقلت ومن الثلاثۃ؟ فقال المقداد بن الاسود وابو ذر الغفاری وسلمان الفارسی	امام باقر سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب لوگ مرتد ہو گئے، سوائے تین کے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا کہ وہ تین کون تھے؟ تو جناب امام نے فرمایا کہ مقداد بن الاسود اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوذر غفاری و سلمان فارسی ۔

نیز اسی کے صفحہ ۵ پر ہے کہ حمران نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا، اف ہماری تعداد کتنی کم ہے ! ابوجعفر نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات بتاؤں؟ حمران نے کہا ضرور بتائیے، آپ نے فرمایا۔

المہاجرون والانصار ذھبوا الا.... | یعنی مہاجرین وانصار سب چلے گئے
.... واشار بیدہ ثلاثۃ۔ (ص۵) | (یعنی مرتد ہو گئے) صرف تین بچے

اور صفحہ ۹ پر ایک روایت ہے جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

وسلمان الاھواء الثلاثۃ، قلت، فما کان فیہ عمار؟ فقال: لا۔ قلت: فعمار من اھل الردۃ؟ فقال: ان عماراً قد قاتل مع علی علیہ السلام بعدہ

پوری روایت کا مطلب یہ ہے کہ ابوجعفر (یعنی امام باقر) علیہ السلام نے فرمایا کہ مہاجرین وانصار سب نے حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ہی امیر المومنین ہیں اور بخدا آپ ہی سب سے زیادہ حقدار ہیں اور آپ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کے سزاوار ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو کل صبح سر منڈا کر آؤ، پس صرف سلمان اور مقداد اور ابوذر نے سر منڈایا دوسرے کسی نے بھی نہیں منڈایا اور چلے گئے، دوسرے دن آکر انھوں نے پھر یہی بات کہی، اور حضرت علی نے اپنا وہی جواب دہرایا پس اس دن بھی ان تین کے سوا اور کسی نے سر نہیں منڈایا۔

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ کیا ان میں عمار نہیں تھے؟ کہا، نہیں، میں نے کہا تو کیا عمار بھی مرتدین میں تھے؟ تو ابوجعفر نے کہا کہ عمار نے بعد میں حضرت علی علیہ السلام کی معیت میں جہاد کیا تھا۔

اور صفحہ (۸) میں انھیں ابوجعفر علیہ السلام کے یہ الفاظ مذکور ہیں

ارتد الناس الا ثلاثۃ نفر: سلمان و ابوذر والمقداد۔ | یعنی سارے لوگ تین کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے ایک سلمان، دوسرے ابوذر تیسرے مقداد

ملا مجلسی "کشی" کے حوالہ سے لکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وایضاً بسند حسن از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ صحابہ بعد از حضرت رسول مرتد شدند، مگر سہ نفر سلمان، وابوذر، ومقداد، راوی گفت کہ عمار چہ شد حضرت فرمود کہ اندک میلے کرد وبزودی برگشت ۔ حیات القلوب صفحہ ۸۳۲

نیز مجلسی "حیات القلوب" ہی میں لکھتا ہے:

وابن ادریس بسند معتبر از مفضل روایت کردہ ست کہ گفت عرض کردم بر حضرت صادق جماعتے راکہ بعد از رسول مرتد شدند پس ہر کہ را نام می بردم می فرمود کہ دور شو از من تا آنکہ حذیفہ وابن مسعود را گفتم وہر یک را چنیں گفت پس فرمود کہ اگر آنہا را می خواہی کہ ہیچ شکے در ایشاں داخل نشدہ است پس بر تو باد بابوذر وسلمان ومقداد ۔

وعیاشی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ چوں حضرت رسول از دنیا رحلت نمود مردم ہمہ مرتد شدند بغیر چہار نفر علی بن ابی طالب، ومقداد، وسلمان، وابوذر راوی پرسید کہ عمار چہ شد، حضرت فرمود کہ اگر کسے را می خواہی کہ ہیچ شک درا داخل نشدہ باشد ایں سہ نفر اند ص ۲۶۷ (مجلسی کی نقل کردہ ان روایات کا مطلب یہی ہے کہ حضورؐ کی وفات کے بعد تمام صحابہ مرتد ہو گئے سوائے چار کے) اصول کافی میں امام جعفر کا ارشاد ہے

کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان الاول والثانی والثالث — یعنی اس آیت میں کفر، فسوق اور عصیان سے مراد اول، ثانی اور ثالث ہیں ۔

صافی شرح اصول کافی (کتاب الحجۃ جزء ۳ حصہ ۲ صفحہ ۱۱)

ملا خلیل قزوینی لکھتا ہے ۔

مراد ابوبکر وعمر وعثمان است — یعنی کفر سے مراد ابوبکر، فسوق سے مراد عمر اور عصیان سے مراد عثمان ہیں ۔

مجلسی کلینی اور عیاشی سے نقل کرتا ہے کہ امام محمد باقر سے "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" کی تفسیر پوچھی گئی تو انھوں نے اور پہلے سے یوں تفسیر بیان کرنا شروع کی کہ "الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت" میں جبت اور طاغوت سے ابوبکر وعمر مراد ہیں، مجلسی کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فرمود کہ مراد بہ جبت وطاغوت دو بت منافقانند ابوبکر وعمر
ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین آمنوا سبیلا، حضرت فرمود کہ
مراد خلفا رجور وامامان گمراہ کہ مردم را بسوئے آتش جہنم می خوانند، ایشاں می گفتند
کہ اینہا ہدایت یافتہ تراند از آل محمد، الخ۔ (ص ۲۰۲)

ان سب عبارتوں اور روایتوں کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ شیعوں کے عقیدہ میں (چار پانچ کے سوا) تمام صحابہ، سارے مہاجرین وانصار مرتدو کافر ہو گئے تھے۔ خاص کر ابوبکر وعمر وعثمان کفر، فسوق، عصیان کے مصداق تھے، اور نیز ابوبکر وعمر جبت وطاغوت تھے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ !!

شیعوں نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کر کے قرآن کریم کی بکثرت آیات کو جھٹلایا ہے۔ مثلاً محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا (آخر سورہ تک) یہ عقیدہ اس آیت کے ایک ایک لفظ کی تکذیب کرتا ہے۔

اور مثلاً آیت ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً، کہ اس کی بھی تکذیب اس سے ہوتی ہے اور مثلاً اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا کی تکذیب بھی ہوتی ہے

نیز اس عقیدہ سے اسلام کی تاریخ مسخ ہوتی ہے، اس کی رو سے اسلام کے ہیرو چند کافر ومرتد، باطل پرست، غاصب حقوق، ظالم اور ظالم بھی اہل بیت رسالت کے حق میں قرار پاتے ہیں جو اسلام کے سخت ترین توہین اور بدترین درجہ کی اسلام دشمنی ہے

اس عقیدہ کی رو سے یہ بھی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ناکام رہی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی درجہ کی اہانت ہے

نیز اس عقیدہ کی رو سے باور کرایا جاتا ہے کہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ اور ساری شریعت کافر ومرتد، باطل پرست اور منافقوں کے ہاتھوں سے ملی، جو کفر وفسوق وعصیان کے مصداق تھے، پھر ایسے قرآن ایسی شریعت پر اعتماد کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ان وجوہ اور ان کے علاوہ اور وجوہ سے ائمہ اسلام مثلاً قاضی عیاض اور ملا علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری نے واضح طور پر یہ فتویٰ صادر فرمایا

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولاً یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ و تکفیر جمیع الصحابۃ۔ (کتاب الشفاء)

ہم قطعی طور پر ایسے شخص کی تکفیر کرتے اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں جو ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں ساری امت گمراہ قرار پاتی ہو اور تمام صحابہ کی تکفیر ہوتی ہو۔

انھم یعتقدون کفر اکثر الصحابۃ فضلاً عن سائر اھل السنۃ والجماعۃ فھم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

یہ شیعہ روافض اکثر صحابہ کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں چہ جائیکہ اہل السنۃ و الجماعۃ پس یہ لوگ بالاجماع کافر ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

(۳)

اثنا عشری شیعوں کے وجوہ کفر میں سے ایک وجہ انکار ختم نبوت بھی ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کے سوا نبیوں رسولوں کی طرح کوئی معصوم اور مفترض الطاعۃ (جس کی اطاعت فرض ہو) نہیں ہے لیکن شیعوں کے عقیدہ میں امام بھی معصوم اور مفترض الطاعۃ ہوتا ہے، اس پر وحی باطنی آتی ہے، اس کو حلال و حرام کرنے کا اختیار ہوتا ہے، وہ تمام کمالات و شرائط اور صفات میں انبیاء کا ہم پلہ ہوتا ہے، اس میں اور پیغمبر میں کوئی فرق نہیں ہوتا، بلکہ امامت کا مرتبہ پیغمبری سے بھی بالاتر ہے۔

مجلسی "حیات القلوب" میں رقم پرداز ہے

حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ گواہی می دہم کہ علی علیہ السلام امامے بود کہ خدا اطاعتش واجب گردانیدہ و حسن ابن علی امامے بود کہ خدا اطاعتش را واجب کردہ الخ

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام امام تھے کہ خدا نے ان کی اطاعت واجب کی تھی اور حسن بن علی امام تھے کہ خدا نے انکی اطاعت واجب کی تھی۔ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ص۲۶۳ اور کافی مع شرح صافی کتاب الحجۃ جزء سوم ص۵۰)

اس کے علاوہ سیکڑوں سے زیادہ تصریحات ائمہ اس بارے میں موجود ہیں، از انجملہ "رجال کشی" میں ہے کہ منصور ابن حازم نے امام جعفر سے کہا:

اشہد ان علیا کان قیم القرآن و کانت طاعتہ مفترضۃ وکان حجۃ علی الناس بعد رسول اللّٰہ (ص۲۶۴)

میں شہادت دیتا ہوں کہ علی قرآن کے قیم تھے اور انکی اطاعت فرض کی گئی تھی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں پر اللہ کی حجت تھے،

اور صفحہ (۲۶۵) میں ہے کہ خالد بجلی نے امام جعفر سے اپنا دین و مذہب بیان کرنے کے سلسلہ میں کہا:

واشہد ان علیا کان لہ من الطاعۃ المفروضۃ علی العباد مثل ماکان لمحمد (صلی اللّٰہ علیہ وآلہ) علی الناس فقال کذلک کان علی۔

اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمد (ص) کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی (تو امام جعفر نے) فرمایا کہ ہاں علیؑ ایسے ہی تھے۔

اور صفحہ (۲۶۶) میں ہے کہ حسن بن علی عطار نے امام جعفر کے سامنے اپنا دین یہ بیان کیا کہ

ان علیا امامی فرض اللّٰہ طاعتہ من عرفہ کان مومنا، ومن جہلہ کان ضالا ومن رد علیہ کان کافرا۔

علی میرے امام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے، جس نے ان کو اور ان کے اس مرتبہ کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے نہیں پہچانا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کی امامت کو نہ مانا اور رد و انکار کیا وہ کافر ہے۔

اور کافی میں ہے:

عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال، ما جاء بہ علی علیہ السلام اخذ بہ ومانہی منہ انتہی عنہ جری لہ من الفضل مثل ماجری لمحمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ۔

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا علی (ع) جو حکم لائے میں اس پر عمل کرتا ہوں، اور جس چیز یا جس کام سے انھوں نے منع فرمایا اس سے باز رہتا ہوں ان کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حاصل تھا

علامہ مجلسی "حیات القلوب" میں لکھتا ہے

وحق این است کہ در کمالات وشرائط وصفات فرقے میان پیغمبر وامام نیست (صہ۲ طبع لکھنو)	اور حق یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا

اور اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

از بعضے اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازیں مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبۂ امامت بالاتر از مرتبۂ پیغمبری است، چنانچہ حق تعالی بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمود کہ انی جاعلك للناس اماما (صہ۲)	اور بعض معتبر حدیثوں سے جو انشاء اللہ بعد میں ذکر کی جائیں گی معلوم ہوتا ہے کہ امامت کا درجہ پیغمبری (نبوت ورسالت) کے درجہ سے بالاتر ہے چنانچہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو نبوت عطا فرمانے کے بعد فرمایا تھا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

اور آخر میں صاف صاف لکھتا ہے، کہ

واز برائے تعظیم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآنکہ آنجناب خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد منع اطلاق اسم نبی وآنچہ مرادف این است درآن آنحضرت کردہ اند (صہ۳)	اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ کی تعظیم کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ آپ کو خاتم انبیاء قرار دیا گیا ہے جناب امام پر نبی اور اس کے ہم معنی کسی لفظ کے اطلاق کو منع کیا گیا ہے،

ان عبارتوں کے مطالعہ کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثنا عشری شیعہ "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں لیکن اس کی حقیقت کے قطعی منکر ہیں ___ اسی بنا پر حضرت شاہ ولی اللہؒ نے مؤطا امام مالک کی عربی شرح مسوّی میں ان کو دائرہ اسلام سے خارج اور زندیق قرار دیا ہے۔ مسوّی کی عبارت اسی مقالہ میں نقل کی جا چکی ہے

اب میں چاہتا ہوں کہ میں نے شیعوں کے کفر وارتداد کی جو وجہیں شمار کرائی ہیں، ان سے متعلق علماء اسلام کی چند تصریحات اور ان کی بنا پر روافض کے حق میں ان کے فتاوی تکفیر بھی نقل کردوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح شفا ملا علی قاری میں ہے

وکذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ المعصومین افضل من الانبیاء والمرسلین، وھذا کفر صریح (شرح شفا ص۵۲۶/۲)

اور ہم اسی طرح غالی روافض کے اس عقیدہ کی وجہ سے کہ ان کے ائمہ معصومین انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ان کی قطعی تکفیر کرتے ہیں اور یہ صریح کفر ہے

وکذلک من انکر القرآن او حرفا منہ او غیر شیئا منہ او زاد فیہ (شرح شفا ص۵۲۴/۲)

اور اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو قرآن کا انکار کرے، یا اس کے کسی ایک حرف ہی کا انکار کرے یا اس کے کسی لفظ میں تغیر و تبدیل کرے یا اس میں کسی کلمہ کا اضافہ کرے۔

وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ وتکفیر جمیع الصحابۃ۔

اور اسی طرح ہم ہر اس شخص کی قطعی تکفیر کرتے ہیں جو ایسی بات کہے جس کے نتیجہ میں ساری امت گمراہ اور تمام صحابہ کافر قرار پائیں۔

وکذلک بتکفیر بعض الصحابۃ عند اھل السنۃ والجماعۃ (ص۵۲۱/۲)

اور اسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ ایسے شخص کی تکفیر پر بھی متفق ہیں جو بعض صحابہ کی تکفیر کرے (یعنی جن کے صحابی رسول ہونے میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں)

ملا علی قاری آگے لکھتے ہیں:

واما من کفر جمیعھم فلا ینبغی ان یشک فی کفرہ لمخالفۃ نص القرآن من قولہ سبحانہ وتعالیٰ (والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار) وقولہ تعالیٰ: (لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ)

اور جو بدبخت تمام صحابہ کی تکفیر کرے تو اس کے کفر میں شک شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ وہ قرآن کے ان صریح نصوص کی مخالفت کرتا ہے ــــ (والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار) ــــ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لقد رضی اللہ عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبيانه ان هذه الأيات قطعي فلا يبطله قول مموه لا اصل له من جهة النقل ولا من طريق العقل ـ

یہ آیتیں قطعی ہیں اور ان کا مفہوم واضح ہے تو کسی فریبی اور ملمع کار کا کوئی ایسا قول جس کی کوئی عقلی یا نقلی سند و بنیاد نہ ہو وہ اس کو غلط قرار نہیں دے سکتا۔

اور شرح فقہ اکبر میں ص ۱۹۸ پر ہے

ولو انکر خلافة الشيخين يكفر اقول وجهه انه ثبتت بالاجماع من غير النزاع

اور اگر کوئی شخص شیخین کی خلافت کا انکار کرے (اور ان کو خلیفہ برحق نہ مانے) تو وہ کافر قرار دیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا کوئی اختلاف نہیں ہوا۔

المختصر وجوہ مفصلہ بالا کی بنا پر اثنا عشری شیعہ علمائے اسلام کے نزدیک کافر و مرتد ہیں ـ واللہ اعلم

کتبہ حبیب الرحمن الاعظمی

۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۰ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق و توثیق حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری مدظلہ (راندیر)

حضرات مفتیان عظام و اساتذہ کرام جامعہ حسینیہ و دار العلوم اشرفیہ (راندیر)

جواب حق . فماذا بعد الحق الا الضلال - احقر سید عبد الرحیم لاجپوری غفرلہ
(مہر)
۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

جواب صحیح ، محمد رضا اجمیری (شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ)
صاب المجیب - عبد الغنی کاوی عفی عنہ (مفتی دار العلوم اشرفیہ) [کاوی وطن ہے]
جواب صحیح وخلافہ قبیح ـــ ناچیز اسماعیل غفرلہ خادم افتاء جامعہ حسینیہ راندیر
جواب صحیح واللہ اعلم ـــ العبد ظہیر الدین الفیض آبادی عفی عنہ خادم الجامعۃ الحسینیہ
جواب صحیح محمد ابراہیم اندوری غفرلہ خادم جامعہ حسینیہ
جواب صحیح العبد عارف حسن عثمانی خادم مدرسہ اشرفیہ
جواب صحیح ناچیز اسماعیل احمد غفرلہ خادم جامعہ حسینیہ
جواب صحیح سید غلام رسول بورسدی استاذ حدیث جامعہ حسینیہ
جواب صحیح سید عبد الحق قادری (ایڈیٹر ماہنامہ حیات سورت")
مجیب مصیب محمد آچھودی خادم دار العلوم اشرفیہ [آچھودی وطنی نسبت ہے]
جواب صحیح احقر علی احمد نبیل خانپوری خادم جامعہ حسینیہ
جواب صحیح والمجیب مصیب یعقوب عفا اللہ عنہ - خادم التدریس دار العلوم اشرفیہ
جواب صحیح محمد سہراب القاسمی خادم التدریس جامعہ حسینیہ

تصدیق و توثیق حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علمائے ہند

(استفتاء اور جواب) بحمد اللہ حرف بحرف پڑھا - احقر حرف بحرف متفق ہے - احقر اہل فتویٰ میں نہیں ہے ، مگر اس جہاد میں شرکت کو سعادت سمجھ کر دستخط کر دیے ہیں - اسعد غفرلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق و توثیق حضرات صاحب فتویٰ و اساتذہ کرام

مدرسہ اسلامیہ عربیہ، جامع مسجد امروہہ

الجواب صحیح — عزت اللہ غفرلہ، مفتی و مدرس جامعہ اسلامیہ عربیہ (جامع مسجد امرو[illegible]

احقر طاہر حسین غفرلہ، شیخ الحدیث

شبیر احمد غفرلہ، فیض آبادی صدر المدرسین

محمد فخر الدین قاسمی، استاذ حدیث

محمد اکمل عفی عنہ

محمد اسماعیل غفرلہ، مدرس

منظور احمد عفا اللہ عنہ، استاذ

حامد حسن غفرلہ

احقر فضل الرحمٰن غفرلہ، ناظم

مہر مدرسہ

تصدیق و توثیق حضرات اساتذہ کرام مدرسہ دینیہ غازی پور

الجواب صحیح — مشتاق احمد غفرلہ، صدر مدرس، مدرسہ دینیہ غازی پور

محمد صفی الرحمٰن القاسمی، ناظم تعلیمات، مدرسہ دینیہ غازی پور

مختار احمد القاسمی، مدرس

عبد الشکور عفی عنہ

تصدیق و توثیق حضرت مولانا محمد عبد الوحید صاحب فتحپوری

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کا جواب نہایت مفصل و[illegible]

تمام جوابات مکمل اور شافی ہیں، احقر ان سب کی تصدیق کرتا ہے۔

احقر محمد عبد الوحید فتحپوری صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق و توثیق مولانا عبدالحمید اعظمی نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع اعظم گڈھ

" استفتاء اور اس کے جواب سے میں سو فیصد متفق ہوں، جناب نے اور استاذ مکرم محدث جلیل حضرت العلام ابو المآثر مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی مدظلہ العالی نے جو جواب لکھا ہے وہ مدلل ہے، مستند ہے اور بہت واضح ہے عبدالحمید الاعظمی غفرلہ

تصدیق و توثیق جناب مولانا محمد اسماعیل کٹکی ۔ (اڑیسہ)

" احقر نے آپ کے روانہ فرمودہ کتابچہ بعنوان " ایک اہم استفتاء " کا بالاستیعاب مطالعہ کیا، احقر اس کے جواب سے حرفاً حرفاً متفق ہے ۔ جواب بالکل صحیح بلکہ اصح مافی الباب ہے ۔ احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

تصدیق و توثیق حضرات اصحاب فتویٰ و اساتذہ کرام

مدرسہ عربیہ، فیضان العلوم، دلو پور، سرائے خاص، گونڈہ

حضرت والا کے استفتاء اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ کے جواب کو حرف بحرف پڑھا، ہم اس کی پوری تصدیق اور تائید کرتے ہیں ۔

ریاض احمد قاسمی مفتی مدرسہ عربیہ فیضان العلوم دلوپور، گونڈہ

محمد علی مدرس " " " "

عبدالحمید عفا اللہ عنہ مہتمم " " " "

محمد رفیق قاسمی مدرس " " " "

تصدیق و توثیق مدرسہ انصار العلوم، نوگاواں سادات، مرادآباد

الجواب صحیح عبدالرحمٰن مفتی مدرسہ انصار العلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ محدث کبیر حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری مدظلہ

رئیس جامعہ سلفیہ، بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی مستند و معتبر کتابوں سے قرآن کریم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اثنا عشری شیعوں کے بارہ اماموں اور تقیہ کے بارے میں اثنا عشری شیعہ کے جو عقائد نقل کئے گئے ہیں، یہ عقیدے رکھنے والے بلا شبہ منافق و کافر ہیں۔ تمام علماء اہلسنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے۔ حضرت مرتب استفتاء نے اس سلسلہ میں جو تفصیل تحریر فرمائی ہے کافی و شافی ہے، جواب میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ موجودہ شیعہ بھی یہی عقیدے رکھتے ہیں، جو ان کی بنیادی مستند کتابوں سے استفتاء میں نقل کئے گئے ہیں۔ تو وہ بھی شرعاً مسلمان نہیں ہیں۔ فقط

املاہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری

مہر ۱/۱۲/۱۴۰۷ھ

فتویٰ حضرت مولانا مفتی خلیل احمد قادری بدایونی دامت فیوضہم

باسمہ تعالیٰ جل مجدہ

امابعد ـــــ تمام علماء اسلام، متکلمین اور فقہاء کرام کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ مسائل ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار قطعی کفر ہے، اس کا قطعی کافر ہے ـــــ فرقہ روافض اثنا عشریہ کھلم کھلا ضروریات دین کا منکر ہے مثلاً قرآن کریم میں نقصان وکمی کا ماننا یا اسکا محکل ہونا ہی ماننا، یا اپنے بارہ اماموں کو انبیاء علیہم السلام سے افضل ماننا، خلافت حقہ شیخین رضی اللہ عنہما کو خلافت مغصوبہ ماننا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننا، بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کو سوائے چار کے اسلام کو ترک کرکے کفر اختیار کرنا ماننا، (نعوذ باللہ منہ) جن کا تفصیلی بیان مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ نے استفتا اور اپنی کتاب "ایرانی انقلاب" میں پوری وضاحت سے فرمایا ہے اس واضح بیان کے بعد کوئی مسلمان اس گروہ کے کفر میں شک نہیں کرسکتا۔

الغرض امت مرحومہ کے علمار کرام کا ان روافض لئام کے کفر پر اتفاق ہے، علمار دین نے اب سے بہت پہلے اس فرقہ کے کفریات کو بیان کرکے اس کو کافر و مرتد قرار دیا ہے، مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ نے سراجی کے حاشیہ میں موانع ارث کے مسئلہ میں اختلاف دینین کی تشریح کرتے ہوئے ایک بہت اہم اصولی بات لکھی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ "جو اہل اہوار دعوائے اسلام کے باوجود بھی ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں، خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے۔ جو قطعیات دین کی تکذیب اور ادعار تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول کی تکذیب کرتے ہیں" (سراجی ص۹)

اور فاضل بریلوی جناب مولانا احمد رضا خانصاحب مرحوم نے اب سے قریباً نوّے سال پہلے ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل ومدلل فتوی تحریر فرمایا تھا جو سنہ ۱۳۲۰ھ میں "ردّ الرفضہ" کے تاریخی نام سے شائع ہوا تھا، اس میں مستفتی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شروع میں تحریر فرمایا ہے۔

"تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے، کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتوی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔"

پھر مولانا مرحوم نے فقہ حنفی کی قریباً چالیس کتب معتمدہ ومعتبرہ سے اس کا ثبوت پیش کرنے کے بعد صفحہ ۱۰ پر تحریر فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے ، اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار کرتے ہوں ، والاحوط فیہ قول المتکلمین انھم ضلال من کلاب النار وکفار وبہ نأخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں ، علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں ، یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانیں خود کافر ہے ـــ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں ، ان کے عالم جاہل مرد عورت ، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں ـــ

کفر اول ـــ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں ، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان ذوالنورین یا دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اہلسنت نے گھٹا دیں ، کوئی کہتا ہے کہ کچھ لفظ بدل دیئے ، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے ـــ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت نقص یا تبدیل ، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل جانے بالاجماع کافر و مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے ، اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے .. انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون"

پھر صفحہ ۲۱ پر تحریر فرمایا

"کفر دوم ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے"

اسی طرح قرآن عظیم میں زیادتی یا کمی یا تحریف و تبدیل کو ماننا دین اسلام کو باطل قرار دیتا ہے ۔ روافض کا نعوذ باللہ یہ عقیدہ کہ قرآن مجید میں کمی یا تغیر یا تحریف واقع ہو گئی ہے یا اس کا محتمل ماننا یقیناً قطعاً کفر اور اسلام کی دشمنی ہے ۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ادعاء الروافض ان القرآن دخلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادۃ والنقصان والتغییر والتحریف ذلك یبطل الاسلام یعنی رافضیوں کا قرآن میں کمی یا زیادتی وتحریف وتغییر کو ماننا اسلام کو باطل کر دیتا ہے، پھر ائمہ اہل بیت کو انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ماننا بھی یقیناً کفر ہے، ان عقائد پر مطلع ہونے کے بعد کوئی مسلمان بھی اس فرقہ روافض کے کفر میں شک نہیں کر سکتا ہے علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت فیوضہم نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق اور صحیح ہے اس کے بعد فقیر کو کچھ لکھنے کی حاجت نہیں صرف تصدیق وتائید کے طور پر چند کلمات لکھ دیے کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ارشاد رب العالمین ہے، رب تعالیٰ مسلمانوں کو حق کے قبول، اور ناحق سے دور و نفور رہنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ الموفق

فقیر خلیل احمد قادری غفرلہ، خادم دار الافتاء بدایوں

(مہر) ۱۱؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

تصدیق علمائے بدایوں

بسم اللہ حامداً ومصلیاً اس میں کوئی شک نہیں کہ طائفہ رافضہ جس کا دوسرا نام شیعہ بھی ہے اس گروہ کے عقائد انتہائی واہیات وخرافات امور پر مشتمل ہیں، ان کے مرتد وکافر ہونے کے لیے صرف ان کا ایک اہم عقیدہ تحریف قرآن ہی کافی ووافی ہے کہ صریح قرآن مجید (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون) وغیرہ وغیرہ کے خلاف ومنافی ہے۔

بہرحال اس بارے میں جو کچھ علامہ موصوف نے فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ عین حق و صواب ہے، احقر راقم الحروف کا یہی عقیدہ ہے اور امت مسلمہ حقہ کا یہی عقیدہ از اول تا ایں دم رہا ہے ___ اور ہے۔ رب کریم سب کو بالخصوص اس گروہ مرتدین کو توفیق قبول عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین احقر العباد محمد اقبال قادری غفرلہ صدر مدرس مدرسہ قادریہ خطیب جامع مسجد شمسی بدایوں

الجواب صحیح ۔ احقر فضل المظفر خاں عفی عنہ، مہتمم مدرسہ ظفر العلوم بدایوں

الجواب صحیح والمجیب محقق ___ العبد محمد ابراہیم قادری غفرلہ صدر مدرس مدرسہ ظفر العلوم

الجواب صحیح احقر خلیق المظفر خاں فاضل دار العلوم منظر اسلام بریلی وارد حال بدایوں ۲ رجب المرجب

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ حامدا ومصلیا ومسلما۔ حضرت علامہ فاضل مجیب کا جامع اور مدلل جواب حرف بحرف صحیح ہے۔ شیعہ اثنا عشری کے جو عقائد ذکر کئے گئے ہیں یعنی (۱) قرآن کی تحریف کا قائل ہونا (۲) ان کا اپنے بارہ اماموں کو معصوم ومفترض الطاعۃ جاننا، شرعی احکام کی تحلیل وتحریم میں انھیں مختار ماننا، انھیں انبیاء کرام کے ہم پلہ بلکہ ان سے افضل قرار دینا (۳) قرآن وحدیث کے اولیں اور چشم دید گواہ یعنی حضرات صحابہ کرام کی خصوصاً حضرات شیخین کی تکفیر کرنا، ان سب پر سب وشتم اور لعن طعن کرنا بلاشبہ یہ عقائد صریح کفر ہیں۔ ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ قطعی کافر مرتد ہیں۔

صحابہ کرام پر سب وشتم کرنے والوں کے حق میں حضرت امام مالکؒ نے بہت پہلے ہی کفر کا فتویٰ دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مال فئی میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے چنانچہ علامہ شاطبیؒ الاعتصام میں لکھتے ہیں۔

قال مصعب الزبیری وابن نافع دخل هارون (یعنی الرشید) المسجد فرکع ثم اتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ ثم اتی مجلس مالک فقال السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم قال لمالک هل لمن سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفیٔ حق؟ قال لا۔ ولا کرامۃ ولا مرۃ قال۔ من این قلت ذلک قال۔ قال اللہ عزوجل "لیغیظ بہم الکفار" فمن عابہم فہو کافر ولا حق لکافر فی الفیٔ

(الاعتصام ص ۲۶۱/۲۶۰) فقط واللہ اعلم

حبیب الرحمٰن خیرآبادی

مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۳/۳/۱۴۰۷ھ

بے شک جو لوگ قرآن کریم کو محرف مانتے ہوں یا شرعی احکام کی تحلیل وتحریم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو بھی مختار مانتے ہوں کافر و مرتد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہٗ سعید احمد عفا اللہ عنہ پالنپوری

خادم دار العلوم دیوبند

حامداً و مصلیاً و مسلماً ـــ یہ عقائد ثلثہ مذکورہ ایسے باطل و غلط ہیں کہ محض ان کی وجہ سے بھی فرقہ اثنا عشریہ کے کفر و ارتداد میں کسی قسم کے شک و اشتباہ کی گنجائش نہیں رہتی ـــ بلکہ جس شخص کے اندر ان عقائد ثلثہ مذکورہ سے ایک عقیدہ بھی ہوگا تو اس کے بھی کفر و ارتداد میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ فقط واللہ در المجیب

العبد نظام الدین ـ مفتی دار العلوم دیوبند

۲۴ / ۳ / ۱۴۰۶ھ

من اجاب اصاب۔ محدث جلیل حضرت الاستاذ العلام مدظلہٗ نے اثنا عشری شیعہ کے کافر ہونے کا جو فتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔

محمد ظفیر الدین غفرلہ مفتی دار العلوم دیوبند

۲۵ ر ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد فرقہ اثنا عشری جو تحریف قرآن کا برملا قائل ہے دونوں بزرگوں نے اپنی تحریروں میں اس فرقہ کی بہت سی تحریفات کو ان کی معتبر کتابوں سے مع حوالے کے نقل فرمادیا ہے اسی ایک کفریہ عقیدہ کے بعد ان کے کفر و ارتداد میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ حضرت علامہ مجیب مدظلہٗ کا جواب پوری طرح مدلل ہے یہ احقر اس سے متفق ہے۔ فللہ درہٗ ـ جزاہ اللہ عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء

کتبہ الاحقر الافتقر عبد الرحمٰن غفرلہ

مفتی دار العلوم دیوبند ۲۹ ر ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

(مہر دار الافتاء دار العلوم دیوبند)

شیعہ اثنا عشری کے معتقدات چونکہ نصوص قطعیہ سے ثابت شدہ امور کے مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس لئے ان کا دین اسلام سے خارج ہونا ظاہر ہے (احقر نصیر احمد عفی عنہ (استاذ حدیث)

احقر معراج الحق غفرلہ (صدر مدرس دار العلوم دیوبند)

ارشد غفرلہ (استاذ حدیث) نعمت اللہ غفرلہ (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند)

۱۳/۴/۱۴۰۷ھ

الحق ابلج والباطل لجلج ناکارہ عبد الحق قاسمی خادم دار العلوم دیوبند ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۴۰۷ھ

شبیر احمد عفی عنہ

فرقہ اثنا عشریہ کو احقر کافر سمجھتا ہے۔ محمد حسین، عبد الخالق مدراسی عفی عنہ

عبد الرحیم بستوی۔ نسیم احمد بارہ بنکوی ریاست علی غفرلہ

فرقہ اثنا عشریہ کا کفر وارتداد اظہر من الشمس ہے۔ عبد الرؤف کفاہ اللہ افغانی

مجیب اللہ قاسمی (گونڈوی) عبد الخالق سنبھلی ۱۳/۴/۱۴۰۷ھ

محمد عثمان عفی عنہ احرار الحق غفرلہ شاہد حسین قاسمی عزیز احمد قاسمی

جو فرقہ اپنے ائمہ کو نہ صرف حضرات انبیاء کی طرح مطاع بلکہ کان وما یکون کا جاننے والا اور ان میں متصرف سمجھے، قرآن محکم میں تحریف وتبدل کا قائل ہو اور حضرات صحابہ کرام بالخصوص خلفائے ثلاثہ کو نعوذ باللہ منافق ومرتد قرار دے ایسے فرقہ کے کفر میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ بلا ریب یہ فرقہ کافر ہے اور حضرت مجیب نے اس کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے۔ حبیب الرحمٰن قاسمی۔ خادم دار العلوم دیوبند

۱۴/۴/۱۴۰۷ھ

فرقہ اثنا عشریہ کے اعتقادات باطلہ انکی تکفیر کے لئے کافی ہیں احقر حضرت مجیب مدظلہ کے جواب کی تصویب وتائید کرتا ہے۔ قمر الدین احمد خادم حدیث دار العلوم دیوبند

۱۴/۴/۱۴۰۷ھ

تکفیر کے لئے تحریف قرآن کا اعتقاد ہی کافی ہے۔ خورشید انور

اذا ثبتت حقیقۃ العقائد الاثنا عشریہ فتکفیرھم واجب بلا شبہۃ

محمد یوسف غفرلہ زبیر احمد لقمان الحق فاروقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ اثنا عشریہ کا قرآن مجید کو محرف ماننا منصب امامت کو درجہ نبوت سے فائق و برتر جاننا صحابہ کرام کو سب و شتم کرنا وغیرہ موجبات کفر ہیں۔

المصدق شمیم احمد

بلال اصغر

فتویٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی دامت فیوضہم (دارالعلوم دیوبند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطاھرین واصحابہ الطیبین اجمعین الیوم الدین ۔ امابعد

جب سے فرقہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ نے جنم لیا اسی وقت سے علمائے حق نے اس کی تردید کی، اس کے زیغ ضلال کو واضح کیا، کسی نے اس پر مختصر لکھا، کسی نے تفصیل سے بیان کیا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں اس پر بسط سے کلام کیا

بادشاہ ہمایوں کے دور میں یہ فرقہ منظم شکل میں جماعتی حیثیت سے ہندوستان آیا اور اپنے مخصوص نظریات (بغض صحابہ اور ان پر لعن طعن) کی اشاعت کرنے لگا ہمایوں نے علامہ ابن حجر مکی کو خط لکھا جس پر " تطہیر اللسان والجنان" تصنیف کی گئی۔ نیز دوسری کتاب " الصواعق المحرقہ" تصنیف فرمائی ۔

اس کے بعد اکبر کا دور آیا تو یہ فرقہ ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ جو دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے مقابلہ میں دوسرا دین مستقل بنایا گیا ۔

اسی زمانہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تھے، انکو قتل کرنے کی تجویز کی گئی مگر وہ تجویز کامیاب نہیں ہوئی یہاں تک کہ اکبر کا انتقال ہوگیا ۔

پھر جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اجین ریاست گوالیار میں قید کر دیا اور برسوں قید میں رکھا، پھر ایک خواب کی بنا پر متنبہ ہو کر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور ان کو جیل سے نکال کر معافی مانگی ۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرق ضالہ میں اس فرقہ کو سب سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرناک بتایا ہے[1]، تحریر فرمایا ہے کہ قرآنی اسلام کے مقابلہ میں اس فرقہ نے دوسرا اسلام تیار کیا ہے اس کے عقائد کو شمار کرایا ہے کہ یہ عقائد قرآن کریم اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ جن اکابر نے اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا انہوں نے اس احتیاط کی بنا پر کف اللسان واتقلم کیا ہے کہ ممکن ہے مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہو جائے، بغیر توبہ کے مرنے پر یہ احتیاطی پہلو بھی ختم ہو گیا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:

الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما والعیاذ باللّٰہ نھو کافر ولو قذف عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا بالزنا کفر باللّٰہ ومن انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ نھو کافر وعلی قول بعضھم ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر رضی اللّٰہ عنہ فی اصح القول کذا فی الظھیریۃ ــــ ویجب اکفارھم باکفار عثمان وعلی وطلحۃ وزبیر وعائشہ رضی اللّٰہ عنھم۔

ویجب اکفار الزیدیۃ کلھم فی قولھم بانتظار نبی من العجم ینسخ دین نبینا وسیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کذا فی الوجیز للکردری ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح با نتقال روح الالٰہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ وھولاء القوم خارجون

---

[1] مکتوب ۲۶ ص ۱۲۵ مکتوب ۸۰ ص ۳۵، مکتوب ۵۴ صہ ۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا فی

الظهيرية فتاوی عالمگیریہ مختصراً ج ۲ ص ۲۸۳

مشہور مفسر و محدث حافظ ابن کثیرؒ نے سورہ فتح کی آیت (لیغیظ بہم الکفار) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ "امام مالکؒ نے اس آیت کو روافض کے کفر کی ایک قرآنی دلیل قرار دیا ہے" تفسیر خازن اور معالم التنزیل میں بھی امام مالک کے استدلال کی طرف اجمالی اشارہ موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ازالۃ الخفا" میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب اور دینی کارنامے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور اس فرقہ پر شد و مد سے رد فرمایا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں اس فرقہ باطلہ کے عقائد شنیعہ لکھ کر ان کا خوب رد فرمایا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرقہ کا تردید میں "ہدایت الشیعہ" تصنیف فرمائی۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے "ہدیۃ الشیعہ" میں بڑے دلائل سے اس فرقہ کے معتقدات کا رد کیا ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری نے ہدایات الرشید میں تفصیل سے اس فرقے کا رد فرمایا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

نعم لاشك فی تكفير من قذف السيدة عائشة رضی اللہ عنها

او انكر صحبة الصديقؓ او اعتقد الالوهية فی علی او ان جبرئيل

غلط فی الوحی او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن

شامی ج ۳ ص ۲۹۴

الغرض اپنے اپنے دور میں اہلسنت والجماعۃ (ہم ما انا علیہ واصحابی) اس فرقے پر رد کرتے چلے آئے ہیں۔ اس فرقے کی کتابیں کمیاب یا نایاب تھیں مگر اب چھپ چکی ہیں جو شخص ان کا مطالعہ کرے گا وہ خود بھی دیکھ لے گا کہ وہ کس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفریات پر مشتمل ہیں مثلاً "کافی" منہج الصادقین، البرہان فی تفسیر القرآن، فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، حیات القلوب، کشف الاسرار وغیرہ وغیرہ

فقط واللہ الھادی الی صراط مستقیم

املاہ العبد محمود غفرلہ

چھتہ مسجد دار العلوم دیوبند ۲۵ ربیع ۱۴۰۸ھ

مظاہر علوم، سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء میں اس فرقہ (شیعہ اثنا عشریہ) کے جو عقائد مفصل و مدلل تحریر فرمائے گئے ہیں ان کی بنا پر یہ فرقہ بالیقین اور بلا شبہ کافر اور مرتد ہے، جیسا کہ حضرت اقدس مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب نے تحریر فرمایا ہے، احقر نے مستقل جواب لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی، جو کچھ حضرات اکابر علماء نے تحریر فرمایا ہے وہی کافی ہے۔

یحییٰ غفرلہ دار الافتاء مظاہر علوم سہارنپور

۱۲ رجب ۸ھ

مہر دار الافتاء

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب بعون الملک الوہاب

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد! حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی، حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے جوابات بغور دیکھے، نیز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کا فتویٰ یہ ہے ــــ محققین کے نزدیک سنی روافض کافر بحکم مرتد ہیں[1]، لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں[2]۔ البتہ جو علماء ان کو بحکم اہل کتاب

---

[1] وھولاء القوم (الروافض) خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔ کذا فی الظھیریۃ عالمگیری ص ۲۶۸ [illegible]

[2] ولا تؤکل ذبیحۃ المجوسی والمرتد کذا فی الھدایۃ ص ۴۱۹

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں، ان کے نزدیک جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم حررہٗ خلیل احمد عفی عنہٗ
الجواب صحیح عنایت الٰہی عفی عنہٗ (فتاویٰ مظاہر علوم اول ص۲۱۳ کتاب الذبائح)
حضرات اکابر کے جوابات صحیح ہیں املاہ احقر محمد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہٗ
خادم افتار وتدریس مظاہر علوم سہارنپور ۹؍۲؍۱۴۰۸ھ
الجواب صحیح بلا ارتیاب محمد امین غفرلہٗ خادم افتار مظاہر علوم سہارنپور
الجواب صحیح اشتیاق احمد مظاہری قاسمی ندوی مفتی مظاہر علوم سہارنپور ۹؍۲؍۱۴۰۸ھ
الاجوبۃ کلہا صحیحۃ بندہ ذوالفقار علی غفرلہٗ رفیق دار الافتار مظاہر علوم
سہارنپور ۹؍۲؍۱۴۰۸ھ
مہر دار الافتار مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ھو المصوب

شیعوں میں سے اثنا عشری فرقہ قرآن میں تحریف کا قائل ہے ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں حضرت علی اور اہل بیت کے بارے میں صریح آیات تھیں ان کو صحابہ کرام نے خاص طور پر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے قطع برید کرکے نکال دیا ہے اور یہ موجودہ قرآن مجید ناقص ہے (نعوذ باللہ) اسی طرح وہ عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے بھی قائل نہیں ہیں نیز ان کے بہت سے ایسے عقائد ہیں جو کتاب اللہ کی نصوص صریح کے مخالف ہیں اس لئے فرقہ اثنا عشری کا فرادر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ان کا اپنے کو مسلمان کہنا محض تقیہ پر مبنی ہے اور سیاسی مفاد کے خاطر ہے

فقط محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہٗ

۲۳؍۲؍۱۴۰۸ھ مفتی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • الجواب صحیح ضیاء الحسن خادم (شیخ الحدیث) دار العلوم ندوۃ العلماء
شہباز ۲۴/۲/۱۴۰۸ھ ناصر علی ۲۵/۲/۱۴۰۸ھ عبد النور ندوی ۲۶/۲/۱۴۰۸
عتیق احمد ۲۶/۲/۱۴۰۸ھ الجواب صحیح محمد زکریا سنبھلی قاسمی ندوی مدرس حدیث وفقہ
دار العلوم ندوۃ العلماء

فرقہ اثنا عشری اگر تحریف قرآن کا قائل ہے اور ختم نبوت کا منکر ہے تو اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں ۔ سلمان الحسینی ندوی

۲۴/۲/۱۴۰۸ھ

اثنا عشری مسلک کے بنیادی مآخذ کے مطالعہ سے تحریف قرآن، عقیدۂ امامت (جو قطعاً عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے) تکفیر صحابہ اور شیخین وغیرہ جن عقائد کا قطعی علم ہوتا ہے، اس کے بعد اس مسلک کے ماننے والوں کی تکفیر میں کسی تردد کی گنجائش نہیں رہ جاتی استاذ گرامی جناب مولانا مفتی محمد ظہور ندوی صاحب نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ ان کا اپنے کو مسلمان کہنا محض تقیہ پر مبنی ہے اور سیاسی مفاد کی خاطر ہے یہ بھی بالکل درست ہے ۔

خلیل الرحمٰن سجاد ندوی (خادم تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء)

جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس

[شیخ الجامعہ جناب مولانا عبد الوحید رحمانی مدظلہ کی خدمت میں استفتار کے ساتھ حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری (رئیس الجامعۃ السلفیہ) کے فتوی کی نقل بھی بھیج دی گئی تھی۔ چنانچہ انھوں نے پورے ادارہ کی طرف سے خود ہی استفتار کے جواب میں حضرت والد ماجد مدظلہ العالی کی خدمت میں جو عبارت تحریر فرمائی وہ ذیل کی سطروں میں ملاحظہ فرمائی جائے :]

"آپ کا ارسال کردہ گرامی نامہ مع استفتار بدست مولانا ابوسجان ندوی موصول ہوا۔ عزت افزائی کا بہت بہت شکریہ ۔

حضرت مولانا عبید اللہ رحمانی صاحب حفظہ اللہ ہمارے جامعہ سلفیہ کے صدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آپ نے استفتار کا جو جواب مرحمت فرمایا ہے، ہم سب اس جواب سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔ والسلام عبدالوحید الرحمانی

مہر جامعہ سلفیہ بنارس

دار المبلغین لکھنؤ

باسمہ تعالیٰ حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب واللہ الموفق للصواب

شیعہ اثنا عشریہ عقیدہ تحریف قرآن، عقیدۂ امامت، انکار صحابیت صدیق اکبرؓ اور قذف حضرت صدیقۃ المبرۃ رضی اللہ عنہا کی بنیاد پر قطعی طور پر اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں، انکو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے — اب سے نصف صدی سے زائد پہلے امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی علیہ الرحمہ نے مذہب شیعہ کی معتبر و مستند کتابوں اور ان کے متقدمین و متاخرین علمار کی تحریروں کی روشنی میں اس مسئلہ کو "کہ شیعہ کا ایمان قرآن پاک پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے" اپنی کتاب "تنبیہ الحائرین" میں بڑی وضاحت اور تفصیل سے تحریر فرمایا ہے، بنا بریں اثنا عشری شیعہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں علاوہ ازیں جن حضرات نے ان کے مذہب کی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ سب انکی تکفیر پر متفق ہیں اور جبکہ ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی تو ان کا کفر محل تردد نہیں رہا۔ عقیدہ تحریف قرآن کے علاوہ دیگر وجوہ کفر بھی ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

عبدالعلیم فاروقی عافاہ مولاہ ۱۳ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح محمد یامین قاسمی عفی عنہ، الجواب صحیح عبدالرشید فلاحی غفرلہ الجواب صحیح محمد جہانگیر غفرلہ

دار العلوم فاروقیہ کاکوری لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیعہ اثنا عشری تحریف قرآن کے قائل ہونے ختم نبوت کے منکر ہونے اور اصحاب رسول

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکفیر کے قائل ہونے کی وجہ
قطعاً کافر ہیں، اور ان کا اسلام سے کبھی کوئی واسطہ نہیں رہا جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے امام
کا یہ قول اپنی بے نظیر کتاب "منہاج السنۃ" میں نقل فرمایا ہے۔

قال الشعبی احذرکم اهل هذه الاهواء المضلة وشرها الرافضة لم یدخلوا فی الاسلام رغبة ولا رهبة ولکن مقتا لاهل الاسلام وبغیاً علیهم (منهاج السنة ج ۱ ص۸)

شیعہ اثنا عشری کی ہر سہ وجوہ کفر پر مستفتی محترم و مجیب علام نے کافی دلائل اور ناقابل تردید
تاویل و ثبوت فراہم کر دیئے ہیں، جن پر اضافہ کی کوئی حاجت نہیں ہے۔
مندرجہ بالا تین وجوہ کفر کے علاوہ قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حرام خداوندی کو
قرار دینا مثلاً زنا کو متعہ کے عنوان سے اور کذب کو تقیہ کے عنوان سے۔ یہ جرائم بھی ان کی
تکفیر کے لئے کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وحکمہ احکم۔

عبدالعلی فاروقی عفا اللہ عنہ

فضل الرحمن قاسمی غفرلہ، المصدق شبیر احمد عفی عنہ، محمد شفیع قاسمی عفی عنہ

الجواب صحیح عبدالحلیم غفرلہ الجواب صحیح عبدالولی فاروقی الجواب صحیح عبدالمنان القاسمی

مدرسہ امینیہ دہلی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد شیعہ اثنا عشریہ کے متعلق
سائل و مجیب (حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی مدظلہ) ہر دو حضرات نے جو تحقیقات پیش
کی ہیں، ان کے پیش نظر اس فرقہ کی تکفیر میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی، تحریف
قرآن، انکار صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ایسے عقائد ہیں جن کی بنا پر علماء اہل حق نے ہمیشہ
ان کی تکفیر کی ہے، مگر عمومی طور پر فتویٰ تکفیر میں احتیاط کی بنیادی وجہ صرف یہ تھی کہ علماء
نے ہندوستان میں شیعیت کی ترویج و اشاعت نہایت گہری سیاست کے ساتھ کی تھی
ابتداءً تمام دیگر عقائد باطلہ سے بے خبر رکھتے ہوئے عوام پر صرف حب اہل بیت کا جذبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال کر اہلسنت کے بہت سے افراد کو گمراہ کیا، یوپی کے اکثر علاقوں میں نواب آصف الدولہ کے دباؤ کے تحت بہت سے اہلسنت ماتم مجلس اور تعزیہ داری پر مجبور رہوئے، اس بنا پر یہ لوگ یہی سمجھتے رہے کہ شیعہ، سنی کے مابین صرف ماتم مجلس ہی ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے، باقی دونوں مذہبوں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، اس لئے بریلوی دیوبندی کی طرح باہم سنی اور شیعوں کے درمیان بھی مدتہائے دراز تک مناکحت کا سلسلہ جاری رہا، شروع ہی میں بالفرض علماء شیعہ اگر ان عقائد سے خبردار کرکے اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کرتے تو یقیناً کامیاب نہ ہوتے، اہل حق نے عرصہ دراز تک عام شیعوں کو ان عقائد سے یکسر بے خبر دیکھتے ہوئے بلکہ ان عقائد باطلہ سے ان کے صریح انکار کے پیش نظر عمومی تکفیر کا فتویٰ دینے سے گریز کیا، مگر فی زمانہ جبکہ ان عقائد باطلہ سے ان کا ہر خورد و کلاں خبردار ہو چکا ہے اور وہ یہ عقیدے بھی رکھتا ہے تو اب فتویٰ تکفیر میں مزید احتیاط کرنا خلاف احتیاط ہے، بہرحال مذکورہ بالا وضاحت کے بعد ہماری رائے سائل و مجیب کی رائے سے بالکل متفق ہے ۔ فقط مشہود حسن حسنی غفرلہ نائب صدر مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

الجواب صواب عبد السمیع صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

الجواب صحیح جاوید نظر ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ : محمد اشرف القاسمی گونڈوی مشرف فتاویٰ مدرسہ امینیہ دہلی (مہر دارالافتاء مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی)

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مراد آباد باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حضرت اقدس محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم کا جواب کتاب وسنت کے عین مطابق ہے۔ بالخصوص چار صحابہ کے ماسوائے تمام صحابہ کے مرتد ہونے وتحریف قرآن وعصمت ائمہ، (جو ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے) کے عقیدہ کی بنیاد پر فرقہ اثنا عشریہ کو کافر، ضال، مضل، وخارج از اسلام قرار دیا جانا بالکل صحیح اور درست ہے ۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم شبیر احمد عفا اللہ عنہ ۴ صفر ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح عبد الجبار الاعظمی غفرلہ (شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشید الدین غفرلہ (مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی) شبیر احمد غفرلہ مظفر نگری
عبد السلام غفرلہ ۴/۲/۱۴۰۸ھ (مہر دار الافتا جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی' مراد آباد)

مدرسہ امدادیہ' مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعہ اثنا عشریہ جنکی قیادت اس وقت، دجال خمینی کر رہا ہے (۱) تحریف قرآن (۲) عصمت ائمہ (۳) تکفیر شیخین و تکفیر صحابہ (۴) وقذف ام المومنین الصدیقۃ المبرّۃ و دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشبہ قطعی طور پر دین اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں، غیر مسلموں کی طرح ان سے ظاہری رواداری تو درست ہے، لیکن ان سے رشتۂ مناکحت، ان کے ذبیحہ کا استعمال، ان کو حج کی اجازت دینا، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا، الغرض ان کو اسلامی مراسم کا برتاؤ ہرگز ہرگز درست نہیں ہے ھذا ھو الحق وعلیہ الفتویٰ وماذا بعد الحق الا الضلال واللہ اعلم وعلمہ اتم معین الدین غفرلہ
الجواب صحیح محمد انعام اللہ غفرلہ (صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ امدادیہ)
نثار احمد عفی عنہ' معاذ الاسلام غفرلہ سجاد احمد عفا عنہ' عبد الغنی غفرلہ
عطاء اللہ عفا عنہ' (مہر دار الافتاء مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ' امدادیہ' مراد آباد)

مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب جونپوری دامت برکاتہم | بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ کے نزدیک فرقہ اثنا عشریہ کا کفر اب مجمع علیہ ہے، سلف و خلف میں اگر کسی نے ان کے کفر میں تردد کیا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کے عقائد کفریہ ان تک نہیں پہونچے تھے
بندہ عبد الحلیم عفی عنہ' خادم مدرسہ ریاض العلوم گورینی ضلع جونپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایمان کی تعریف ہے ۔ ھو التصدیق بما علم مجیئ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بہ فیما علم اجمالا و تفصیلا فیما علم تفصیلا ۔
اور یہ بات بلا ریب مجمع علیہ ہے کہ ایمان کی تعریف میں جو تصدیق مذکور ہے، اس سے مراد نہ تو تصدیق منطقی ہے کہ عبارت ہے معرفت و ادراک نسبت سے اور نہ تصدیق لغوی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہے نسبت الصدق الی القائل کا، بلکہ مراد تصدیق شرعی ہے کہ نام ہے مجموعہ امور ثلاثہ معرفت، تصدیق لغوی اور انقیاد و استسلام کا ـــ پس نظر استفتاء کے جواب میں فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے لئے جو دلائل منقول ہیں، ان کی روشنی میں تصدیق مطلوب کا عدم ظاہر ہے، اس لئے ان کے ایمان کی نفی اور کفر کا اثبات روز روشن کی طرح واضح ہے اور جواب حرف بحرف صحیح ہے ـ بندہ محمد حنیف غفرلہ (صدر المدرسین مدرسہ ریاض العلوم)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ ـ مخدوم و محترم حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی دامت برکاتہم نے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد کی ان کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے جو تفصیلات پیش کی ہیں، اس کے پیش نظر یقیناً یہ حضرات (شیعہ) کافر ہیں، اور اس سلسلہ میں محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ کا فتویٰ (جواب) بالکل صحیح ہے ـــ حررہٗ العبد حبیب اللہ قاسمی غفرلہ

خادم الحدیث والافتاء ریاض العلوم

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ ـــ سوال و استفتاء میں پیش کردہ تفصیلات اور جواب و فتویٰ میں تحریر فرمودہ تحقیقات ناقابل تردد حقیقت ہیں اور اس حقیقت کی اشاعت فی زماننا نہایت ضروری دینی خدمت ہے والعلم عند اللہ بندہ عبید اللہ خادم مدرسہ ریاض العلوم گورینی

مدرسہ جامع العلوم کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ حامداً ومصلیاً محدث جلیل فقیہ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہٗ کا جواب بالکل درست ہے، اثنا عشری شیعوں کے کفر و ارتداد میں وجوہ مذکورہ کی بنا پر کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی نے شیعوں کے کفر کے سلسلہ میں کچھ شبہات و اشکالات کئے تھے جنکے مدلل و مفصل جوابات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں جو کہ چھٹے تتمہ سوال کے تتمہ جواب میں تحریر فرمایا ہے "لیکن اگر وہ خود ہی اپنے کو کافر کہیں (بالنون) تو کیا ہم اس وقت بھی ان کو کافر نہ بتائیں (بالتاء) دنیا میں اپنے کو آج تک کسی نے کافر نہیں کہا بلکہ کوئی عیسائی کہتا ہے، کوئی یہودی، مگر چونکہ ان فرقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے عقائد کفریہ دلائل سے ثابت ہیں اس لئے ان کو کافر ہی کہا جائے گا۔ تو مدار اس حکم کا عقائد کفریہ پر پڑا، تو اگر ایک شخص اپنے کو فرقہ شیعہ سے کہتا ہے اور کوئی عقیدہ کفریہ اس مذہب کے اجزاء یا لوازم سے ہے تو اپنے کو اس فرقہ میں بتلانا بدلالت التزامی اس عقیدہ کو اپنا عقیدہ بتلانا ہے، پھر عدم تکفیر کی کیا وجہ، اور اگر یہاں یہ عقیدہ[1] مختلف فیہ بھی ہوتا تب بھی کسی کی تکفیر میں تردد ہوتا لیکن یہ بھی نہیں، اور جو اختلاف ہے وہ غیر معتدبہ ہے، جسکو خود ان کے جمہور رد کر رہے ہیں، اس حالت میں اصل تو کفر ہوگا، البتہ کوئی صراحۃً کہے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں، یا کوئی اپنا لقب جدا رکھ لے، مثلاً جو علماء ان کے تحریف کے نافی[2] ہیں، ان کی طرف اپنے کو منسوب کریں مثلاً اپنے کو صدوقی یا قمی یا مرتضوی یا طبرسی کہا کریں، مطلق شیعی نہ کہیں تو خاص اس شخص کو یا اس فرقہ کو اس عموم سے مستثنیٰ کر دیں گے، لیکن ایسے استثناؤں سے ثانوی حکم نہیں بدلتا ہے، حرمت نکاح، حرمت ذبیحہ، احکام ثانوی ہیں، یہ اس پر بھی جاری ہوں گے، جبتک وہ فرقہ متمیز و مشہور نہ ہو جائے .... الخ امداد الفتاویٰ جلد چہارم ص۵۸۶

الغرض شیعوں کا کفر بر بنائے تحریف قرآن محل تردد نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد منظور احمد مظاہری مفتی مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد کانپور و قاضی شہر کانپور

قد اصاب من اجاب احقر محمد مبین الحق قاسمی عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور ۱۹ ؍ ۱۴۰۲ھ

(مہر دار الافتاء مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد کانپور)

مدرسہ جامعہ اسلامیہ قلی بازار کانپور

الجواب صحیح والمجیب نجیح الاحقر ظفر الدین احمد عفی عنہ خادم دار الافتاء جامعہ اسلامیہ کانپور ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح فاروق احمد غفرلہ مدرس جامعہ اسلامیہ کانپور

الجواب صحیح محمد معروف مظاہری عفی عنہ خادم جامعہ اسلامیہ کانپور

الجواب صحیح بندہ احتشام علی غفرلہ مظاہری خطیب مسجد امامن سردار کانپور

---

[1] یعنی عقیدۂ تحریف قرآن [2] یعنی نفی کرنے والے اور منکر

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

الجواب صحیح عبد القیوم غفرلہ مظاہری مفتی مدرسہ ضیاء العلوم کانپور
ظہیر الحسن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

جامعہ مسعودیہ نور العلوم، بہرائچ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں مذکورہ بالا فتوےؒ[1] کی توثیق کرتا ہوں، وما توفیقی الا بجنب اللہ
وکتابہ وبجب رسولہ والہ وصحبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم
مرگ بر دشمنان رسول و دشمنان آل رسول العاجز الفقیر محمد سلامت اللہ غفرلہ
۷ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء (مفتی و صدر مدرس مدرسہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح محمد افتخار الحق عفی عنہ مہتمم جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ
اس کتاب (استفتار) کے پڑھنے کے بعد شرح صدر کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اثنا عشری شیعہ بلاشبہ کافر و مرتد ہیں ذکر اللہ غفرلہ (ناظم تعلیمات جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

الجواب صحیح حیات اللہ قاسمی عفی عنہ (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)
الجواب صحیح غلام احمد خاں غفرلہ (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)
الجواب صحیح زبیر احمد عفی عنہ (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)
الجواب صحیح عبد الوحید نوری عفی عنہ (مدرس جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)
(مہر جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ)

جامعہ اسلامیہ بیت العلوم بہرائچ

باسمہ تعالیٰ۔ کتاب ہذا (استفتار) کو پڑھ کر واضح ہو گیا کہ فرقہ اثنا عشری شیعہ

---

[1] یعنی محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کا فتویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے عقائد باطلہ ضالہ کی وجہ سے قطعی اور یقینی طور پر خارج از اسلام کافر اور مرتد ہے
واللہ اعلم وحید اللہ عفی عنہٗ ، ۱۴۰۴ھ (مہر جامعہ اسلامیہ بیت العلوم بہرائچ)

مدرسہ فرقانیہ گونڈہ

باسمہ تعالیٰ شانہٗ فرقہ اثناعشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ، مثلاً عقیدہ تحریف قرآن ، عقیدہ امامت جو مستلزم انکار ختم نبوت ہے سب شیخین اور چند حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ جمیع حضرات صحابہ کو مرتد و کافر قرار دینا (نعوذ باللہ منہٗ) اور قذف ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۔
لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً ان کا ذبیحہ استعمال کرنا ان کا جنازہ پڑھنا ان کو جنازہ میں شریک کرنا ، ان کے ساتھ قربانی کرنا ان کے ساتھ مناکحت ، اور نکاح میں ان کو گواہ بنانا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب
نعمت اللہ عفرلہ (استاذ و مفتی مدرسہ فرقانیہ گونڈہ) ۲۲/۳/۸۷ء

الجواب صحیح	عبد الغنی غفرلہ القاسمی	مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ یوپی
الجواب صحیح	اقبال احمد عفی عنہٗ	(مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح	عبد الرب قاسمی غفرلہ	(نائب مہتمم مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح	عبد التواب قاسمی عفی عنہٗ	(مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح	محمد ابو بکر غفرلہ	(مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح	محمد راشد القاسمی	(مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)
الجواب صحیح	محمد یحییٰ غفرلہ	(خادم مدرسہ فرقانیہ گونڈہ)

مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلال پور ، فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو شخص یا فرقہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو اس کی تکفیر اگر نہ کی جائے تو دین کی حفاظت اور باطل سے اس کا امتیاز نہ ہو سکے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ باطل فرقوں کی تردید ہمیشہ سے علماء حق کا شیوہ رہا ہے، اثنا عشریہ شیعوں کا اسلام اگر تسلیم کر لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اصول دین میں سے کوئی اصل ثابت نہ رہے کیونکہ ان کا اجماعی عقیدہ ہے کہ دین کے راویان اول یعنی پوری جماعت صحابہ سوائے تین یا چار کے سب منافق اور مرتد تھے اور یہ تین یا چار جو مستثنیٰ ہیں وہ بھی تقیہ باز تھے (والعیاذ باللہ) لہٰذا یہ فرقہ نہ صرف ان تین عقائد باطلہ کی بنیاد پر جن کا ذکر بہت ہی مفصل و مدلل طور پر استفتاء میں کیا گیا ہے بلکہ ان کے علاوہ اور بھی عقائد باطلہ جیسے مثل عقیدۂ بداء وغیرہ کے باعث کافر اور خارج از اسلام ہے، محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن مدظلہ کے جواب با صواب کی میں توثیق و تصویب کرتا ہوں۔

ضمیر احمد غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور (ضلع فیض آباد)

الجواب صحیح ۔ محمد القاسمی غفرلہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ جلالپور)

الجواب صحیح ۔ نبیہہ محمد عفی عنہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

الجواب صحیح عبد الحق غفرلہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

الجواب صحیح شفیق احمد اعظمی غفرلہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

الجواب صحیح مصباح الحسن عفی عنہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

الجواب صحیح نور محمد غفرلہ (مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض جلالپور)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم قصبہ نوح (ضلع گوڑگانوہ، ہریانہ)

[اب سے ایک صدی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ پہلے ایک بدزبان شیعہ (محمد ہادی بن مرزا علی لکھنوی) نے چیلنج کے انداز میں علمائے اہل سنت کو مخاطب کر کے چند سوالات کئے تھے، جن میں ایک سوال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق بھی تھا جس میں اس رافضی نے ام المومنین کی شان میں سخت گستاخیاں کی تھیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے ان سوالات کے جواب میں رسالہ "ہدایت الشیعہ" تصنیف فرمایا تھا اس میں حضرت ام المومنین سے متعلق سوال کا تفصیلی جواب دینے کے بعد حضرت قدس سرہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تحریر فرمایا ہے ۔!

"سائل جیسا شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایک آیۃ قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے، کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منھ کرنے سے مومن نہیں ہوتا، تم تو صدہا آیات کے مکذب اور عترت کے اقوال کے مخالف ہو اور خود عترت کی طرف کیسے کیسے نقصان لگاتے ہو خصوصاً حضرت کلثوم کو کہ معاذ اللہ" اول فرج غصب منا " تمھارا مجتہد کہتا ہے ۔ اور حضرت امیر کی شان میں کیا کیا واہیات کا اعتقاد کئے ہوئے ہو، چنانچہ اوپر کے جوابوں میں کچھ مذکور ہوا ۔ پھر دعوائے محبت و تمسک ثقلین کس منھ سے کرتے ہو، کچھ شرم کرو پس تم خارج از اسلام ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین ہیں نہ ام الکافرین، تم کو ان سے کیا علاقہ اذیت محبوبۂ رسول خدا، اذیت رسول اللہ ہے، اور موذی رسول کا کافر، اور پھر بعد تسلیم عاق پر لعنت ہے اور عاق اپنی مادر کا جنت میں نہیں جاتا، ام المومنین اقرب المقربین محبوبۂ رسول امین کا عاق قطعاً جہنمی ہے، ایسے شریروں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے" (ہدایۃ الشیعہ ص ۱۴)

الغرض بلاشبہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کا فتوٰی سو فی صد صحیح اور حق ہے

والحق احق بالاتباع ، حررہ نیاز محمد کان اللہ لہٗ

خادم الطلبہ مدرسہ قاسم العلوم، قصبہ نوح

(مہر دار الافتاء مدرسہ قاسم العلوم)

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، سورت، گجرات

شیعہ اثنا عشریہ کے جن عقائد مسلمہ کا استفتاء و جواب استفتاء میں بیان کیا گیا ہے وہ موجب کفر و ارتداد ہیں خصوصاً سب شیخین تو ان میں رچا ہے عوام ہوں یا خواص) ایسا رائج و عام ہے کہ کوئی اس سے محفوظ نہیں ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فتاوٰی برہانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالہ سے فرماتے ہیں "از سب شیخین کافر شود" (مالابد منہ، صہ ۱۲۹)
اس لئے شیعہ اثنا عشریہ کے کفر وارتداد میں کوئی شک وشبہ نہیں

کتبہ احمد عفی عنہ خانپوری ، مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، (ضلع بلساڑ)

الجواب صحیح عباس بن داؤد عفی اللہ عنہ معین دار الافتاء

الجواب صحیح محمد اکرام علی غفرلہ (شیخ الحدیث)

الجواب صحیح واجد حسن غفرلہ (استاذ حدیث)

الجواب صحیح محمد ابراہیم مُنی غفرلہ (استاذ حدیث)

الجواب صحیح محمد سعید عفا اللہ عنہ (مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

(مہر دار الافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر، سورت، گجرات

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب زید مجدہم نے جو جواب تحریر فرمایا ہے احقر اس کی تائید کرتا ہے، نیز محترم المقام جناب مستفتی صاحب زید مجدہم نے اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کی معتبر کتابوں سے لکھے ہیں اگر ان میں سے ایک کا بھی وجود کسی شخص یا جماعت میں موجود ہو تو وہ یقیناً کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

احمد بیمات غفرلہ ولوالدیہ

خادم دار الافتاء فلاح دارین ۱۹ ر صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب عبد اللہ غفرلہ (مہتمم فلاح دارین)

الجواب صحیح ذوالفقار اللہ غفرلہ

قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، اور اسکی خبر دی ہے، اور عدم تبدیل قرآن کی یقینی اور بدیہی اولیٰ ہے۔ جو ضروریات دین میں سے ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام سے راضی ہونا نصوص قطعیہ سے ثابت ہے خاص کر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جنتی ہونا اور خاتمہ بالایمان ہونا ایک امر قطعی ہے جو تواتر سے ثابت ہے لہٰذا جو ان باتوں میں شک کرے گا وہ کافر ہے کہ ضروریات دین سے انکار کرنا کفر ہے کما ھو المصرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی العقائد فقط والله اعلم بالصواب العبد العاجز شیر علی غفرلہ الافغانی
استاذ الحدیث الشریف، فلاح دارین، ترکیسر ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

دار العلوم، بڑودہ، گجرات

شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مستند ترین کتابوں سے ان کے "تحریف قرآن" نیز عقیدۂ امامت ، (جو ختم نبوت کی قطعی نفی اور حقیقت نبوت کے بعنوان امامت آج بھی باقی وجاری ہونے کو مستلزم ہے) کے برملا قائل ومعتقد ہونے کے ناقابل تردید ثبوت کے بعد وہ بلاشبہ خارج از اسلام کافر ومرتد ہیں۔

محدث کبیر وشہیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی زیدت معالیہ کے جواب سے کلی طور پر اتفاق کرتے ہوئے احقر اس کی تصویب وتوثیق کرتا ہے۔

مصلح الدین احمد بڑودی القاسمی
(شیخ الحدیث دار العلوم بڑودہ ومفتی اصلاح المسلمین، بڑودہ، گجرات)

دار العلوم تلنگانہ، آندھرا پردیش

آپکا استفتار بسلسلہ "دریافت حکم شرعی فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ" اور اس کا مدلل ومفصل جواب عنایت فرمودہ محدث جلیل، محقق عصر، حضرت العلامہ مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتہم از اول تا آخر ہم نے بغور پڑھا علمار امت واکابرین ملت نے اپنے اپنے زمانے میں قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ اور اجماع امت سے اس فرقۂ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے تھے، یہ گویا آج کے دور میں پھر انھیں کا اظہار واعلان ہے ہم خدام دین حضرت العلامۃ الاعظمی مدفیوضہ کے جواب باصواب سے حرف بحرف متفق ہیں، اور اس فتوی کی تائید کرتے ہیں، حق تعالیٰ آپ کو اور مولانا اعظمی صاحب مدظلہ کو اپنے شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے، کہ آپ حضرات نے اپنے نازک وقت میں جبکہ یہ فتنہ نئی نسل کو اپنے دام تزویر میں مبتلا کر رہا ہے، اور اپنے انقلابی نعروں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرفریب تحریروں سے اچھے خاصے پڑھے لکھوں کو متاثر کر رہا ہے، ایمانی جرأت اور مسئولیت عنداللہ کے احساس شدید سے کام لیتے ہوئے اس فتنہ کو دلائل حقہ کی روشنی میں واضح فرمادیا لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ ۔ جزاکم اللہ عن جمیع المسلمین خیر الجزاء

فقط والسلام

العبد احسان الدین عفی عنہ رشادی وقاسمی (صدر المدرسین دار العلوم نلگنڈہ)

احقر عزیز الدین عفی عنہ استاذ دار العلوم نلگنڈہ

العبد سید صدیق احمد غفرلہ المظاہری (مدرس و مفتی دار العلوم نلگنڈہ)

احقر محمد عبد النصیر رشادی وقاسمی (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

احقر محمد ضیاء الدین مظاہری عفی عنہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

محمد اطہر علی حسامی غفرلہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

احقر الافقر محمد جلال الدین مظاہری عفی عنہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

محمد فرحت اللہ حیدرآبادی مظاہری غفرلہ (مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

محمد ظلال الدین فلاحی حیدرآبادی غفرلہ (سابق مدرس دار العلوم نلگنڈہ)

مدرسہ مدینۃ العلوم کوداڑ ضلع نلگنڈہ

بندہ کو بھی جواب سے پورا اتفاق ہے ۔ احقر الزمن بندہ عبد القادر غفرلہ ۔
(ناظم مدرسہ مدینۃ العلوم کوداڑ ضلع نلگنڈہ)

مدرسہ بیت العلوم، سریاپیٹ ضلع نلگنڈہ ۔ آندھراپردیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرقہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں آپ کے استفتاء اور محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کا جواب نظر نواز ہوا، فرقہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں اکابر سلف کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے تحریف قرآن کے ادعا اور امامت متوازی نبوت اور سب وشتم صحابہ جیسے مبینہ عقائد کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور آج کل یہ استفسار اور فتویٰ درحقیقت اکابر کے فیصلے اور فتوے کا علی الاعلان اظہار ہے، جو وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

چنانچہ ہم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے جواب سے متفق ہیں۔

عبد العزیز غفرلہ (ناظم مدرسہ بیت العلوم سرایاپیٹ)
محمد امجد علی قاسمی عفی عنہ (خادم مدرسہ بیت العلوم)
محمد عبد الحیٰ قاسمی غفرلہ (خادم مدرسہ بیت العلوم) ۲۸/۱۱/۸۶ء

جامعہ خادم الاسلام جامع مسجد ہاپوڑ ضلع غازی آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے متعلق جو کچھ حضرت شیخ الحدیث صاحب زید مجدہ الاعلیٰ نے تفصیلی جواب تحریر فرمایا وہ حق ہے، والحق احق ان یتبع وماذا بعد الحق الا الضلال نہ اس فرقہ کا ایمان قرآن کریم پر ہے اور نہ ہی اس مذہب کو تسلیم کرتے ہوئے بقاء ایمان کی کوئی صورت ہو سکتی ہے، اور جب قرآن کریم پر ہی ایمان نہیں تو باقی فروعی مسائل میں جو کچھ خرافات ہوں تو عقلاً مستبعد نہیں فالحمد للہ اولاً واٰخراً ظاھراً و باطناً وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی افضل خلقہ اجمعین وعلی الہ وازواجہ الطاھرین و صحابتہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین

ھذا ما کتبہ احقر الزمن العبد محمود حسن غفر اللہ لہ ولوالدیہ

واحسن الیھما والیہ خادم جامعہ خادم الاسلام ہاپوڑ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۰ء

الجواب صحیح احقر مشتاق احمد غفرلہ (صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح ظہیر احمد ظہیر عفی عنہ القاسمی (استاذ جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد عباد الرحمٰن عفی عنہ برنی قاسمی (مدرس جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد اصغر غفرلہ (خادم جامعہ عربیہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد ایوب غفرلہ عفی عنہ (خادم جامعہ خادم الاسلام)
الجواب صحیح محمد کمال الدین غفرلہ ناگوری (خادم جامعہ خادم الاسلام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان عقائد (استفتاء میں مذکور عقائد) کے ماننے والے سارے ہی شیعہ یقیناً کافر و مرتد ہیں حکیم وصی احمد قاسمی عفی عنہ،
(مہتمم مدرسہ اسلامیہ بھٹنی) ۱۵ ار شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

الجواب صواب وسیم احمد قاسمی غفرلہ (مفتی و مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور)

الجواب صحیح محمد اسحاق القاسمی غفرلہ (مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی گورکھپور)

الجواب صحیح محمد زاہد نعمانی عفی عنہ (مدرس مدرسہ اسلامیہ بھٹنی)

الجواب صحیح حکیم محمد احمد غفرلہ قاسمی، الجواب صحیح گلاب حسین مظاہری ندوی غفرلہ

الجواب صحیح عبدالکریم منعانی عفی عنہ اعظمی الجواب صحیح۔ رفیع احمد قاسمی عفی عنہ،

مدرسہ ناصر العلوم ڈومریا گورکھپور

الجواب صحیح محمد ہاشم غفرلہ قاسمی (صدر مدرسہ ناصر العلوم ڈومریا گورکھپور)

مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ گورکھپور

الجواب صحیح علی احمد قاسمی صدر مدرس مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ

ادارہ محمودیہ قصبہ محمدی (ضلع لکھیم پور کھیری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الجواب صواب وللہ در المستفتی والمجیب جزاھم اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء

جن علماء اسلام کو کتب شیعہ میں مندرج عقائد کفریہ پر اطلاع ہوئی، انھوں نے غالی، تبرائی شیعوں کی تکفیر کو شرعی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے ضروری فرمایا ہے، چنانچہ بیہقی ہند قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نور اللہ مرقدہ نے اپنی متداول درسی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالابدمنہ کے مقدمہ میں فرمایا ہے

متواترات از نصوص قرآن وحدیث بمدح صحابہ پُر است، ودر قرآن آمدہ کہ اینہا باہم محبت ورحمت داشتند، ونیز برکفار غلاظ وشداد بودند، ہرکہ آنہا را باہم متبغض وبے الفت داند منکر قرآن است، وہرکہ با آنہا دشمنی وغصہ داشتہ باشد، در قرآن بمدوے اطلاق کفر آمدہ، حاملان وحی وراویان قرآن اند ہرکہ منکر آنہا باشد اورا ایمان بہ قرآن وغیرہ ایمانیات ممکن نیست (مـ۱۱)

اور فخر المتاخرین حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اکفار الملحدین صـ۵۲ صـ۶۱ صـ۴۳ صـ۴۴ پر غلاۃ روافض کی تکفیر متقدمین کی کتب سے نقل فرمائی ہے، اور حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد اول میں ان علماء کے لئے سخت وعید لکھی ہے جو بدعات کے شیوع اور فتنوں کے ظہور، اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی اہانت اور تنقیص کئے جانے کے دور میں خاموش رہیں اور اظہار حق نہ کریں

احقر امام علی دانش عفی عنہ صدر المدرسین ادارہ محمودیہ ۲۵/۴/۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح — نظام الحق عفی عنہ — مہتمم ادارہ محمودیہ

الجواب صحیح — ذکی اللہ قاسمی غفرلہ — (مدرس ادارہ محمودیہ)

الجواب صحیح — نظام علی قاسمی عفی عنہ — (ادارہ محمودیہ)

الجواب صحیح — محمد مجتبیٰ لکھنوی غفرلہ — (مدرس ادارہ محمودیہ)

الجواب صحیح — عبد الحمید قاسمی عفی عنہ اورنگ آبادی — (مدرس ادارہ محمودیہ)

الجواب صحیح — احترام الحق غفرلہ — (مہر ادارہ محمودیہ قصبہ محمدی کھیری)

مدرسہ حسینیہ قصبہ محمدی

الجواب صحیح — فرید احمد قاسمی غفرلہ — (مدرس مدرسہ حسینیہ)

الجواب صحیح — مجید اللہ عفی عنہ — (مدرس مدرسہ حسینیہ)

الجواب صحیح — محمد اظہر خاں قاسمی غفرلہ — محمدی کھیری

الجواب صحیح — محمد راشد قاسمی غفرلہ — محمدی کھیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجواب صحیح ۔ محمد اسحٰق خاں عفی عنہٗ (رسولپور ضلع کھیری)
الجواب صحیح ۔ محمد اسلم قاسمی عفی عنہٗ محمدی کھیری
الجواب صحیح ۔ محمد مستقیم خاں غفرلہ محمدی کھیری

مدرسہ ضیاء القرآن امیٹھی (ضلع کھیری)

الجواب صحیح مصطفیٰ حسین غفرلہ (ناظم مدرسہ ضیاء القرآن)

مدرسہ عربیہ رشیدیہ دگولا ضلع لکھیم پور کھیری)

الجواب صحیح ۔ رعایت علی غفرلہ قاسمی صدر و مہتمم مدرسہ رشیدیہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن میلانی (ضلع لکھیم پور کھیری)

الجواب صحیح ۔ جمیل احمد غفرلہ (مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن)

دار الافتاء جامع مسجد آگرہ

فتویٰ جناب مولانا مفتی عبد القدوس رومی صاحب زید مجدہم

الجواب بعون الملک الوہاب

روافض کے مذہبی معتقدات میں ان کے عقیدۂ تحریف کو ملحوظ رکھتے ہوئے یقیناً انھیں ملت اسلامیہ سے خارج ہی کہا جائے گا ـــــــ روافض کے مشہور ائمہ و علماء کی تصریحات خود حضرت مستفتی دامت برکاتہم اور حضرت فاضل مجیب علام دامت برکاتہم کی تحریروں میں آچکی ہیں، جنکی تصدیق و توثیق کی جاتی ہے ۔

مزید اطمینان کے لئے ماضی قریب کے ایک شیعی عالم اعجاز حسن بدایونی کی ایک تحریر چند اقتباسات بھی ملاحظہ میں رہیں، موصوف رسالہ درنجف سیالکوٹ کی اشاعت بابت جولائی ۱۹۲۶ء میں رقمطراز ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ بعہد رسول والے قرآن پر منطبق کر دینا ورنہ اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا، پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونے کا دعویٰ نہ کرنا

(ب) مسٹر "النجم" تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتلاتے ہو، درانحالیکہ اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دوسو آیت کی تھی ــــ اس سورت میں آیت رجم بھی تھی"۔

(ج) "مگر آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے ایجاد بندہ فرمائی، اب بتاؤ اصل قرآن کہاں محفوظ رہا"

(د) "آیات کی بے ڈھنگی ملاحظہ ہو، دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ــــ جیسے آیۂ تطہیر ازواج نبی کے تذکرے میں ٹھونس دی گئی ہے۔

(ہ) اور سنو بارہویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفان نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی جہالت کا طوفان بدتمیزی ابلتا ہے۔

(و) یہ کیوں میاں عبدالشکور سچ کہنا یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے کیا اسی اوندھی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے کیا اسی ترتیب پر آپ کا اور جامع القرآن کا ایمان ہے" (بحوالہ حقیقت شید ص۲۹ و ص۳۰)

ان اقتباسات کو نظر میں رکھتے ہوئے کیسے کہا یا سمجھا جا سکتا ہے کہ فرقہ روافض قرآن مجید کی تحریف کا قائل نہیں ہے؟ ان اقتباسات کی ہر ہر سطر ہر ہر فقرہ سے تحریف قرآن کا عقیدہ روافض کے یہاں مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ابھی حال میں ایک امتحان کی کاپی دیکھنے کو ملی جس میں ایک رافضی امیدوار لکھتا ہے۔

"جہاں تک جمع قرآن کا مسئلہ ہے تو زمانۂ حضرت عثمان میں جمع ہوا اسے تو قرآن کی آیتیں ہی بتا سکتی ہیں ــــ اگر قرآن کریم جمع ہوا ہوتا تو آیتیں بے ربط نہ ہوتیں، بلکہ آیتوں میں تسلسل ہوتا۔ آیتوں کا بے ربط اور بہت سی آیتوں میں مفاہیم کا مبہم ہونا اس بات پر دال ہے کہ قرآن جمع نہیں ہوا بلکہ تحریف ہوئی ہے۔ (کاپی کا زائد)

اب تو روز روشن کی طرح یہ حقیقت صاف ہو جاتی ہے کہ فرقۂ روافض تحریف قرآن کا قائل ہے، تحریف قرآن کا عقیدہ ہوتے ہوئے انھیں کسی طرح مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب　　　عبدالقدوس رومی　　　(مہر دارالافتاء جامع مسجد آگرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس علمیہ آندھرا پردیش (حیدرآباد)

فرقہ اثنا عشریہ کے بارے میں استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی دامت برکاتھم کے مفصل ومدلل جواب کا بغور مطالعہ کیا گیا۔

ہم سب اس کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط

عبدالعزیز عفی عنہ ناظم مجلس علمیہ آندھرا پردیش
ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح ۔ سید اکبرالدین غفرلہ قاسمی نائب ناظم مجلس علمیہ ومعاون ایڈیٹر قرطاس قلم حیدرآباد
الجواب صحیح ۔ عطاء اللہ خاں جامی عفی عنہ خطیب جامع مسجد نظام آباد
الجواب صحیح ولی اللہ غفرلہ (مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم نظام آباد)
الجواب صحیح محمد فاروق عفی عنہ مظاہری (صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم نظام آباد)
الجواب صحیح محمد اسماعیل خاں عفی عنہ مفتاحی (ناظم مدرسہ مشکوٰۃ العلوم نظام آباد)
الجواب صحیح عبدالقدوس رحیمی عفی عنہ فاضل دیوبند (نظام آباد)
الجواب صحیح امیر اللہ خاں قاسمی غفرلہ (ناظم مدرسہ سراج العلوم محبوب نگر)
الجواب صحیح محمد سلیم قاسمی ساگری غفرلہ (مفتی وصدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم محبوب نگر)
الجواب صحیح مطیع الرحمٰن مفتاحی عفی عنہ (صدر مدرس مدرسہ سراج العلوم محبوب نگر)

دارالعلوم جامعہ عربیہ بھینسہ عادل آباد (آندھرا پردیش)

آپ کا ایک اہم استفتار اول تا آخر بغور پڑھا گیا۔ ساتھ ہی حضرت محدث جلیل علامۃ العصر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم کا جواب (فتویٰ) پر خوب غور وخوض کیا گیا۔ ہم لوگ حضرت مولانا کے جواب کی پوری پوری تائید کرتے ہیں کہ:

اثنا عشری شیعہ بلاشک وشبہ کافر مرتد ہیں۔ کیونکہ وہ تحریف قرآن کے برملا قائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومعتقد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب محمد فاروق قاسمی، مفتی دارالعلوم بھینسہ
محمد عبدالصمد عفرلہ، مہتمم دارالعلوم بھینسہ محمد مصدق القاسمی ناظم تعلیمات دارالعلوم بھینسہ
محمد سیف الدین انظر الاعظمی مدرس " " محمد سلیم الدین قاسمی مدرس " "

مدرسہ دینیہ وصیۃ العلوم پرنام بٹ (مدراس)

حامداً ومصلیاً ومسلماً

الجواب: اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

یوں تو شیعہ کے عقائد کفریہ اور خیالات باطلہ بہت سے ہیں مگر بعض عقائد تو وہ ہیں کہ جن کے اعتقاد سے کھلا ہوا کفر اور ارتداد لازم آتا ہے، جیسا کہ شیعہ کی کتابوں سے یہ عقیدہ صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ معاذ اللہ قرآن پاک میں صحابہ کرام نے تحریف کی اور کئی عبارتوں کو نکال دیا، تفصیل کیلئے "مختصر التحفۃ الاثنیٰ عشریۃ" (عربی) ص۳۰ ملاحظہ ہو۔ دیگر عقائد فاسدہ سے قطع نظر یہ ایک ہی غارت گر ایمان عقیدہ، شیعہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے کافی ہے، یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور ان دنوں کعبۃ اللہ اور حرم محترم کے ساتھ جو کچھ بے حرمتی کر رہے ہیں یہ کسی پر مخفی نہیں لہذا یہ گمراہ جماعت خارج از اسلام ہے اور اس جماعت سے مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا واجب ہوگا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب حررہ بندہ سید احمد غفر اللہ لہ
(مفتی مدرسہ وصیت العلوم (مدراس) ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

جواب صحیح ہے۔ احقر نیاز احمد غفرلہ مدرسہ وصیت العلوم
المجیب مصیب۔ محمد ذاکر عفی عنہ خادم مدرسہ وصیت العلوم (مہر دارالافتا)
مدرسہ وصیت العلوم پرنام بٹ ابراہیم

جامعہ عربیہ ہتورا، (باندہ)

فتویٰ حضرت مولانا صدیق احمد باندوی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء از محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مذکور معتمد تفصیلات وتصریحات کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ ایسے عقائد کے حاملین کو اسلام کے دائرہ میں داخل وشامل قرار دیا جائے ۔

حق یہ ہے کہ ان میں سے محض کسی ایک عقیدہ کا اختیار کرنا ہی کفر وارتداد کا موجب ہے چہ جائیکہ پورا مذہب ایسے ہی عقائد پر مبنی ہے ۔

صدیق احمد عفی عنہ ناظم جامعہ عربیہ ہتورا (باندہ)

الجواب صحیح ۔ العبد محمد عبید اللہ الاسعدی غفرلہ ۲۰-۸-۱۴۰۳ھ

الجواب صحیح محمد زید غفرلہ مظاہری (مفتی ومدرس جامعہ عربیہ ہتورا)

مدارس دینیہ مئو ضلع اعظمگڈھ

مدرسہ مرقاۃ العلوم، ودار العلوم وجامعہ تعلیم الدین، وجامعہ مفتاح العلوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے محدث جلیل علامۃ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی دامت برکاتہم کا مدلل جواب بغور پڑھا، جواب باصواب مختصر ہونے کے باوجود بھی شیعیت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے ۔ اسکو پڑھ لینے کے بعد فہم سلیم والوں پر شیعوں کے عقائد باطلہ واضح ہو جاتے ہیں ۔

حضرت مولانا الاعظمی مدظلہ نے اپنے تحقیقی جواب سے امت مسلمہ کو ممنون فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا الاعظمی مدظلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔

میں مذکورہ بالا الفاظ میں حضرت العلامۃ مدظلہ کے فتوے کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں

حفیظ الرحمٰن الاعظمی، خادم دار الافتاء مدرسہ مرقاۃ العلوم ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

عبد الجبار مدرس مرقاۃ العلوم ، نسیم انور الاعظمی مدرس مرقاۃ العلوم

محمد عارف الاعظمی صدر مدرس دار العلوم مئو ، انور علی الاعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم مئو

احمد اللہ مدرس دار العلوم مئو فیاض احمد مدرس دار العلوم مئو ۔

اعجاز احمد حسینی غفرلہ صدر مدرس ومفتی جامعہ تعلیم الدین،

اختر حسن قاسمی مفتی مفتاح العلوم مئو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا (بہار)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ حامداً ومصلیاً

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہوں۔ الحمد للہ اس فتوے میں مواد کا نہایت بیش قیمت ذخیرہ ہے جس کو دیکھنے کے بعد شیعوں کے کفر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ——— انھوں نے یہ محنت فرما کر مسلمانوں پر بہت احسان فرمایا ہے اور اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ فجزاهم الله تعالیٰ عن المسلمين وعن الاسلام خير الجزاء

فقط محمد فخر الدین غفرلہ
(مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا (بہار)

ہم خدام مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا بھی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تصدیق وتصویب کرتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ مولانا موصوف کے معلوماتی ذخیرہ کو دیکھنے کے بعد شیعوں کے کفر میں شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔

محمد معین الدین غفرلہ (نائب مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا) اختر حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا
عبدالقدوس غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا رفیق احمد غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا
محمد خالد عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا محمد فاروق غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا
عبدالقدوس عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا عطاء الرحمٰن غفرلہ مدرس مدرسہ ہذا

مفتاح العلوم جلال آباد

باسمہ تعالیٰ شانہ۔ الجواب ومنہ الصواب: جس فرقہ یا جس شخص کے وہ عقائد ہوں جو آپ کے مطبوعہ اہم استفتاء میں کتب شیعہ کے حوالوں سے نقل کئے گئے ہیں اس فرقہ یا اس شخص کے کفر سے کیا کسی کو انکار ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

کتبہ العبد نصیر احمد غفرلہ ۱۲ ؍۷ ؍۱۴۰۷ھ احقر محمد صفی اللہ غفرلہ (مہتمم مدرسہ ہذا) محمد سمیع اللہ خان عفی عنہ
محمد یٰسین غفرلہ احقر عقیل الرحمٰن عفی عنہ محمد یامین عفی عنہ جلال آبادی محمد یامین ادریس پوری
رفیع الزماں احقر عبدالستار العبد محمد قاسم غفرلہ مہر مدرسہ اسلامیہ عربیہ مفتاح العلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ علمائے پاکستان

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب باسمہ تعالیٰ

مستفتی نے شیعہ اثنا عشریہ کے جن حوالجات کا ذکر کیا ہے وہ ہم نے شیعہ کتابوں میں خود پڑھتے ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر شیعوں کی کتابوں میں ایسی عبارات صاف صاف موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

الف : وہ تمام جماعت صحابہ کو مرتد اور منافق بلکہ بے ایمان مرتدین کے حلقہ بگوش۔

ب : وہ قرآن کریم کو (جو امت کے ہاتھوں میں موجود ہے) بعینہٖ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن جو خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا وہ امام غائب کے پاس غار میں موجود ہے اور موجودہ قرآن (نعوذ باللہ) محرف و مبدل ہے اس کا بہت سا حصہ (نعوذ باللہ) حذف کر دیا گیا ہے بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دی گئی ہیں۔ قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف ان کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ان کی کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف بیان کی گئی ہے ۱۔ کمی ۲۔ بیشی ۳۔ تبدل الفاظ ۴۔ تبدل حروف ۵۔ تبدل ترتیب سورتوں، آیتوں اور کلمات میں بھی

"اصول کافی" اور اس کا تتمہ الروضہ، ملا باقر مجلسی کی کتابوں "جلاء العیون" "حق الیقین"، "حیات القلوب" "زاد المعاد" نیز حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" (جو ۲۹۸ صفحات پر مشتمل ہے) میں قرآن کریم کا محرف ہونا ثابت کیا گیا ہے

مؤلف مذکور طبرسی نے بزعم خود بے شمار روایات سے قرآن کریم کی تحریف ثابت کی ہے

ج۔ قادیانیوں کی طرح وہ لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، لیکن انھوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوازی نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کرلیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا تصور ہے، چنانچہ امام نبی کی طرح منصوص من اللہ ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، مفترض الطاعۃ ہوتا ہے، ان کو تحلیل و تحریم کے اختیار ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ بارہ امام تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

(اصول کافی۔ تفسیر مقدمہ مراۃ الانوار)

ان عقائد کے ہوتے ہوئے اس فرقہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا صرف انہی تین عقائد کی تخصیص نہیں بلکہ بغور نظر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت اسلام کے مقابلہ میں بالکل ایک الگ اور متوازی مذہب ہے جس میں کلمہ طیبہ سے لے کر میت کی تجہیز و تکفین تک تمام اصول و فروع اسلام سے الگ ہیں۔ اس لئے شیعہ اثناعشریہ بلاشک و شبہ کافر ہیں علماء امت نے اثناعشریہ شیعوں کو ہر زمانہ میں کافر قرار دیا۔ البتہ

(۱) اس فتویٰ کی اشاعت نہیں ہوئی

(۲) تقیہ اور کتمان کے دبیز پردوں میں شیعہ مذہب چھپا رہا۔

(۳) خمینی صاحب کے آنے کے بعد شیعہ اثناعشریہ نے بین الاقوامی طور پر وجوہ ثلاثہ سابقہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مذہب کی خوب اشاعت کی خمینی صاحب خود کو امام غائب کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور اپنا حق سمجھتے ہیں کہ مذہب شیعہ کی اصلی طور پر بلا کتمان اشاعت ہو اس لئے اب صورتحال مختلف ہوگئی۔

فاضل مستفتی نے بڑی محنت سے استفتاء مرتب کیا ہے اور اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ تقریباً ہر دور میں شیعہ اثناعشری کو کافر قرار دیا گیا ہے اس استفتاء کی تحریر کردہ عبارتوں کے بعد جواب استفتاء کے لئے مزید عبارت کی ضرورت نہیں البتہ بعض عبارات طرداً للباب بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) سورۃ الفتح پ ۲۶ کے آخری رکوع میں جہاں سورت ختم ہوتی ہیں وہاں ارشاد خداوندی ہے لیغیظ بہم الکفار اس آیت کے ذیل میں "روح المعانی" میں علامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آلوسیؒ لکھتے ہیں

وفی المواھب ان الامام مالکا قد استنبط من ھذہ الآیۃ تکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم یغیظونھم ومن غاظہ الصحابہ فھو کافر ووافقہ کثیر من العلماء انتھی

وفی البحر ذکر عند مالک رجل ینتقص الصحابۃ فقرأ مالک ھذہ الآیۃ فقال من اصبح من الناس وفی قلبہ غیظ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد اصابتہ ھذہ الآیۃ ویعلم تکفیر الرافضۃ بخصوصھم، وفی کلام عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ما یشیر الیہ ایضاً۔ فقد اخرج الحاکم وصححہ عنھا فی قولہ تعالیٰ (لیغیظ بھم الکفار) قالت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم امروا بالاستغفار لھم فسبوھم،

روح المعانی پارہ ۲۶ ص۱۲۸

(۲) قرآن کریم کی آیت کے بعد احادیث مبارکہ میں صحابہ کرامؓ کے مقام رفیع کی نشاندہی فرمائی گئی ہے شارحین حدیث نے ان پر جو کچھ لکھا ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ متفق علیہ ——— (مشکوٰۃ ص۵۵۳)

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص۵۵۴)

وجمیع ذلک یقتضی القطع بتعدیلھم (بتعدیل الصحابہ) ولا یحتاج احد منھم مع تعدیل اللہ لہ الی تعدیل احد من الخلق علی انہ لو لم یرد من اللہ ورسولہ فیھم شئی مما ذکرنا لاوجبت الحال التی کانوا علیھا من الھجرۃ والجھاد ونصرۃ الاسلام وبذل المھج والاموال وقتل الآباء والابناء والمناصحۃ فی الدین وقوۃ الایمان والیقین القطع علی تعدیلھم والاعتقاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنزاهتهم وانهم كانوا افضل من جميع الغابرين احدهم وامثالهم الذين يهجرون من امدهم هذا منهم كلاملة العالمين ويعتمد قوله وقد روى بسنده الى ابى زرعة الرازى قال اذا رأيت الرجل ينتقص احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلم انه زنديق وذلك ان الرسول حق والقرآن حق وما جاء به حق وانما ادى الينا ذلك كله الصحابة وهؤلاء يريدون ان يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم اولى وهم زنادقة انتهى (الاصابة في تمييز الصحابة ج۱ ص۱۰)

قرآن وحدیث کے بعد اجماع امت کو دیکھا جائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر سب سے پہلے اجماع ہوا یہ اجماع سب سے قوی ہے کیونکہ اس میں صحابہ کرام، اہل بیت، اہل مدینہ سب ہی شامل ہیں روافض اس اجماع کو تسلیم نہیں کرتے اور منکر اجماع کافر ہے۔

وقال ابن دقيق العيد قد يؤخذ من قوله "المفارق للجماعة" ان المراد المخالف لاهل الاجماع فيكون متمسكا لمن يقول مخالف الاجماع كافر وقد نسب ذلك الى بعض الناس وليس ذلك بالبين، فان المسائل الاجماعية تارة يصحبها التواتر بالنقل عن صاحب الشرع كوجوب الصلوٰة مثلاً وتارة لا يصحبها التواتر- فالاول يكفر جاحده لمخالفة التواتر لا لمخالفة الاجماع والثانى لايكفر (اكفار الملحدين ص۳۱)

موجودہ اجماع کے ساتھ تواتر بھی شامل ہے اس لئے اس کا انکار یقیناً کفر ہے۔

والحاصل ان من كان من اهل قبلتنا ولم يغل حتى ..... ولا خلف منكر خلافة ابى بكر او عمر او عثمان لانه كافر (اكفار الملحدين للشيخ انور ص۵۱)

فتاوی ھندیہ (فتاوی عالمگیریہ) جو بعہد اورنگ زیب عالمگیر مرتب ہوا جس کی ترتیب وتدوین میں ہندوستان کے اکابر علماء شریک ہوئے جن کے تراجم "نزھۃ الخواطر" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

اسی فتاویٰ کے ص ۲۶۴ پر ہے

الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللہ فهو کافر ... ومن انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه فهو کافر وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذلک من انکر خلافة عمر رضی اللہ عنه فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریة ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی اللہ عنهم.

ویجب اکفار الرافضی فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ علیه وسلم دون علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریه

"فتاویٰ بزازیہ جو فتاویٰ عالمگیری کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے اور جس کے مصنف حافظ محمد بن محمد بن شہاب المعروف بابن بزاز م ۸۲۷ ہیں اور جو ائمہ فقہ کی تصریح کے مطابق فقہ حنفی کی نہایت اہم معتمد کتابوں میں ہے اس کے ص ۳۱۸ ج ۶ میں کہا گیا ہے

ومن انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ عنه فهو کافر فی الصحیح ومنکر خلافة عمر رضی اللہ عنه فهو کافر فی الاصح ویجب اکفار الخوارج فی اکفارهم جمیع الامة سواهم ویجب اکفارهم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی اللہ عنهم

پھر ص ۳۱۹ ج ۶ پر یہ عبارت ہے الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر

البحر الرائق شرح کنز الدقائق للعلامة زین الدین الشهیر بابن نجیم ص ۱۳۱ ج ۵ میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ويقذف عائشة رضي الله تعالىٰ عنها من نسائه صلى الله عليه وسلم فقط وبانكاره صحبة ابي بكر رضي الله عنه بخلاف غيره وبانكاره امامة ابي بكر رضي الله عنه على الاصح كانكاره خلافة عمر رضي الله عنه على الاصح ۔

خلاصة الفتاوىٰ للشيخ الاجل الامام الاكمل الفقيه الامجد طاهر بن عبد الرشيد البخاري میں ہے وما يتصل بهذا الرافضي كان يسب الشيخين ويلعنهما نعوذ كافر ص ۳۸۱ / ج ۴

صاحب درمختار فرماتے ہیں

اوالكافر بسب الشيخين او بسب احدهما في البحرعن الجوهرة معزيا للشهيد من سب الشيخين اوطعن فيهما كفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسي و ابو الليث وهو مختار للفتوى ۔ انتهى

صاحب درمختار کی اس عبارت پر علامہ ابن عابدین شامی نے طویل کلام کیا ہے لیکن آخر میں واضح طور پر یہ تحریر فرمایا ہے ۔

نعم لاشك في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها او انكر صحبة الصديق اوالالوهية في علي او ان جبريل غلط في الوحي او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن ردالمحتار ص ۲۳۶ / ج ۴

فتاویٰ عزیزیہ میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ۔

بلا شبہ فرقہ امامیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا ملاحظہ ہو ترجمہ فتاویٰ عزیزیہ ص ۲۰
لہذا شیعہ اثنا عشری رافضی کافر ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے ۔ مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم ۰ صفر ۱۴۰۰ھ

مفتی ولی حسن رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب صواب احمد الرحمٰن عفی عنہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ ۔ ۔ کراچی

محمد حبیب اللہ نائب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ وصدر مجلس دعوت وتحقیق اسلامی کراچی

الجواب صحیح رضاء الحق عفا اللہ عنہ الجواب صحیح بجمد ولی

الجواب صحیح محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

محمد بدیع الزمان مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

سید مصباح اللہ شاہ عفا اللہ عنہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محمد ادریس غفرلہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ

محمد قاسم مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

محمد انور بدخشانی مدرس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

عبد الرزاق لدھیانوی

تصدیقات علمائے پاکستان

[پاکستان کے کئی ممتاز علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، مفتی اعظم پاکستان کے اسی فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ ان حضرات کے دستخط ذیل میں نقل کئے جا رہے ہیں]

محمد عبد الستار تونسوی عفی عنہ صدر تنظیم اہلسنت پاکستان

محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ مدیر ماہنامہ "بینات" جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیم اللہ خاں مہتمم وصدر المدرسین وشیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
نظام الدین شامزئی خادم دار الافتاء جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
محمد عادل جامعہ فاروقیہ فیصل کالونی کراچی
محمد اکمل عفرلہ مفتی دار الافتاء جیکب لائن کراچی ۶ ۱۴۰۸ھ
غلام محمد مفتی جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی ع۲ کراچی
فدا الرحمن مہتمم جامعہ انوار القرآن نارتھ کراچی
سیف الرحمن عفی عنہ نائب مہتمم جامع العلوم ضلع بہاولپور
محسن الدین احمد عفا اللہ عنہ موسس مدرسہ شرعیہ عالیہ۔ بہادر پور
(مقیم) حال ع۱۲۰ بنگال روڈ ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش
عبدالقیوم محمد عبدالرزاق
محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی ع۱۶

فتویٰ حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق غایت درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے ایمان و اسلام کا کتنے ہی زور شور سے دعویٰ کرتا ہے۔ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد کے بارے میں فاضل علام حضرت مستفتی مولانا محمد منظور نعمانی اطال اللہ بقاءہ وعم فیوضہ نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں کے جس کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد خواص تو کیا عوام کو بھی اس فرقہ ضالہ کے خارج از اسلام ہونے میں شک نہیں ہو سکتا ہے بھلا جو فرقہ ختم نبوت کا قائل نہ ہو اپنے ائمہ کو نبی کا درجہ دے انھیں معصوم سمجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی اطاعت کو تمام انسانوں پر فرض قرار دے۔ اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ ان پر وحی باطنی ہوتی ہے اور وہ انبیا اور اولوالعزم سے بھی افضل ہیں۔ قرآن کریم محرف ومبدل ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو بہ نص قرآن خیر امت ہیں اور جن کی جاں نثاری وجاں فروشی سے اسلام برپا ہوا اور دین اب تک باقی رہا ان ہی کو مرتد اور کافر کہے اور ان پر سب وشتم اور تبرا کو نہ صرف حلال بلکہ کار ثواب سمجھے۔ ایسا فرقہ لاکھ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کو اسلام وایمان اور قرآن ونبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تعلق؟ بقول شاعر

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

یاد رہے کہ تقیہ کے دبیز پردے اور اس فرقہ کی کتابوں کی اشاعت نہ ہونے کے باعث عام طور پر ہمارے علماء گذشتہ دور میں ان کے معتقدات سے بے خبر رہے لیکن اب جبکہ ان کی مستند کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں ان کا کفر واضح ہوچکا ہے۔ پہلے بھی جبکہ اس فرقہ کی تصانیف علماء حق کی دسترس سے باہر تھیں جن اکابر علماء نے ان کے افکار ونظریات پر کام کیا ہے ان کے کفر وزندقہ کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ فاضل مستفتی دامت برکاتہم نے استفتاء میں ان حضرات علماء کی تصریحات اس سلسلے میں نقل فرما دی ہیں جزاہ اللہ خیرالجزاء۔

ہندوستان کے اکابر علماء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی متعدد تصانیف میں فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے کفر وزندقہ سے پردہ اٹھایا ہے چنانچہ وہ اپنے "وصیت نامہ" میں فرماتے ہیں۔

"ایں فقیر از روح پرفتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند، وصحابہ را بدمی گویند، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعے از کلام روحانی القا فرمودند کہ مذہب ایشاں باطل است وبطلان مذہب ایشاں از لفظ "امام" معلوم می شود۔ چوں ازاں حالت افاقت دست داد، در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ "امام" باصطلاح ایشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصوم، مفترض الطاعة، منصوب للخلق است، و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتہ باشند" (ص ۶و ۷، طبع مطبع مسیحی باہتمام محمد مسیح الزماں کانپور ۱۲۸۳ھ)

اور اپنی دوسری گراں قدر تصنیف "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" میں ارقام فرماتے ہیں:

"و احبا را و کجب ایشاں از حد اعتدال بیروں رفتہ بسیار اند، الآن سہ قوم بروئے کار اند" اسماعیلیہ کہ زندیق صرف اند" امامیہ "کہ بحقیقت منکر ختم نبوت اند، و زیدیہ "کہ فتنہ مقاتلات بین المسلمین را ایشاں نشانی شدہ اند، باز ایں فرق منشعب شدہ اند بفرقہائے بسیار کہ تعداد ایشاں عسر دارد، و حضرت مرتضیٰ بری است از لوث ایشاں و ایں معنی از خطب او ظاہر است، واللہ اعلم" (ص ۱۴۸، ۱۴۹ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۰ھ)

در اسی کتاب میں دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"و از ذریت حضرت مرتضیٰ سہ فرقہ ضالہ بر آمدند کہ ہیچ تقصیر نکردند در برہم زدن دین محمدی اگر حفظ او تعالیٰ شامل حال ایں ملت نبودے۔

از آں جملہ "شیعہ امامیہ" کہ نزدیک ایشاں قرآن بنقل ثقات ثابت نیست زیرا کہ نقل صحابہ و قراء سبعہ پیش ایشاں حجت نیست و روایات از ائمہ ایشاں منقطع، و ہم چنیں احادیث مرفوعہ روایت ندارند، و استفاضہ بر احادیث پیش ایشاں متصور نیست، و در ختم نبوت زندقہ پیش گرفتہ اند۔

"زیدیہ" اکثر عقائد اسلامیہ را کہ باحادیث ثابت شدہ منکر اند، و سبب جنگہا و جدلہا شدند ـــــ

و اسماعیلیہ "خود اخبث اند از ہمہ، بحقیقت مذہب ایشاں سست کردن اسلام است، و بدعات بیشمار در عقیدہ و عمل اہل اسلام ازیں سہ فریق پیدا شدہ کہ تفصیل آں طولے تمام می طلبد، اگرچہ حضرت مرتضیٰ از لوث ایشاں بری است و وبال ایشاں راجع نیست مگر بر ایشاں (ص ۲۰۹ و ۲۱۰)

WWW.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی بے نظیر کتاب "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" میں رقمطراز ہیں۔
"وآں جاہلاں کہ می گویند خلافت را از مستحق آں غصب کردہ شد و بغیر مستحق رسید مکذب خدا و مکذب رسول او یند (ج ۱ ص ۲۲ طبع صدیقی بریلی ۱۲۸۶ھ)
اور اسی کتاب میں آگے چل کر حفاظت قرآن کریم پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔
"چوں تمام عالم بر مصاحف عثمانیہ جمع شدند یقین کردیم کہ محفوظا ہمانست وغیراد مراد الحفظا نبود، واگر مراد الحفظا می بود محو نمی شد، واین را ہیچ عاقلے حفظ نشمارد کہ کہ نزدیک امام موہوم الوجود محتفی الحال او عاکنند کہ نہادہ شدہ است سبحانک ھذا بہتان عظیم یا در روایتے غریبے در کتابے نادرے بطریق تعجب آوردہ باشد کہ فلاں چنیں گفت وفلاں چنیں نوشت، در وقت اشکال یک جانب اصابت بود ویک جانب خطأ المعذور، چوں پردہ از روے کار بر داشتند وحق مثل فلق صبح پدیدار گشت مجال خلاف نماند، ہر کہ الآن یمینا وشمالا افتد زندیق است او را می باید بقتل رسانید (ج ۱ ص ۲۵)
غرض یہی وہ عقائد باطلہ ہیں جن کی بنا پر حضرت ممدوح کے خلف ارشد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے "فتاوی" میں صاف تصریح کی ہے کہ
"در مذہب حنفی موافق روایات مفتی بہ حکم فرقہ شیعہ (امامیہ) حکم مرتدان است چنانچہ در فتاوی عالمگیری مرقوم است" (فتاوی عزیزی ج ۱ ص ۱۲ طبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱ھ)
یہ بھی واضح رہے کہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کا سارا تصنیفی سرمایہ گیارہویں امام حسن عسکری رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۲۶۱ھ کے بعد کا ساختہ پرداختہ ہے۔ جس کو دشمنان دین نے اپنی طرف سے گھڑ کر ان حضرات ائمہ کے سر منڈھ دیا ہے۔ بارہویں امام وجود تو محض فرضی اور موہوم ہے۔ وہ ابھی عالم وجود میں ہی نہیں آئے۔ ان کا وجود فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا ذہنی اختراع ہے۔ بقیہ تمام گیارہ ائمہ مذہب اہل سنت والجماعت سے وابستہ تھے۔ ان کے زمانے میں اگر یہ خرافات قلمبند ہو کر ان کے علم میں آتیں تو سب سے پہلے ان غلط عقائد پر نکیر کرنے والے اور ان گمراہوں کی تکفیر کرنے والے یہی حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے۔ جس طرح کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے سبائیوں کو نذر آتش کیا تھا اور جامع کوفہ کے منبر پر اعلان فرمایا تھا کہ جو شخص بھی مجھ کو حضرات ابوبکر و عمر پہ فضیلت دیگا۔ اس کو مفتری کی حد اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم

کتبہٗ: الفقیر الی رحمۃ اللہ تعالیٰ محمد عبدالرشید النعمانی غفر اللہ ذنوبہٗ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

دارالافتاء والارشاد، کراچی

الجواب باسم ملہم الصواب

شیعہ بلاشبہ کافر ہیں، ان کے کفر میں ذرا سے تامل کی بھی کوئی گنجائش نہیں، ان کی کتابیں کفریات سے لبریز ہیں، جن میں سب سے بڑی وجہ تکفیر عقیدۂ تحریف قرآن ہے، جو ان کے ہاں متواترات و مسلمات میں سے ہے، اس مذہب کا جاہل سے جاہل ہر ہر فرد ہر مرد و عورت بلکہ ہر بچہ یہی عقیدہ رکھتا ہے، ان کے گھروں میں جو بچہ بھی جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے اس کے دل و دماغ میں مذہب کا یہ بنیادی عقیدہ زیادہ سے زیادہ راسخ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے، ان کا چھوٹا بڑا ہر فرد اسے جزء ایمان بلکہ مدار ایمان سمجھتا ہے، میں یہ بات کئی شہادتوں کے بعد پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔

اگر کوئی شیعہ عقیدۂ تحریف قرآن سے انکار کرتا ہے تو وہ بطور تقیہ ایسا کرتا ہے اس کی کئی مثالیں خود انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں، جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے، اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں، ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ عقیدہ تحریف قرآن "اصول کافی" میں بھی موجود ہے اور اس کتاب کے بارے میں شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے ٹائٹل کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور ان کے عقیدہ کے مطابق امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہوتا ہے، اس لئے "اصول کافی" کے فیصلہ سے انکار کرنا امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

۲۔ ان کے جن مصنفین اور مجتہدین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں، اپنے اس قول و عمل کا اخباروں میں اشتہار دیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہوسکتا، جو چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے، کیا اس کے بعد کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثنا رشیعہ کا ہر فرد کافر ہے۔

شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں، اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سب اہل اسلام کو ان کا دجل و فریب سمجھنے کی فہم عطا فرمائیں، اور ان کے شر سے حفاظت فرمائیں ان کے مذہب کی تفصیل میری کتاب "حقیقت شیعہ" میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد رئیس دار الافتاء والارشاد۔ ناظم آباد۔ کراچی

۱۱ر صفر سنہ ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح عبدالرحیم نائب مفتی دار الافتاء والارشاد ۱۶ر صفر سنہ ۱۴۰۰ھ

فتویٰ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

مدیر ہفت روزہ الاعتصام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد تفصیل سے خود ان کی مستند کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں جن کی رو سے شیعوں کے نزدیک

- قرآن کریم محرف ہے اور اس میں ہر قسم کی تبدیلی کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• صحابہ کرام (نعوذ باللہ) منافق اور مرتد ہیں بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شیطان سے بھی زیادہ خبیث اور سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہیں اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب بھی انہی کو مل رہا ہے اور ملے گا۔

• ان کے بارہ امام نبیوں کی طرح نہ صرف معصوم ہیں بلکہ انبیائے سابقین سے افضل ہیں۔ نیز "امامت" نبوت سے افضل ہے۔ علاوہ ازیں ائمہ کو کائنات میں تکوینی تصرف کرنے کے اختیارات حاصل ہیں اور وہ علم ماکان وما یکون ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مذکورہ عقائد میں سے ہر ایک عقیدہ کفریہ ہے۔ کوئی ایک عقیدہ بھی ان کی تکفیر کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ان کے عقائد مجموعۂ کفریات ہوں۔ بنا بریں مذکورہ عقائد کے حامل شیعہ حضرات کو قطعاً مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو اس کا مطلب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت تمام اہلسنت کی تکفیر ہوگا۔ شیعہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل سنت کے بارے میں یہی رائے رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن کیا اہل سنت کے عوام و خواص کو شیعوں کی اس رائے سے اتفاق ہے؟ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر ایسے کفریہ عقائد کے حامل شیعوں کو مسلمان سمجھنا بھی کسی لحاظ سے صحیح نہیں۔ اہل سنت اس نکتے کو جتنی جلد سمجھ لیں ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

حافظ صلاح الدین یوسف

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۷ رجون ۱۹۸۰ء

جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ غالی فرقہ ان مسائل کا انکار کرتا ہے، جو قطعی الثبوت، قطعی الدلالت اور ضروریات دین میں سے ہیں جس کی مختصر سی تشریح یوں ہے کہ :-

دین کے مسائل دو قسم کے ہوتے ہیں :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وہ مسائل جن پر امت کا اتفاق ہے
۲۔ وہ مسائل جن میں اختلاف ہے

پہلی قسم کے مسائل میں بعض ایسے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ جو قطعی الثبوت بھی ہوتے ہیں اور قطعی الدلالت بھی قطعی الثبوت ہونے کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ان کا ثبوت قرآن مجید یا ایسی احادیث سے ہو جن کے روایت کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک ہر زمانہ اور ہر قرن میں مختلف طبقات اور مختلف شہروں کے لوگ اس کثرت سے رہے ہوں کہ ان سب کا جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا محال سمجھا جائے (اسی کو اصطلاح میں تواتر اور ایسی احادیث کو احادیث متواترہ کہتے ہیں۔)

اور قطعی الدلالہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو عبارت قرآن مجید میں اس حکم کے متعلق واقع ہوئی ہے۔ یا حدیث متواترہ سے ثابت ہوئی ہے۔ وہ اپنے مفہوم مراد کو صاف صاف ظاہر کرتی ہو اس میں کسی قسم کی الجھن یا ابہام نہ ہو کہ جس میں کسی کی تاویل چل سکے۔

پھر اس قسم کے مسائل قطعیہ اگر مسلمانوں کے ہر طبقہ خاص وعام میں اس طرح مشہور ومعروف ہو جائیں کہ ان کا حاصل کرنا کسی خاص اہتمام اور تعلیم وتعلم پر موقوف نہ رہے۔ بلکہ عام طور پر مسلمانوں کو وراثۃً وہ باتیں معلوم ہو جاتی ہوں۔ جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ نمازوں کی تعداد، تعداد رکعات، روزہ، حج، زکوٰۃ، کا فرض ہونا، چوری، شراب نوشی کا گناہ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا حدیث دین کا حصہ ہے وغیرہ۔ تو ایسے مسائل قطعیہ کو ضروریات دین کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

اور جو مسائل اس درجہ مشہور نہ ہوں کہ ان سے ہر عام وخاص واقف ہو۔ جیسے رضاعی رشتوں کی حرمت اور بعض اور حرام چیزیں جن کی قرآن میں تصریح ہے۔ اور امت کا ان پر اتفاق ہے مگر ہر شخص کا ان سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔ ایسے مسائل صرف قطعیات کہلاتے ہیں ضروریات نہیں۔

ضروریات دین کا انکار باجماع امت کفر ہے۔ ناواقفیت وجہالت کو اس میں عذر قرار دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی تاویل سنی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ قطعیات محضہ جو شہرت میں اس درجہ کو نہیں پہنچے ان کا انکار اگر بے خبری کی بنا پر کیا جائے تو کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ بلکہ اسے سمجھایا جائے گا کہ اس کا انکار کفر ہے اگر پھر بھی وہ انکار پر قائم رہے تو کفر کا حکم اس پر صادر کیا جائے گا۔

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ چونکہ موجودہ قرآن کا انکار کرتے ہیں۔ جو ضروریات دین میں سے ہے۔ اور خلافت راشدہ کا بھی انکار کرتے ہیں۔ جس پر امت کا اجماع ہے۔ اور اسی طرح صحابہ کرام کا انبیاء کے بعد تمام انسانوں سے افضل و اعلیٰ اور عدل و ثقہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا۔ اور ان کے لئے جنت کی خوشخبری کا بھی انکار کرتے ہیں جو قرآن و حدیث کی نصوص سے ثابت ہونے کی بنا پر قطعیات اسلام میں سے ہے نیز صحابہ کرام کے متعلق تو یہ بدترین عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے تین حضرات (مقداد بن اسود، سلمان فارسی، عمار بن یاسر) کے باقی تمام کے تمام صحابہ دین چھوڑ کر اللہ اور رسول کے بے وفا ہو گئے تھے۔ لہٰذا یہ فرقہ مذکورہ کفریہ عقائد کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

محمد علی جانباز خادم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ۔ (مہر جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ)

ایک ضروری بات

بعض حضرات علماء کرام اور مراکز افتاء کے فتاویٰ اس وقت حاصل کئے جا سکے جبکہ نمبر کے بیشتر حصہ کی کتابت ہو چکی تھی۔ اس لئے فتاویٰ اور تصدیقات کی ترتیب میں کسی خاص نظام کی رعایت نہیں کی جا سکی ہے ——— مدیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

[قارئین کو یاد ہوگا ، استفتاء میں جہاں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ تقریباً ۶۰ سال پہلے جب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ اثنا عشریہ کے خارج از اسلام ہونے کے بارہ میں ایک فتویٰ مرتب کر کے اسے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن امروہی، حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن چاندپوری، حضرت مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ، حضرت مولانا اصغر حسین صاحبؒ ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ وغیرہم اس دور کے اکابر علماء واصحاب فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ شائع کیا تھا ، تو جناب مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم نے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی خدمت میں اس بارے میں اپنے اشکالات وشبہات تحریراً عرض کئے تھے حضرت تھانویؒ نے اپنے معمول کے مطابق مولانا دریابادی کے خط کے ہر جزء کا الگ الگ جواب تحریر فرمایا تھا ۔ پھر مولانا دریابادی کا پورا خط اور حضرت تھانویؒ کا جواب خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون سے شائع ہونے والے ماہنامہ "النور" میں شائع بھی ہو گیا تھا اس موقع پر اس عاجز نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ پورا فتویٰ مولانا دریابادی کے اشکالات اور حضرت تھانوی کے جوابات کے ساتھ ایک ضمیمہ کی شکل میں شائع کر دیا جائیگا. چنانچہ ذیل میں پہلے حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا وہ فتویٰ ملاحظہ فرمایا جائے ــــــ نعمانی]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا خارج از اسلام اور ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینا چاہیں تو لیا جائے یا نہیں ؟

الجواب واللہ الموفق للصواب

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علمائے سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کماینبغی معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنا بر احتیاط انکی تکفیر نہیں کی تھی مگر آج انکی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی اس لئے تمام محققین انکی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں انکی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں جن میں پانچ قسم کی تحریف قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ کمی۔ بیشی۔ تبدل الفاظ۔ تبدل حروف۔ خرابی ترتیب۔ خرابی ترتیب سورتوں میں بھی اور آیتوں میں بھی کلمات میں بھی۔ ان پانچ قسم کی تحریف کی روایات کے ساتھ ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلالۃ ہیں اور انھیں کے مطابق اعتقاد ہے۔ علمائے شیعہ میں گنتی کے چار آدمی تحریف قرآن کے منکر ہیں شیخ صدوق ابن بابویہ قمی، شریف مرتضیٰ ابو جعفر طوسی ابو علی طبرسی مصنف تفسیر مجمع البیان تو ان چار اشخاص کے اقوال چونکہ محض بے دلیل اور روایات متواترہ کے خلاف ہیں اس لئے خود علمائے شیعہ نے ان کو رد کر دیا ہے پوری تحقیق اس بحث کی میری کتاب تنبیہ الحائرین میں ہے من شاء فلیطالعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ بحر العلوم فرنگی محل پہلے شیعوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دیتے تھے مگر تفسیر مجمع البیان کے دیکھنے سے ان کو معلوم ہوا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ لہٰذا انھوں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا کہ قرآن شریف کی تحریف کا جو قائل ہو وہ قطعاً کافر ہے۔ المختصر شیعوں کا کفر بربنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثل عقیدہ بداء قذف ام المومنین وغیرہ کے مگر ان میں کچھ تاویل کی گنجائش ہے لہٰذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سنیوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعا کرنا چاہیئے کہ یا اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر العباد ناچیز محمد عبدالشکور عافاہ مولاہ

فتویٰ کے بعد اب قارئین کرام مولانا دریابادی کے اشکالات اور حضرت حکیم الامت[1] کے جوابات ملاحظہ فرمائیں ـــ واقعہ یہ ہے کہ عام طور پر اس بارے میں لوگوں کو جو شبہات ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مولانا دریابادی سے ان کی ترجمانی کروادی تھی اور حضرت حکیم الامتؒ سے ان کے تشفی بخش جوابات بھی دلوا دیئے تھے ،ان رب لطیف لما یشاء ـــ السوال اور تتمۃ السوال کے زیر عنوان مولانا دریابادی کے خط کی عبارت ہے اور الجواب اور تتمۃ الجواب کے زیر عنوان حضرت حکیم الامت کا جواب ہے ـــ

السوال ۔ ایک فتوے کی نقل مرسل خدمت ہے۔ اس پر علاوہ دوسرے مستند علماء کے حضرت مولانا

---

[1] اس سے مراد حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ ہیں، مولانا دریابادی بیعت تو حضرت مولانا مدنیؒ سے ہوئے تھے، لیکن ان ہی کی ہدایت اور مشورے کے مطابق مسترشدانہ اصلاحی تعلق حضرت حکیم الامت سے قائم کیا تھا اس کی دلچسپ تفصیل مولانا دریابادی کی تصنیف حکیم الامت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جو قابل مطالعہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کے دستخط ثبت ہیں۔ لیکن میں عرض کردوں کہ مجھے شرح صدر اب بھی نہیں، شیعوں کو مبتدع فاسق، فاسد العقیدہ وغیرہ اور جو کچھ کہا جائے اس کا میں بھی پوری طرح قائل ہوں۔ لیکن کافر اور خارج از اسلام کہنے سے جی لرز اٹھتا ہے۔

الجواب۔ یہ علامت ہے آپ کی قوت ایمانیہ کی۔ مگر جنھوں نے یہ فتویٰ دیا ہے اس کا منشا بھی وہی قوت ایمان ہے کہ جس کو ایمانیات کا منکر دیکھا بے ایمان کہہ دیا۔

تتمۃ السوال۔ اگر ہر گمراہ فرقہ یوں ہی خارج از اسلام ہوتا رہا تو مسلمان رہ ہی کتنے جائیں گے

تتمۃ الجواب۔ اس کا کون ذمہ دار ہے خدا نہ کردہ اگر کسی مقام میں کثرت سے لوگ مرتد ہو جائیں اور تھوڑے ہی مسلمان رہ جائیں تو کیا اس مصلحت سے انکو بھی کافر نہ کہا جاویگا۔

تتمۃ السوال۔ شیعوں سے مناکحت اگر تجربہ سے مضر ثابت ہوئی ہے تو بس تہدیداً اس کا روک دینا کافی ہے۔

تتمۃ الجواب۔ اس تہدید کا عنوان بجز اس کے کوئی اور ہے ہی نہیں غور فرمایا جائے۔

تتمۃ السوال۔ میرا دل تو قادیانوں کی طرف سے ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

تتمۃ الجواب۔ یہ غایت شفقت ہے لیکن اس شفقت کا انجام سیدھے سادے مسلمانوں کے حق میں عدم شفقت ہے کہ وہ اچھی طرح ان کا شکار ہوا کریں گے۔

تتمۃ السوال۔ جو بنا تکفیر قرار دی گئی ہے یعنی عقیدۂ تحریف قرآن مجھے اس میں تامل ہے اگر یہ عقیدہ ان کے مذہب کا جزو ہوتا۔ تو حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ سے مخفی نہ رہتا۔ [۱]

---

[۱] جب حضرت تھانوی کا یہ جواب النور سے نقل ہو کر انجم لکھنؤ میں شائع ہوا تھا تو اس پر قبیح پر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے یہ حاشیہ لکھا تھا شاہ صاحب کی مشہور کتاب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ نولکشور پریس کے صفحہ ۲۰۲ کی عبارت ذیل غالباً عبدالماجد صاحب کی نظر سے نہیں گذری۔

اما کتاب اللہ پس نزد شیعہ از درجہ اعتبار ساقط شدہ ومثل توریت وانجیل قابل تمسک نماندہ زیرا کہ تحریف بسیار در وے راہ یافتہ واحکام بسیار از و منسوخ شدہ وآیات وسور بسیار کہ ناسخ احکام ومخصص عمومات

اب سنو کہ کتاب اللہ تو شیعہ کے نزدیک درجہ اعتبار سے ساقط ہوئی اور توریت وانجیل کی طرح قابل تمسک کے نہ رہی اس واسطے کہ اس میں تحریف بہت ہوگئی اور بہت احکام منسوخ ہوئے بہت آیتیں اور سورتیں

باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ حاشیہ

بودند، بدزدی رفتہ و آنچہ باقیست بعضے الفاظ او مبدل و بعضے زائد و بعضے ناقص ردی الکلینی عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللهؑ ان القرآن الذی جاء به جبرئیل الی محمد صلی الله علیه وسلم سبعة عشر الف آیة وروی عن محمد بن نصر عنه انه قال کان فی لم یکن اسم سبعین رجلا من قریش باسماء هم واسماء آباء هم وزد ایشاں ثابت ومقرر ومشہور است کہ بعضے سور تماما ساقط شد مثل سورة الولایة۔

کہ ناسخ احکام اور مخصص عام باتوں کی تھی چوری گئیں اب جو کچھ باقی ہے بعض الفاظ اس کے مبدل بعض زائد بعض ناقص ہیں۔ روایت کی کلینی نے ہشام ابن سالم اور اس نے ابی عبداللہ سے کہ ہر آئینہ وہ قرآن جو جبرئیل پاس محمد صلعم کے لائے، سترہ ہزار آیتیں تھیں اور روایت کی محمد بن نصر نے اس سے یہ کہا اس نے سورہ لم یکن میں ستر آدمیوں کے نام قریش سے تھے کہ ان کے نام بھی تھے اور ان کے آباء کے نام بھی ... اور یہ بھی انکے نزدیک ثابت اور مقرر ہے اور مشہور کہ بعض سورتیں بالکل ساقط کر ڈالی ہیں مثل سورۃ الولایۃ (ہدیہ مجیدیہ)

اس کے باسوا تتمۃ الباب چہارم میں جو تقریباً بیس صفحے "دلائل شیعہ" پر ہیں ان میں متعدد جگہ شیعوں کے عقیدۂ تحریف قرآن کا ذکر ہے۔

شاہ صاحب کے بعد مولانا حیدر علی فیض آبادی نے اپنی کتاب منتہی الکلام مطبوعہ سنہ ۱۲۸۲ھ میں اور مولانا خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب ہدایات الرشید مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ میں شیعوں کے قائل تحریف قرآن ہونے کو واضح کیا ہے، ہدایات الرشید میں ص ۶۱۲ سے ص ۶۲۵ تک یہی بحث ہے اور ص ۶۲۹ پر لکھنؤ کے دور آخر کے نامور مجتہد مولوی دلدار علی کی کتاب عماد الاسلام کی یہ عبارت درج کی ہے۔

بعد اللتیا والتی مقتضی تلك الاخبار ان التحریف فی الجملة فی هذا القرآن الذی بین ایدینا بحسب زیادة بعض الحروف ونقصانه بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواضع قد وقع بحیث مما لا یشك فیه مع تسلیم تلك الاخبار

چناں وچنیں کے بعد مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ اس قرآن میں جو ہمارے ہاتھوں میں ہے باعتبار زیادتی اور کمی بعض حروف کے بلکہ باعتبار بعض الفاظ کے اور بعض مواقع میں باعتبار ترتیب کے بالتحقیق تحریف اس طرح واقع ہوئی ہے جس میں بعد تسلیم ان روایات کے کچھ شک نہیں کیا جا سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تتمۃ الجواب :۔ جب ان کی مسلم کتابوں سے جزئیت ثابت ہے پھر حضرت شاہ صاحب کا اگر سکوت ثابت ہو جس کی مجھ کو تحقیق نہیں تو ان کے سکوت میں کچھ تاویل ہوگی نہ کہ جزئیت میں

تتمۃ السوال : بہت زائد خلش مجھے اس امر سے ہو رہی ہے کہ اب تک ہم آریوں اور عیسائیوں کے سامنے کلام مجید کے غیر محرف ہونے کو بطور ایک بالکل مسلم اور غیر مختلف فیہ عقیدہ کے پیش کرتے رہے ہیں۔ اب لوگوں کے ہاتھ میں ایک نیا حربہ آ جائے گا، کہ دیکھو خود تمہارا ہی کلمہ پڑھنے والے اور تمہارے قبلہ کو ماننے والے لاکھوں کروڑوں افراد قرآن کو ناقص اور محرف مان رہے ہیں

تتمۃ الجواب ۔ اس سے تو اور زیادہ ضرورت ثابت ہوگئی ان کی تکفیر کی، پھر ہمارے پاس صاف جواب ہوگا کہ وہ مسلمان ہی نہیں لہ

تتمۃ السوال : حضرت حاجی صاحبؒ کا جو مکتوب سر سید احمد کے نام تھا مجھے اس قدر پسند آیا تھا کہ میں نے اہتمام کے ساتھ اسے سچ میں شائع کیا تھا۔ پس میری فہم ناقص میں اسی کو معیار بنا لینا چاہیئے اور اسی کے مطابق معاملہ تمام گمراہ فرقوں سے رکھنا چاہیئے ... یعنی نہ مداہنت نہ آتنی مخالفت کہ ان میں اور آریوں، عیسائیوں وغیرہ میں کوئی فرق ہی نہ رکھا جائے

تتمۃ الجواب :۔ لیکن اگر وہ خود ہی اپنے کو کافر بنائیں (بالسنون) تو کیا ہم اس وقت بھی ان کو کافر نہ بتائیں (بالتاء) دنیا میں اپنے کو آج تک کسی نے کافر نہیں کہا بلکہ کوئی عیسائی کہتا ہے کوئی یہودی۔ مگر چونکہ ان فرقوں کے عقائد کفریہ دلائل سے ثابت ہیں اس لئے ان کو کافر ہی کہا جاوے گا، تو مدار اس حکم کا عقائد کفریہ پر ٹھہرا۔ تو اگر ایک شخص اپنے کو فرقہ شیعہ سے کہتا ہے اور کوئی عقیدہ کفریہ اس مذہب کے اجزا یا لوازم سے ہے تو اپنے کو اس فرقہ میں تبلانا بدلالت التزامی اس عقیدہ کو اپنا عقیدہ تبلانا ہے۔ تو عدم تکفیر کی کیا وجہ۔ اور اگر ان کے یہاں یہ عقیدہ مختلف فیہ ہوتا تب بھی کسی کی تکفیر میں تردد ہوتا۔ لیکن یہ بھی نہیں اور جو اختلاف ہے وہ غیر معتدبہ ہے جسکو خود انکے جمہور رد کرتے ہیں۔

لہ ناظرین کرام نے استفسار میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اب سے قریباً ایک ہزار سال پہلے عیسائیوں کی طرف سے یہی اعتراض کیا گیا تھا اس وقت علامہ ابن حزم اندلسی نے اپنی کتاب "الفصل" میں اس کا یہی جواب دیا تھا کہ شیعہ مسلمان ہی نہیں ہیں، لہٰذا ان کے عقیدہ تحریف قرآن سے کوئی اثر ہمارے عقیدہ محفوظیت قرآن پر نہیں پڑتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حالت میں اصل تو کفر ہوگا، البتہ کوئی صراحتہً کہے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے یا کوئی فرقہ اپنا لقب جدا رکھ لے۔ مثلاً جو علما ران کے تحریف کے ثانی میں انکی طرف اپنے کو منسوب کیا کریں، مثلاً اپنے کو صدوقی یا قمی یا مرتضوی یا طبرسی کہا کریں، مطلق شیعی نہ کہیں تو خاص اس شخص کو یا اس فرقہ کو اس عموم سے مستثنیٰ کہدیں گے۔ لیکن ایسے استثناؤں سے قانونی حکم نہیں بدلتا ہے، حرمت نکاح اور حرمت ذبیحہ احکام قانونی ہیں۔ اس پر بھی جاری ہونگے جب تک وہ فرقہ متمیز و مشہور نہ ہو جائے۔ خصوص جب تقیہ کا بھی شبہ ہو تو خواہ سوء ظن نہ کریں مگر احتیاطاً عمل تو سوء ظن ہی ایسا ہوگا، البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا معاملہ وہ اس کے عقیدہ کے مطابق ہوگا۔ اگر کوئی ہندو توحید کا بھی قائل ہو اور رسالت کا بھی، لیکن اپنے کو ہندو ہی کہتا ہو، گو یہ تاویل ہی کرتا ہو، تو اس کے ساتھ آخر کیا معاملہ ہوگا۔ یہی حالت یہاں کی ہے۔ ضلع ... میں ہندوؤں کی ایک جماعت ہے جو قرآن اور حدیث پڑھتے ہیں اور نماز روزہ کرتے ہیں، مگر اپنے کو ہندو کہتے ہیں لباس اور نام سب ہندوؤں جیسا رکھتے ہیں اگر وہ اپنے کو ہندو نہیں اور ... ظاہر نہ کریں تو کیا سامع کے ذمہ تفصیل واجب ہوگی کہ اگر ایسے عقیدہ کا ہے تو مسلمان۔

تتمۃ السوال:۔ آپ کو ہر معاملہ میں اپنا لکھا بیٹھا لکھ کر بھیجتا ہوں، خدا کرے اس باب میں بھی آپ کا جواب باصواب میرے عند شاد یہ تشفی ہو۔

تتمۃ الجواب:۔ تشفی کا ذمہ تو مشکل ہے خصوصی ایسی خشیت کا غلبہ خود مجھ پر ہے، مگر حضرت جنید نے لرزتے ہوئے ہاتھ سے حسین ابن منصور کے خلاف فتوی لکھا تھا۔ محض حفاظت شرع کے لئے، ہم لوگ بھی انھیں کے متبع ہیں اور راز اس کا وہی ہے کہ اس رعایت میں سادہ لوح مسلمانوں کی ہلاکت ہے۔ مولوی محمد شفیع صاحب نے اصول تکفیر میں ایک مختصر اور جامع اور مانع اور نافع رسالہ لکھا ہے۔ بعض اجزاء میں میں بھی الجھا تھا۔ مگر ان کی تقریر و تحریر سے قریب قریب مسئلہ صاف ہوگیا۔ وہ عنقریب چھپ جاوے گا میں نے اس کا نام رکھا ہے "وصول الافکار الی اصول الاکفار"۔

(... امداد الفتاویٰ جلد چہارم ... مطبوعہ دیوبند)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے پاکستان کی تصدیقات

علماء سرحد کی تصدیقات

اسیر مالٹا سلف کی یادگار حضرت مولانا عزیز گل صاحب مدظلہ العالی کی رائے گرامی

اسیر مالٹا سلف کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی رائے گرامی۔

اسیر مالٹا حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیر گل صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو یہ استفتا اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتویٰ کی توثیق کرتا ہوں۔ بینائی نہیں رہی جس کی وجہ سے چند سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اس لئے دستخط سے معذور سمجھیں، دوبارہ درخواست کی گئی کہ تبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں کے کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

جامعہ امداد العلوم - پشاور

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کی رائے

شیعہ پکے کافر ہیں، ان کے کفر کو ان کی شناعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نوراللہ مرقدہ بھی اپنے فتویٰ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں. علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبدالماجد دریابادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے. شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لیکر نماز جنازہ اور دفن تک ہر ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے. ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں، امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں. اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں. جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی اور عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے. میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں. (مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم. پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں.

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے.

امان اللہ۔ استاد حدیث جامعہ امداد العلوم

عبدالرحمٰن ناظم جامعہ امداد العلوم.

محمود. مدرس جامعہ امداد العلوم

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی و علماء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کی تصدیق

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے اس فتوی کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں. آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے. آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں. اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے. ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت مسلمہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی ہے میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا. اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے.

(مولانا) عبدالحق (مدظلہ)
مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاشک و شبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے.

محمد فرید عفی عنہ مفتی و استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمیع الحق۔ نائب مہتمم واستاد حدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
ورکن ایوان بالا پاکستان

عبد القیوم حقانی۔ استاد دار العلوم حقانیہ
عبد الحلیم۔ " "
غلام الرحمان۔ استاد دار العلوم حقانیہ
انوار الحق " "

مدرسہ نجم المدارس و علماء کلاچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظاً لفظاً دیکھا۔ فتویٰ صحیح ہے افسوس کہ اس کے عام اظہار میں بہت تاخیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

قاضی عبد الکریم غفرلہ
مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی

قاضی عبد اللطیف کلاچوی فاضل دار العلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان۔
قاضی عبد الحلیم۔ نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس۔
قاضی محمد نسیم۔ ناظم مدرسہ نجم المدارس۔
محمد زمان۔ مدرس نجم المدارس۔ امان اللہ۔ مدرس نجم المدارس۔
قاضی محمد اکرم۔ مدرس نجم المدارس۔ غلام علی مدرس نجم المدارس۔
محمد ہارون۔ کلاچی۔ گلاب نور۔ کلاچی۔ حافظ عبد الواحد۔ کلاچی۔
عزیز الرحمٰن۔ کلاچی۔ عبد اللہ کلاچی۔ حبیب الرحمٰن کلاچی۔

دار العلوم سرحد۔ پشاور

المجیب مصیب محمد ایوب جان بنوری۔ مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم سرحد۔
عبد اللطیف۔ مفتی دار العلوم سرحد۔ پشاور
عبد اللہ۔ مدرس دار العلوم سرحد۔ شفیع الدین مدرس دار العلوم سرحد۔
سمیع اللہ۔ مدرس دار العلوم سرحد۔ جلیل الرحمان۔ مدرس دار العلوم سرحد۔
شہاب الدین۔ مدرس دار العلوم سرحد۔ احسان الحق۔ مدرس دار العلوم سرحد۔

مرکزی دار القراء۔ نمک منڈی۔ پشاور

الجواب صحیح۔ محمد جان شیخ الحدیث۔ مرکزی دار القراء۔ پشاور
محمد فیاض مہتمم مرکزی دار القراء۔ نمک منڈی پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی۔ مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم ھادیہ پشاور
الجواب صحیح ۔ رحمت ہادی ۔ مہتم دارالعلوم ہادیہ پشاور
سعید الرحمٰن ناظم اعلیٰ دارالعلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں اس کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت سب کہ کافر ہے اور پھر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ جس کا ضرر علانیہ کفار سے بہت زیادہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کے اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار نفرت کریں ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

عبدالرؤف مدرس معراج العلوم بنوں ۔ روشان مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم ۔ مجیب الرحمٰن مدرس معراج العلوم ۔ سعداللہ ۔ مدرس معراج العلوم ۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔

حضرت گل ، مہتم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن وخطیب جامع مسجد حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ ۔ اسماعیل

تصحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ۔ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبیداللہ ۔ مدرس جامعہ مدنیہ ۔ عبدالغنی مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملا و حامدا و مصلیا و مسلما

اما بعد ۔ حضرات علماء کرام کے فتاویٰ دربارۂ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے ۔ تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل صریح کفر ہے ان سے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ۔ ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح حرام ہیں ، ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے ۔ لہٰذا بندہ علماء کرام کے فتووں کی من وعن تائید کرتا ہے فقط

ننگ اسلاف حضرت علی عثمان
مہتم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ حلیمیہ پیزو ضلع بنوں
الجواب صحیح ۔ محمد محسن ۔ مہتمم جامعہ حلیمیہ ۔
" محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ ۔ جان محمد ۔ مدرس جامعہ حلیمیہ
حضرت علی جامعہ حلیمیہ ۔ محمد انور ۔ مدرس جامعہ حلیمیہ

علماء و خطباء بنوں
الجواب صحیح ۔ حاجی محمد جاذب ۔ خطیب جامع مسجد داس چوک بنوں
" محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عیدگاہ لکی روڈ بنوں
" عبدالرحمٰن ۔ خطیب جامع مسجد مدنی ۔
" غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں ۔ غیاث الدین سواتی ۔ مندوخیل بنوں ۔
" زرولی شاہ ۔ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں
" عمر خان ۔ مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزینۃ العلوم تاجزئی بنوں
" عبدالغفار ۔ تاجزئی ۔ قاری نور الرحمان شیری خیل بنوں ۔
" محمد طیب کوثر ۔ ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میراخیل بنوں
الجواب صحیح عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں
" شیر محمد ۔ خطیب جامع مسجد تحوڑی بنوں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح ۔ فضل اللہ ۔ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔
" حمید اللہ جان ۔ ناظم اعلیٰ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
الجواب حق والحق احق بالاتباع ۔ حبیب اللہ مفتی دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت
تاج محمد ۔ مدرس دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ محمد کمال ۔ مدرس دار العلوم لکی مروت
محمد کفایت اللہ " " اصلاح الدین " "

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ۔ ضلع بنوں
الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔
عزیز الرحمان ۔ مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح ۔ (قاری) فضل الرحمان ۔ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت
جامعہ عثمانیہ محبن خیل ۔ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح ۔ عبدالمتین ۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ موضع محبن خیل لکی مروت ضلع بنوں
علماء و خطباء لکی مروت
الجواب صحیح ۔ عزیز الرحمان ۔ خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیب اللہ لکی مروت ۔ الجواب صحیح ۔ نعمت اللہ لکی مروت

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اثنا عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جوابات فتویٰ پیش کئے گئے ۔ ہمیں بھی حرف بحرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اثنا عشری بلاشبہ لاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے ۔ واللہ اعلم بالصواب

(مولانا) معین الدین خادم

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتویٰ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں ۔

گوہر شاہ عفرلہ ۔ مہتمم دارالعلوم ۔ قمرالزمان عفی عنہ مفتی دارالعلوم ۔

روح الامین عفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم ۔ غلام محمد صادق مدرس ۔

معتمد باللہ عفی عنہ مدرس ۔ فخرالاسلام کان اللہ لہ ۔ مدرس ۔

(مولانا) ایاز احمد غفرلہ ۔ مدرس ۔

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں ۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ ۔

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح ۔ روح اللہ عفا اللہ عنہ

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ ۔

علماء کرام ومفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد فقد طالعنا الفتوی فی حق الشیعة الشنیعة ۔ وطالعنا بعض الحوالجات فھی حقة مطابقة للشریعة الغراء و المخالفة عن تلک الفتوی مخالفة عن الحق وماذا بعد الحق الا الضلال ۔

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈاگئی وامیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمٰن ۔ سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ ۔ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبدالغنی ۔ صدر مدرس دارالعلوم خیر المدارس ہوتی بازار مردان

فضل محمود ۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ابراہیم۔ خطیب جامع مسجد گوجو خان روڈ مردان
معین الدین۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم و ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان
حافظ حسین احمد۔ مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پار ہوتی مردان
پیرزادہ عبدالحبیب ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات
احمد عبدالرحمٰن الصدیقی ایم اے، مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نوشہرہ صدر۔ ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائید و توثیق کرتے ہیں۔

علاؤالدین۔ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ۔ سراج الدین۔ نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ
عطاء اللہ شاہ۔ مفتی دارالعلوم نعمانیہ۔ عبدالحمید۔ مدرس۔ امیر عباس مدرس۔

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان
محمد رمضان، خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان
سراج الدین مروت صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان
مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان۔
مولانا عبدالرشید۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خان

علماء پنجاب کی تصدیقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر اور خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی تصدیق۔

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے۔ شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلا شبہ کافر ہیں۔

فقیر ابوالخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ۔ کندیاں شریف۔

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کے فتویٰ کی تائید ہے۔ تفضیلی فرقے کے بارے میں وضاحت ہونی چاہیے

سعید الرحمان
مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتوٰی کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ہم مفتی صاحب کے فتوٰی کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ۔ اسلام آباد
عبدالمتین ناظم
محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح — عبدالقادر آزاد

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

تحریف قرآن، تکفیر شیخین، قذف سیدہ عائشہ، سب صحابہ اور عقیدۂ امامت کے علاوہ شیعوں کا ایک اور عقیدہ بدا بھی ہے۔ شیعوں کی مستند ومعتبر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اس عقیدہ کے قائل ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں بعد میں مصلحت کسی اور چیز میں ظاہر ہوتی ہے جو پہلے معلوم نہیں ہوئی تو پہلا منسوخ کر کے دوسرا ارادہ فرماتے ہیں۔ بدا کی تین قسمیں ہیں۔ بدا در علم یعنی جو پہلے معلوم ہوتا ہے اس کے خلاف ظاہر ہو۔ بدا در ارادہ یعنی جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا وہ غلط اور اس کے خلاف صحیح ظاہر ہو۔ بدا در امر یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک بات کا حکم دیا پھر اسے منسوخ کر کے دوسرا حکم دیا کیونکہ پہلا حکم غلط ظاہر ہوتا ہے۔ اور شیعہ تینوں قسموں کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھتے ہیں۔ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی نا عاقبت اندیشی اور انجام وعواقب سے جہالت کو مستلزم ہے اس لئے یہ عقیدہ کفر ہے۔ تفصیل کے لئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب تحفۂ اثنا عشریہ کی طرف مراجعت کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالواحد
مفتی جامعہ مدنیہ لاہور

میں مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور مفتی عبدالواحد کے فتاوٰی کی تصدیق کرتا ہوں۔

محمد حامد میاں، مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

جامعہ مدنیہ اٹک شہر

حضرات اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ مہتمم جامعہ مدنیہ اٹک شہر
الجواب صحیح محمد نصیر الحسینی۔ مدرس جامعہ مدنیہ اٹک شہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب — محمد عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
الجواب صحیح — محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
المجیب مصیب — محمد موسیٰ البازی عفی عنہ استاد حدیث وتفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور وعلماء لاہور

الجواب صحیح — محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور
المجیب مصیب — (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ومہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور
الجواب صحیح — سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری
اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا الضلال — ابو محمد قاسمی۔ لاہور

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارتیاب — ابوالزاہد محمد سرفراز صدر مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح — مفتی زین العابدین مفتی ومہتمم دارالعلوم فیصل آباد

دارالعلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح — محمد احمد کلیم اللہ مہتمم دارالعلوم فیض محمدی
ضیاء الحق مفتی دارالعلوم فیض محمدی وخطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد
محمد عابد مدرس دارالعلوم فیض محمدی
محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا ضلع ملتان

الجواب صحیح — عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ جھکر

الجواب حق — محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ جھکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ و ناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے۔ (۲) عقیدۂ امامت۔
(۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد و کافر ہیں۔ (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجۂ شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تاویل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہٰذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لیے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم

عبدالستار عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (جھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔ فقط

والجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما اصاب بہ المفتی عبدالستار دامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ المعول بل الحق الذی لا محیص عنہ

محمد اسحاق عفی عنہ، مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں، افک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں، صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں، جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں، سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں۔ اور عقیدۂ امامت یعنی اماموں کے لیے وہی اوصاف ثابت کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں، جو انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں، لہٰذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ والجواب صحیح

محمد انور شاہ عفی عنہ، مفتی و استاد حدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

اصاب من اجاب منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح فیض احمد مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء بلوچستان کی تصدیقات

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔
عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ۔ انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ۔
عبدالمنان ناصر لورالائی بلوچستان۔ آغا محمد مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی۔
عبدالستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان عبدالقیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان
مولا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان۔

مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔
الجواب صحیح عبدالواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ۔ حافظ حسین احمد ناظم و مدرس مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ کی تصدیقات

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم پیر شریف والوں کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔
راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔
وہ صاحب المذہب امام مدینہ منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولیٰ کے المشہود بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں
ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔ فقط۔ عبدالکریم قریشی
ساکن بیر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ:۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے
ساتھ مذکور ہے۔
خانقاہ بالیجی شریف

چونکہ شیعہ تحریک قرآن پاک اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب و شتم کرتے
ہیں اس لئے وہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں العبد الاواہ اسعد محمود از بالیجی شریف

عبدالصمد بالیجی شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑھی۔ خیرپور
میں مذکورہ فتویٰ سے متفق ہوں۔ غلام قادر۔ مفتی جامعہ دارالہدیٰ
میں اس فتویٰ سے متفق ہوں۔ محمد اللہ مہتمم جامعہ دارالہدیٰ

خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ امروٹ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

مسئلہ مذکورہ میں احقر اجماع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات سے متفق ہے۔
سید سراج احمد شاہ امروٹی۔ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ

جامعہ شمس الہدیٰ کولاب جیل خیرپور
الجواب صحیح۔ غلام محمد مہتمم جامعہ شمس الہدیٰ

جامعہ حمادیہ خیرپور
میں اس فتویٰ سے اتفاق کرتا ہوں۔ بدرالدین مہتمم جامعہ حمادیہ

مدرسہ احیاء العلوم قادریہ شکارپور
جو شیعہ موجودہ قرآن شریف میں تحریف کے قائل ہیں وہ پکے کافر ہیں۔
مولانا غلام قادر مہتمم جامعہ احیاء العلوم

مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔
عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سکھر

جامعہ اشرفیہ سکھر
شیعہ کے متعلق حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نے جو سوال مرتب فرمایا اور اس کے جواب میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے جواب تحریر فرمایا ہے بندہ احقر اس کے ایک ایک حرف سے متفق ہے اور اس سے مکمل اتفاق ہے
محفوظ احمد مفتی جامعہ اشرفیہ سکھر

بالکل برحق ہے۔ خلیل احمد ندوی ناظم جامعہ اشرفیہ و خطیب جامع مسجد سکھر
الجواب صحیح۔ محمد شاہد تھانوی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ۔ الجواب صحیح۔ اسلام الدین مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر۔
علماء و خطباء۔ سندھ
الجواب صحیح۔ بشیر احمد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
مذکورہ فتویٰ جو کہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان نے دیا ہے اس پر میرا اتفاق ہے جو کہ اثنا عشری شیعہ سے متعلق ہے
محمد اسماعیل خطیب جامع مسجد سراج کالونی سکھر

الجواب صحیح۔ محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر
عبدالعزیز مہتمم مدرسہ جامعہ محمدیہ مظہر العلوم پنوعاقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطاء اللہ۔ مدرسہ عربیہ دارالعلوم شرعیہ قمبر لاڑکانہ
حافظ عبدالمجید۔ مدرسہ مفتاح العلوم رستم سندھ
بشیر احمد۔ مہتمم مدرسہ دارالعلوم مجیدیہ گوٹھ یاسین

عبدالکریم۔ مہتمم مدرسہ حمادیہ پنوعاقل
فیض اللہ۔ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم جیکب آباد
عبدالرزاق۔ مہتمم مدرسہ دارالعلوم عثمانیہ
رحیم بخش۔ مہتمم مدرسہ مطلع العلوم پنوعاقل

چونکہ شیعہ تحریف القرآن کے قائل ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں

عبدالمالک مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم
حافظ محمد مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم

عبدالحلیم مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم
عبدالغفور شاہ مدرس مدینۃ العلوم پنوں عاقل

تلمیذ خاص حضرت مولانا عبیداللہ سندھی مولانا محمد صدیق ولی اللّٰہی
شیعہ فرقہ مرزائیوں کی طرح کافر ہے جس طرح مرزائی اجرائے نبوت کے قائل ہیں اسی طرح شیعہ اجرائے نبوت کے [illegible]
(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک مولانا عبیداللہ سندھی)
(محمد صدیق ولی اللّٰہی)

علماء حیدرآباد کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں، صحابہ کرامؓ کو مرتد کہتے ہیں، عقیدۂ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ہم سب مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالرؤف مہتمم شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد
عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدرآباد
عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدرآباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بملہم الحق والصواب، اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریاتِ دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرئیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (مثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے ہی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ نذر و نیاز کی چیز کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیة نعم لاشك فی تكفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انكر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوھیة فی علیؓ او ان جبرئیلؑ غلط فی الوحی ونحو ذالك من الكفر الصریح۔
(شامی ص $\frac{۳۲۱}{۳}$ فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیعؒ ص $\frac{۳۴}{۲}$)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومنافيه وبهذا ظهر ان الرافضي ان كان ممن يعتقد الالوهية في علىؓ او ان جبريلؑ غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديقؓ او يقذف السيدة الصديقةؓ فهو كافر لمخالفتهم القواطع المعلومة من الدين بالضرورة الخ شامی صفحہ ۳۱۲ ج ۳ وما يضاهيه وحرم نكاح الوثنية الخ وكل مذهب يكفر معتقده شامی صفحہ ۲۹۹ ج ۲ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۲۸۹ ج ۷ وشرطها ستة اسلام الميت وطهارته الخ درمختار صفحہ ۲۰۰ ج ۱ ۔ وشرط كون النابح مسلما الخ درمختار صفحہ ۲۹۸ ج ۵

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

عنایت اللہ استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی محمد انور استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی۔
حمید الرحمان " " " " محمد عادل خان نائب مہتمم " " "
عبید اللہ خالد مدرس " " " محمد یوسف ناظم " " " "
محمد زبیب استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی
معروف خان نائب مفتی " " " عبدالسلام بلوچستانی معین مفتی
محمد طاہر ودو معین مفتی " " " " " "

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے۔ ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے۔ ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلا ریب وشک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی عبدالحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی احمد ممتاز مفتی ومدرس " " "
محمد عمر فاروق " " " " محمد حسین مدرس " " "
مشتاق احمد " " " " فیاض الرحیم فیصل " " " "
ظفر احمد " " " " محمد مظہر " " " "
الجواب صحیح مزمل حسین کاپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقرأ ڈائجسٹ کراچی
الجواب صحیح محمد جمیل خان معاون مدیر " " " "
الجواب صحیح محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ شیعہ روافض صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اس لیے یہ پکے کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ فقط

محمد طیب نقشبندی بقلم محمود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی ۳

الجواب صحیح زرین شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یٰسین لیمار مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی

میں مفتی ولی حسن کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد مہر شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔ تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی۔

بنگلہ دیش کے علماء کی تصدیق

الجواب باسمہ تعالیٰ: صورت مسئولہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے ان میں سے ہر عقیدہ ولیسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے، جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی با ایمان آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا، نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ، مسئلہ امامت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہو گئے تھے۔ تقیہ، متعہ یہ پانچ امور ایسے ہیں کہ جنکو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک دین اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر و الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہا اور محدثین کرام نے انکے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کا فر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دار الہجرت امام مالکؒ، ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبد القادر جیلانی حنبلیؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ حنبلی، مجدد الف ثانیؒ حنفی، شاہ ولی اللہ حنفی، شاہ عبد العزیز حنفی، قاضی عیاض مالکیؒ ملا علی قاری حنفی، بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علما اور مفتیین کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ، علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اس سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتاویٰ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط ہیں خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب، مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی۔ مولانا رسول خان صاحب، حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی، علامہ مولانا سید انور شاہ کشمیری۔ مولانا ابراہیم بلیاوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، سید مولانا حسین احمد مدنی، مفتی مہدی حسن شاہجہان پوری۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے رد شیعہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کر کے ردالروافض کے نام شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تا حال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اسلئے ہمارا ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش" کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ہندوستان کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹونکی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا۔ اور ان کے فتاویٰ کی توثیق کردی، اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے، ان سے مناکحت جائز نہیں، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں، ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں نیز مسلمان کا وارث ہوگا۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہ محمد مقام الحق چاٹگامی ۸ / ۵ / ۱۴۰۸ھ

اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش کے توثیقات:

مفتی عبدالسلام صاحب چاٹگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی شبیر احمد صاحب کملائی ــــ مفتی جسیم الدین صاحب چاٹگامی ــــ مفتی محمود الحسن چاٹگامی
مفتی شہید اللہ کمینوی ــــ محمد حفظ الرحمٰن کملائی ــــ محمد بزل الرحمٰن بریسالی ــــ محمد عبد الحئی بریسالی۔
تاج الاسلام کشور گنجی ــــ شہاب الدین فیروزپوری ــــ محمد رستم کھلنوی ــــ فیض اللہ چاندپوری ــــ محمد شبیر اللہ گوپال گنجی۔
محمد عبد الرشید گوپال گنجی ــــ مولانا شمس الاسلام مومن شاہی ــــ محمد جلال الدین کملائی ــــ محمد عبد القادر شریعت پوری ــــ عبد الحکیم نترکونا
محمد ابو موسیٰ کشور گنجی ــــ محمد حسن چاٹگامی ــــ محمد عبد الغفار فرید پوری ــــ محمد یونس علی فرید پوری ــــ شہید الاسلام فرید پوری
ابو البشر شریعت پوری ــــ کفایت اللہ سندیپی ــــ محمد اسحاق ڈھاکوی ــــ محمد مسعود الرحمٰن فرید پوری ــــ ابو جعفر فرید پوری
روح الامین فرید پوری ــــ شفیق الرحمٰن بہیردوی ــــ نور اللہ ہاتیوی ــــ محمد ابراہیم حسن مطلوب کملائی ــــ عزیز الحق سلہٹی ــــ
سعید الرحمٰن رنگپوری ــــ عبد اللہ ڈھاکوی ــــ محمود الحسن مومن سنگھ ــــ مجتبیٰ چاٹگامی ــــ ایوب چاٹگامی ــــ محب اللہ چاٹگامی

علماء کینیا

الجواب صحیح ۔ محمد امین زاہد ۔ مدیر معہد منشاکوس الاسلامی کینیا۔
مطیع الرسول۔ نیروبی۔ خالد خلیل نعمان، ممباسا۔ محمد عثمان ممباسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء برطانیہ

فماذا بعد الحق الا الضلال۔ منظور الحق۔ جامع مسجد ہولی روڈ برمنگھم ما قاله المفتی ولی حسن فهو الحق والصواب

عبید الرحمٰن شیفیلڈ۔ محمد امداد اللہ قاسمی جامع مسجد ووڈ اسٹاک روڈ برمنگھم

قاری تصور الحق مسجد عمر والفرڈ روڈ برمنگھم۔ مفتی محمد اسلم جامع مسجد رادھرم

عبد الغفور نقشبندی ۵، ہینڈزورتھ برمنگھم۔ محمد اسلم مکی مسجد شیفیلڈ

محمد ابراہیم خطیب ۱۹۷ واٹرلو روڈ مسجد ولور ہیمپٹن۔

21285

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی کا ایک فتویٰ

سوال ۔ ایک لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ شیعہ سے ہوا اور اس کی رخصتی سن بلوغ تک موقوف قرار پاکر لڑکی اپنے والدین کے یہاں رہی اور جب وہ کچھ سمجھدار ہوئی تو اس کو یہ معلوم ہوا کہ اس کا شوہر اور اس کا کل خاندان شیعہ ہے اس وجہ سے لڑکی کے دل میں زوج کی طرف سے تنفر پیدا ہوا۔ بالآخر ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو وہ بالغ ہو گئی اور بالغ ہوتے ہی پہلی آن میں اس نے نکاح سے انکار کر دیا جس کی تقریری و تحریری بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ اب لڑکی کے والدین اس کا عقد کسی سنی المذہب سے کرنا چاہتے ہیں لہٰذا صورت مذکورہ میں پہلے نکاح کا عند الشرع کیا حکم ہے اور لڑکی کے والدین اب اس کا نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب ۔ بعض شیعہ باعتبار عقیدہ کے کافر ہیں اور بعض فاسق و مبتدع ہیں، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ جبرئیلؑ نے وحی لانے میں غلطی کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے منکر ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افترا کے قائل ہیں وہ بالاتفاق فقہا کافر ہیں اور ایسے شیعہ سے نکاح لڑکی سنیہ کا منعقد ہی نہیں ہوتا پس اگر شوہر لڑکی مذکورہ کا اسی عقیدہ کا ہے تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد نہیں ہوا اب اس کا نکاح اس کی رضا سے دوسری جگہ کفو میں کر دیا جائے۔ شامی میں ہے۔ وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الوھیۃ علیؓ وان جبرئیل غلط فی الوحی وان کان ینکر صحبۃ الصدیق ویقذف السیدۃ الصدیقہ۔ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابہ فانہ مبتدع لا کافر۔

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شیعہ تفضیل کافر نہیں ہیں بلکہ مبتدع اور فاسق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نقل از فتاویٰ دارالعلوم ج ۲ ص ۵۰۶)

نوٹ، علماء کی طرف سے یہ احتیاط شروع سے چلی آرہی ہے کیونکہ شیعوں نے اپنے آپ کو ہر زمانہ میں تقیہ کے پردوں میں چھپا رکھا جن علماء نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے عقائد جب بھی واضح ہوئے تو علماء نے ان کے مطلق کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ آج ان کے عقائد بالکل واضح ہو چکے ہیں، خصوصاً تحریف قرآن، مسئلہ امامت، تکفیر شیخین، صحابہ کرامؓ کو مرتد و منافق سمجھنا وغیرہ اس لئے علماء کا فتویٰ ان کے مطلق کفر کا ہے۔ اسی بنیاد پر مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ کے فتویٰ پر دیگر علماء دیوبند کے ساتھ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے بغیر کسی قید کے دستخط فرمائے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفکر اسلام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہٗ کا ایک فتویٰ

اگر کوئی شیعہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خدا تھے، یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی ہے، یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے، یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہے، یا خلفائے ثلاثہ کو سب دنیا (برا بھلا کہنا) جائز سمجھتا ہو تو وہ خارج از اسلام ہے اس سے کسی مسلمان عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا جہاں جہاں ہیں اس عورت کا نکاح کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

محمود عفا اللہ عنہ

مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔

(نقل از رجسٹر فتاوی مدرسہ قاسم العلوم ج۲ استفتاء ۱۰۱۷)

نوٹ:۔ خیال رہے کہ فتویٰ میں ذکر کردہ عقائد کا شیعوں کے عقائد ہونا ان کی کتابوں سے واضح ہو چکا ہے

*

بریلوی مکتب فکر کے مقتدا اور پیشوا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

بالجملہ، ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ اسکے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

محمدی، سنی، حنفی، قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

عطیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مفتئ اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کی زیر ادارت

جدید دور کی دینی معلومات و مسائل کا رہنما

اقرأ ڈائجسٹ

باذوق قارئین کیلئے جدید انداز میں ایک خوبصورت رسالہ

* آسان زبان * اہم موضوعات پر مشتمل مضامین * دیدہ زیب ٹائٹل
* ذہنی تفریح * علمی خزانہ * بہترین ہمسفر

مفتئ اعظم پاکستان کا اعلاء کلمۃ اللہ. نقشِ آغاز. صوت القرآن

مفتی احمد الرحمٰن کا ذخیرۂ احادیث سے بہترین انتخاب. نورِ نبوت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے عام فہم زبان میں مسائل کا جواب

(ان کے علاوہ)

پریشان ذہنوں کا قرآن و حدیث سے علاج۔ مریضوں کیلئے یونانی و ایلوپیتھی نسخے

خوابوں کی تعبیر. انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظامؒ کے سبق آموز واقعات

عالم اسلام کے مسائل کا تجزیہ۔

ڈائجسٹ کی تاریخ میں ایک انقلابی قدم

ہر وہ مواد جسکے آپ منتظر تھے!

اقرأ ڈائجسٹ III - ۲۰/۱۲ - ایچ - ناظم آباد کراچی

پوسٹ بکس نمبر ۲۴۷۰

فون نمبر: ۶۱۲۱۷۴